283

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम रम्मुज़ हस्ती

लेखक मौ॰ मोहम्मद अब्दुल रहमान साहब

प्रकाशन वर्ष

आगत संख्या 283

283,U
284,U
285,U
286,U

283
284
285
286

रघुङ्. हरनी

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
पुस्तक सं०.....C.6.....
आगत सं०.....१४४२.....
तिथि०.....११-५-२००९.....
गुरुकुल ग्रन्थालय काँगड़ी.

285

بفضل آفرینندہ ماہ و مہر و خالق ظلمات و نور

در عہد فرخی مہد خداوندگان دارا دربان سکندر شان جم حشم کسری خدم خاقان
صولت فریدون مرتبت عالیجناب سرحضور مہارانا فتح سنگہ صاحب بہادر والی ریاست اودیپور
دام ملکہم و اقبالہم

رسالہ شریفہ و تالیف منیفہ موسوم بہ

رموز ہستی

مؤلفہ

عالیمرتبت والا درجت مولانا بالفضل اولنا عالیجناب مولانا مولوی محمد
عبد الرحمن خان صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و جج ریاست اودیپور ملک میواڑ

اہتمام سے محمد حسین کے

مطبع دبدبہ سکندری رامپور میں طبع ہوئی

283;U

284;U

285;U

286;U

بڑی قوت علم ہے

یہہ رسالہ اعلی اور ادق موجودات ہستی مطلق اور قادر برحق
کی پیدائش کے اسرار کو عیان اور رموز کو نمایان کرتا ہی جسکے درس سے
بہترسون کو حیرانی اور درک سے بہترکون کو سرگردانی تھی
اسکے مانند دوسرا رسالہ مشرقی زبانون مین کمیاب معلوم ہوتا ہے
محقق کا رفیق اور مدقق کا شفیق موسوم بہ

رموز ہستی

المعروف بہ

ماہیت تکوین موجودات

جسکو عالم المعی فاضل لوذعی مولوی محمد عبد الرحمن خانصاحب کلیانی نے
تمام کائنات کے پیدا ہونی کے بارہ مین عقلی دلیلون سے نہایت
اختصار کے ساتھہ تصنیف کیا گویا محیط کو کوزہ مین آنکھون سے دکھا دیا

بکرمہ تعالی مطبع دبدبہ سکندری سے چھپکر شایع ہوا

التماس مولف

اس رسالہ مین نہایت درجہ مشکل اور دقیق مسائل بیان ہوئی ہین مشرقی تالیفات مین یہہ اپنی جدید مضامین کے سبب سب سے ممیز ہے ایک ادنی شئی کی پیدایش کی کماہی حقیقت ظاہر کرنا ازحد درجہ مشکل امر ہے اور اس رسالہ مین تو تمام موجودات فضای نامتناہی الابعاد مثل خلا اور حرارت اور ثوابت لاتعد ولاتحصی اور آفتاب اور سیارے اور کرہ زمین اور اجسام منجمدہ حیوانات اور نباتات اور جمادات اور سیال اور ہوایہ کی تکوین کی وجہہ موجہہ اور سبب معقول اور مدلل کو مختصر اردو عبارت مین بیان کیا ہے ایسے مضامین کے تذکرون مین غلطیونکا رہنا

کئی سبب سے ہوتا ہے اول تو جب کوئی مولف کسی کتاب کو بناتا ہے تو دوسری کتابون سے اوسکو مطالب اور مضامین اکثر انتخاب کرنے پڑتے ہین تاہم اوس مین غلطیان رہ جاتی ہین اور اس رسالہ کے مسائل تو نئی لکھے گئے ہین کسی کتاب سے انتخاب نہین کیے گئے اسلیے اس مین غلطیونکا رہنا ضرور تر ہے ۔ دوسرے ۲ مولف کی قلت استعداد غلطی رہ جانیکی شاہد حال ہے ۔ تیسرے ۳ کئی مختلف معزز عہدے مفوضہ سرکاری سے نظرثانی کی بغرض درستی کے فرصت کا نہ ملنا بھی عدم صحت کو ظاہر کرتا ہے اسلیے جیسی مصنفون کی عادت ہے اوس طرح سے میری غرض نہین ہے بلکہ خاص دلی منشا سے یہہ بات ظاہر کیجاتی ہے

کہ ناظرین پر تمکین جہان کہین اسکے مطالعہ مین غلطی پاوین اوسکی اصلاح کرین یا بشرط زندگی مولف کو تردید اور اعتراض سے ممنون فرماکر جواب سے رفع شک فرمالیوین اس رسالہ کی دو فصلین ہین اول کائنات کی پیدائش کے بارہ مین دوسرے عالم نامیہ کے سطح زمین پر ظاہر ہونیکے بیان ہین - چونکہ یہہ رسالہ اختصار سے کسی قدر مشکل معلوم ہوتا ہے اسلیے ہر ایک جملہ تشریح طلب ہے اگر توفیق رفیق ہوئی تو یہہ مجمل بیان مفصل لکہا جاویگا اسکے سوا اور رسالے مختلف علموں مین بنام قدرت الٰہی و اسرار قدرت و جلوہ کائنات و شگوفہ بستان مذاہب

وسرکوب بدعت وسوانح عمری وکنز الاخلاق لاہل الافاق ونظارہ عالم وتلخیص امور وتاریخ کلیانی وغیرہ تصنیف کیئے اور اب جو آیندہ ارادہ ہے اسکی پوری ہونیکی امید ہے اگر حیات نے وفا کی ورنہ ای بسا آرزو کہ خاک شدہ —

راقم
۱۸۹۰ء
عبدالرحمن کلیانی

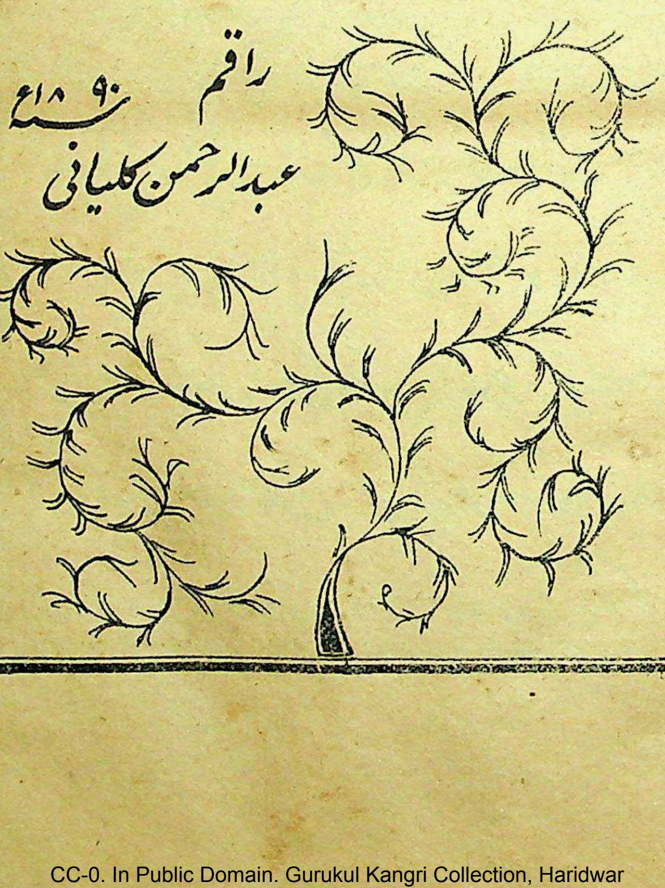

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل اول ماہیت موجودات لامتناہی ابعاد میں

وہ حصہ زمین کا جو آفتاب کی روشنی سے منور رہتا ہے دن کہلاتا ہے اور اوسکے برعکس رات جو ہر ایک سال تمام میں ایک تو نقطہ اعتدال ربیعی اور دوسرے اعتدال خریفی میں بارہ بارہ ساعت کامل کا ہوتا ہے اور دن کو کوئی

ستارہ بجز آفتاب کے نظر نہین آتا رات کو جو کوئی
آسمان کی طرف دیکھے اوسکو بیشمار تارے نظر
آوینگے اور جب وہی دوربین سے دیکھے جاوین تب تو
اونکی کثرت حیرت انگیز ہوگی اور جسقدر عمدہ
دوربین ہوگی وہ کثرت ازحد ترقی پذیر مشاہدہ مین
آویگی جودن کو اون مین سے کوئی بہی دکہائی نہ دیگی
یہان تک کہ عطارد جو بہ نسبت اور سیارون کے
آفتاب سے قریب ہے وہ بہی بخوبی نظر نہ آویگا۔
۳۵۰۰۰۰۰۰
حالانکہ عطارد کی دوری آفتاب سے ساڑہی تین کروڑ
میل ہے وہ اپنی حجم مین بہی اتنا بڑا ہے کہ اوس کا
۳۲۲۴
قطر تین ہزار دو سو چوبیس میل ہے جو اجسام

اس سے چھوٹے اور نزدیک ہین وہ تو مطلق نظر نہ آوینگے
بہت سے عجیب و غریب چیزون کو جو آفتاب کی گرد
ضرور ہونگی ہم نہین دیکھہ سکتے اور وہ عجائبات ہمیشہ
ہمسے چھپی ہوی ہین یہہ بھی ظاہر ہے کہ جب سورج گہن
پورا ہوتا ہے اوسوقت اندھیرا ہوجانیسے ستارے
نظر آنے لگتے ہین حالانکہ پورا سورج گہن ہو نہین
سکتا سورج گہن آفتاب اور زمین کے بیچ مین چاند
کے آجانیسے ہوتا ہی اور سورج سے زمین ۱۴ لاکھہ
حصون سے ایک حصہ کے اندازہ مین کچھہ کمی کے ساتھہ ہے
اور زمین سے ۱۳- حصہ چھوٹا چاند ہے پس چاند کا نسبت
سورج کے نہایت درجہ چھوٹا ہونا اس سے ظاہر ہے یعنی

سورج کا قطر ۸۸۰۸۴۴۶ میل ہے اور چاند کا قطر ۲۱۶۰ میل ہے وہ اپنی چھوٹے پنے سے کس طرح نہایت بڑے کرہ سورج کو اہل زمین سے چھپا سکتا ہے بہت سے عجائبات فلکی نہایت درجہ عجیب و غریب ہین منجملہ اونکی رات کو ثوابت سیارات اقمار و دمدار تاری بے شمار مختلف صورت اور رنگ کے شہابون کا نظارہ کیا کچھہ تعجب دلاتا ہے ثوابت نہایت درجہ دور ہین اور آپس مین اونکا بعد نامتناہی ہے چنانچہ ایک ثابتہ سب مین بڑا معلوم ہوتا ہے اور وہ سبھون سے قریب تر بھی ہے وہ ہمسے بہ نسبت بعد آفتاب کے قریب آٹھہ لاکھہ مرتبہ کے دوری رکھتا ہے اور جو چھوٹی دوری کے سبب

دکھائی دیتی ہین اونکی دوری کی نسبت کو کروڑون اربون
عددون کی ترقی مدارج کو بمنزلہ احاد کے خیال کرنا چاہئی تمام
قواعد ریاضی اور ہندسہ اونکی دوری کو نہین دریافت
کرسکتے ہین اور یہ وہی ثابتہ ہین جو نظر آتے ہین لیکن
جہان ہماری بینائی کام نہین دی سکتی اور جنکا نور ہم تک
نہین پہونچا وہ خارج از مبحث ہین رفتار نور ایک ثانیہ مین
قریب دو لاکھ میل کے ہے پس بہت سے ثوابت کی روشنی
ابتدای آفرینش کائنات سے باوجود اس سرعت رفتار کے
تاحال زمین تک نہ آئی اور پھر اسیقدر عرصہ نامتناہی تک
بُعد کے سبب نہ آئیگی کرہ قمر کے مردہ ہونیکی عرصہ کو ۲۰ کروڑ
برس خیال کرتے ہین پھر اوسکے عرصہ زندگی کو اسی پیم

قیاس کرلین کرہ قمر کرہ ارض سے ۱۳ حصہ حجم مین اور
بہ حصہ مادہ مین کم ہے اور کرہ ارضی زندہ ہے اسکی
پیدایش کا عرصہ بہت ہی زیادہ ہے جسکا عدد متحقق نہین ہوا
غالبًا عدد مذکورہ اوسکی درازی عمر مین انتہای مراتب اعداد
کو اکائیون کا مرتبہ نہین دے سکتا منجملہ ثوابت کے یہ آفتاب
ایک ثابتہ ہے اور جسقدر اجرام اُسکے گرد فیض پانی کو گردش
کرتے ہین منجملہ اونکے سیّارات ہین اون بہت سے سیارات
مین سے یہ ایک زمین عالم نامیہ اور غیر نامیہ سے آباد ہے
نہایت ممکن اور قریب القیاس ہے کہ ہر ایک ثوابت
مثل ہمارے آفتاب کے ہو جسکے گرد کئے عالم مانند اس
زمین کے جو مسکن زندگانی اور خوشی کے ہین گردش

کرتے ہون نظام شمسی کے تمام سیارے اپنی حالتون مین
زمین کے موافق نظر آتے ہین کسلیے کہ جو رعایتین آباد ہونیکی
اس زمین پر نظر آتی ہین وہ اور بہی سیارون مین پائی
جاتی ہین جیسے اون مین رات اور دن کا ہونا موسم کا
بدلنا دریاؤن اور آتش فشان پہاڑونکا ہونا ہوا کا ہونا
بادلونکا برسنا دیکہا گیا ہے غرض آفتاب ان تمام اجرام
کا جو گرد اوسکے فیض پانیکو پہرتے ہین فیض بخش اور مربی ہے
اور سب اجرام اوسکے گرد بمنزلہ خدم و حشم کے ہین کیا تعجب
کہ سورج بہی بمنزلہ ان پہرنے والے اجرام کے مع اپنے
حشم و خدم سیارون کے اور کسی اعلی درجہ کلان ثابتہ
ملقب بہ ثابتۃ الثوابت سے منجملہ بے شمار حشم و خدم والونکے

ایک ادنی خادم ہوا اور مدت مدید مین مع اپنی متعلقین سیارون کے اوسکے گرد گردش سے فیض پاتا ہوا اور اوس فیض کو خود اوس سے حاصل کرکے دوسرونکو پہونچاتا ہے اہل ہیئت اسبات کو پایۂ اثبات پر پہونچاتے ہین۔

سورج غایت درجہ حرارت الطف کا مانند بہانپ کے ڈہیر تہا اور وہ وسیع فضا مین نہایت وسعت کے ساتہہ حلقہ وار اسقدر پہیلا ہوا تہا کہ حد کشش مرکزی سے باہر تہا جسقدر مرکزی کشش سے سکڑ سکا سکڑ کر اوسکا یہہ کرہ شمس موجود ہے اور جو کشش مرکزی سے نہ سکڑ سکا اوسکے مختلف ڈہیرون سے اون اجرام سیارونکا وجود ہے جو اوسکی گرد گردش کرتے ہین اسطرح نظام

شمسی کا بنا پایا جاتا ہے جیسے علاوہ سورج کے عطارد
زہرہ - مریخ - زمین - سیارات جدیدہ - مشتری - زحل
نیپچون یورینس اور انمین سے جنکے اقمار ہین وی سب
اقمار اور دمدار سیارے وغیرہ ہین زمین جب ہوا یہ بہانپ
کی شکل مین تہی اور اب سکڑ کر منجمد ہو گئی اسکا قطر موجودہ
اقطار سے اٹہارہ سو درجہ زیادہ تہا جتنا بڑا سطح سورج
کا ہے اس سے زیادہ عرصہ کو گہیری ہوی تہا یہ سکڑنا اول
تو کشش مرکز کا سبب ہوا دوسرے ایتہر کے سبب سے
بیرونی سطح کے سرد ہونے سے ہوا جو سب عالم مین پہیلا ہوا ہے
ایتہر کائنات مین منتشر ہے جو سب لطیف اشیاؤن سے
الطف ہے اور اسکا کام روشنی پہونچانے اور سردی کرنیکا ہے

اگر ایتہر نہوتا تو نہ روشنی پہیلتی اور نہ سردی ہوتی گرمی
ہی گرمی ازحد درجہ رہتی کہ دہات تک گلجاتی غرضکہ سطح
زمین حرارت ہوایہ سے سیال ہوا پہر سیال حالت کی
گردش سے قدرتی قانون کے مطابق شکل کروی پیدا
ہوئی۔ رقیق اجسام جب گردش کی حالت مین ہوتی ہین
تو وہ اپنی مدور کروی شکل بناتے ہین مثل قطرہ آب کے
جب گرم توی پر ڈالا جاوی تو وہ قطرہ کروی شکل مین
گردش کریگا کرہ زمین کی مقیاس الحرارت کی سو درجونکی
گرمی کو ساڑہی تین لاکہہ درجہ زیادہ حرارت کی برابر اسکے
مرکز پر خیال کرنا چاہئی پس مرکز پر ازحد درجہ حرارت ہے
اور سطح تک رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی تمام سیارون مین بہی

قاعدہ ہی جو گرد سورج کے گردش کرتے ہین اور ہوا یہ نورانی
حالت سے سکڑ کر کرہ کے ظلمانی حالت مین آئی پہلے اونکی چمک
اس درجہ تہی جیسے کہ سورج یا ستاری سنسان رات مین
ہماری نظرون کے سامنی چمکتے ہین اور گردش محوری اور
گردش دوری کے تابع ہین زمین کی حرکت دوری حرکت
سالانہ کہلاتی ہے جو اپنی مدار پر ۳۶۵ ے ۲۵۶۴
دن مین پہر جاتی ہے اور اپنی محور کی گرد ۲۴ چوبیس گہنٹہ مین گردش
کرتی ہے جسکو گردش روزانہ کہتے ہین گردش محوری سے
ہر سیارہ اپنی قطبون سے کچہہ دبا ہوا اور بیچ مین سے اوٹہا ہوا ہے
چنانچہ جو کرہ لچکدار اپنی محور پر دائمی گردش رکہیگا
وہ ہمیشہ ایسی ہی حالت پیدا کریگا برخلاف ٹہوس اور لچکدار

کرہ کی مثل بہتر کے گنبد کی جو اپنی گرد ہر سون پہرے اوتر ہین کچھ فرق نہ آئیگا اس سے ثابت ہے کہ ہماری ستارہ کی اصلی قدیمی حالت رقیق تھی تمام اجسام مین خود بخود حرکت کی طاقت نہین ہے قدرتی قوتون سے سب متحرک ہین جو اجسام آپس مین موازن ہین وہ ساکن کہلاوینگے اور جو غیر موازن ہین وہ متحرک کشش کہربائی جو برق ہے اور اسیکو قوت جاذبہ کہتے ہین تمام عالم مین موجود ہے اسنی سب کو بنایا اور اسی سبب سے یہ قوت جاذبہ وہ طاقت ہے جو مادہ کے اجزا کو طرف ایکدوسری کے کھینچتی ہے اجزا ہمیشہ اپنی گرد کے اجزاؤن سے متاثر ہوتے رہتی ہین تمام اجسام خواہ وہ ساکن ہون یا متحرک بے شمار قوتون سے متحرک ہین

کشش ہر ایک جسم کی اوسکے مادہ کے اندازہ پر ہوتی ہے
یعنی اون اجزا کے شمار کے اندازہ پر جنسے وہ جسم بنا ہے یہہ
ظاہر ہے کہ نظام شمسی مین کوئی جسم سورج سے بڑا نہین ہے
جسقدر سیارات ہین سب اوس سے نہایت درجہ چھوٹے ہین
اور آپس مین غیر موازن اگر سورج اور سیارے موازن ہوتے
تو ان مین گردش نہوتی سب ساکن ہوتے لیکن انکا باہم
موازن نہ ہونا ہی سبب گردش کا ہوا جیسی سورج جو زمین
۹۵۰۰۰۰۰۰
سے ساڑہی نوکرور میل دور ہے اتنی بڑی اپنی بسلط
موجب زمین پر اثر جذب رکھتا ہے اور ویسی ہی زمین
بھی اپنی حیثیت موجب سورج پر جذب رکھتی ہے جو کہ
سورج کا جذب نہایت درجہ قوی ہے وہ زمین کو نہایت

درجہ سرعت کے ساتھہ کھینچکر اپنی ساتھہ چمٹا لیتا لیکن
زمین حرکت دوری گرد اوسکے رکھتی ہی جسکو گردش سالانہ
کہتے ہین وہ قوت متنفر المرکز پیدا کرتی ہے جو قوت جاذبۃ المرکز کے
کے خلاف ہے، یہ دونون قوتین آپس مین برابر ایکدوسری
مخالف ہوتی ہین یہ قوت گوپہن کی رسی کی کشیدگی اور
ڈہیلی کے دور نکلجانے سے ظاہر ہوتی ہے اگر قوت جاذبہ
ایک لخت موقوف ہوجاوے تو زمین بخط مستقیم خلای
نامتناہی مین چلی جاوی اور جو حرکت دوری دفعتًا
بند ہوجاوے تو قوت جذب کے سبب زمین سورج سے جا
چمٹی سو قدرت نے باندازہ جذب حرکت دوری عطا کی ہے
کہ نہ سورج زمین کو جذب کے سبب نکلنے دیتا ہی اورنہ زمین

حرکت دوری کی سبب اوس سے چھٹ سکتی ہی اور یہی
قانون سب سیارون مین ہے جو کہ کمی بیشی قوت جاذبہ کے
نقطہ پر اوسکے بعد کے مربع کے خلاف نسبت پر ہوگی یعنی جتنا مربع
بعد کا مرکز جاذبہ سے زیادہ ہوتا جاویگا اتنی ہین قوت جاذبہ
کم ہوتی جاویگی اسلیے جو سیارے سورج کے قریب ہین اونپر جذبہ
سورج کا زیادہ ہے لہذا حرکت دوری اوسکی سریع ہوگی
اور جو دور ہین اونکی حرکت دوری بطی ہے کسلیے کہ جذب اونپر
کم ہے چنانچہ گردش سالانہ عطارد کی جو نزدیک تر سورج کے
ہے ایکساعت مین ۱۰۹۶۹۹ میل ہے اور نیپچون کہ جو دور تر
سورج سے ہے ۱۱۵۵۸ میل ہے اور حرکت دوری حرکت
محوری پیدا کرتی ہے اسیطرح حرکت محوری حرکت دوری کے

9482
92.2.2009
283
0.6
25

پیدا کرنیکا سبب ہے کسے گولے یا گیند یا گولی کو زمین پر لڑکاوین
تو دونون حرکتین ظاہر ہونگی ایک تو اپنی گرد پہرتی جاویگی
یہ حرکت محوری ہے دوسرے آگے کو بڑہیگی یہ حرکت دوری ہے
ثوابت پہلے پیدا ہوی یا خلاء نامتناہی پہلے ہوے اسبارہ مین
خیال کو وسعت ہے مگر پہلے خلا ازان بعد ثوابت ہونا بعید القیاس
نہین کسلیے کہ ایسا خیال کرنا کہ خلای نامتناہی ایک لطیف
شعلہ حرارت کا تہا جب اوسکی جداگانہ حصص کشش
مرکزی سے سکڑکر کُرّات بننے لگے تب خلا ہوتی گئی اور
سیّال الطف اتہرنے اونکے سطح بیرونی کو سرد کردیا
اس سے بہی یہی پایا جاتا ہے کہ مظروف کے لیے پہلے ظرف
کا ہونا چاہیئے اگر ظرف نہو تو مظروف کہان رہے اگر

خلائی نا متناہی نہوتے تو کسطرح لطیف شعلہ حرارت
اوسمین پہر سمجہا جاتا اور اگر یہ کہا جاوے کہ پہلے مظروف تہا
پہر ظرف ہوا تو یہ کس طرح خیال مین آسکے کسلیئے
کہ جہان مظروف جس عرصہ مین گہرا ہوا ہو وہی عرصہ
اوسکا ظرف ہوگا جبکہ یہ خلائی ہے وہ عدہ نا متناہی البعد
حرارت سے مملو تہا وہ تمام حرارت مثل شعلہ کے کروی اور متحرک
تہی جیسے کہ زمین کے اندر کا حارہ رقیق مادہ حرکت مین ہے
جسکی موجین زلزلہ پیدا کرتی ہین اور اوس سے کوہ ہائے
آتشین کا ظہور ہے اسیطرح کل خلائی کا مادہ لطیف
آتشین حرکت مین تہا مثل تکوین نظام شمسی کے کشش
مرکزی کے سبب جہان پہلی ہوئی تہی وہانتک کے سمٹنے سے

اول ثابت الثوابت یا شمس الشموس جو تنہا تمام موجودات
کے مرکز مین مقیم ہے بنا اور جسقدر کشش سے مادہ لطیف
آتشین باہر رہا اوس سے تمام ثوابت جو اوسکے تابع ہین
حسب اندازہ کشش خلق ہوے اور پہر ہر ایک ثوابت
کی غیر محدود فضا اندر اوسکی وابستگی مین اسیطرح سیارات
پیدا ہوے اور سب ثوابت جاذب مرکزی اور حرکت دوری
دافعۃ المرکز سے ایک قاعدہ مین پابند ہوکر مع اپنی حشم و
خدم کے اوسی اعلی قوت جاذبہ ثابت الثوابت سے اپنی
حرکت دوری کے ساتہہ جو لاکہون یا کروڑون برس مین
پوری ہوتی ہوگی اپنی مدار مختص پر وابستہ ہوکر قانون قدرت
کے مطیع ہوے آفتاب کا مع نظام سیارات شمالی فضا مین

شمسی کا جاثی علی رکبتیہ کی طرف آگے بڑہتے چلے جانا اور اس
حرکت کے سبب بہ نسبت زمین کے اوضاع ثوابت مین ایسا
فرق آتا جن ثوابت سے آفتاب قریب ہوتا جاتا ہے اونمین
باہم فاصلہ معلوم ہوتا ہے اور جن سے آفتاب دور ہوتا جاتا ہے
وی باہم قریب ہوتے جاتے ہین یہ حالت اس دعوی کی
بڑی روشن دلیل ہے بعض شعلے جنکا مرکز چمکدار نظر آتا ہے
وی روشن روئی کے گالون کی مانند سے گھری ہوی
ہین جو عمدہ دوربین سے نظر آتے ہین یہ وہی ستارے
ناتمام ہین جنکو قدرت اسی قاعدہ کے موجب بنا رہی ہے
بوند کو رہوئے یہ روشن گالے جو روئی کے مانند ہین اونکے
سطح پر کشش مرکزی سے جم جاوینگے اور ستارے بن جاوینگے

اور بعض مین یہ روشن گالے جو بمنزلہ بادلون کے اوسکے
گرد ہین نہایت براق ہین غالبًا یہ وہ حالت ہو کہ یہ ستارہ
کوئی ثابتہ جدید یا کائنات کے لیے بنایا جاتا ہو اس سے یہ بھی
پایا جاتا ہے کہ لطیف شعلہ حرارت کا جو مانند ہیولی کے ہے
جس سے موجودات بنی باوجود اوس بے تعداد اور
بے شمار کائنات مخلوق ہوجانیکے ابھی اتنا اور باقی ہے
کہ ایسی موجودات یا اس سے سوا کئی عالم پھر اوس سے
پیدا ہوجاوین ایسی حالت مین کہا جاسکتا ہے کہ ہماری زمین
ایک بجھا ہوا ستارہ ہے جو اپنی گرم حالت سے ٹھنڈا
ہوگیا ہے یا ایک نورانی روشن بادل یا بھاپ رقیق
حالت سے سخت حالت مین آگیا ہے جو موجودہ حالت سے

۱۵- لاکھہ حصون مین سے ایک حصہ رہ گیا ہے پس قدیمی
بہاپ کی حالت اور حال کی حالت مین کتنا تفاوت ہے
اس خاکی ڈہیر کے حصون کے سرد ہونیکا انجام یہہ ہوا کہ تمام
بہاپ کے مانند اشیا جنسے وہ بنا ہوا تہا رقیق شی مین
تبدیل ہوئین جو چند اونمین سے بہاپ ہی کی حالت مین
رہین جو اس خاکی کرہ کے گرد لفافہ کی صورت محیط ہین جیسے
ہوا جو چند اجسام ہوایہ سے مرکب ہے قدیم زمانہ مین جو بہاپ
گرد مرکز کے محیط تہی اس ہوایہ اشیاء سے جواب محیط ہی نہایت
درجہ کا فرق رکہتی ہے قدیم زمانہ کا پہیلاؤ گرم ہوایہ کا قمر سے
۲۴۰۰۰۰
آگے تک پہیلا ہوا تہا جو سطح زمین سے دو لاکھہ چالیس ہزار
میل دور ہے اور اوس ہوایہ حالت سے سیال حالت

پانی کی جیسی دریا کہتے ہین ظاہر ہوئی جو زمین بہاپ کی پہیلی ہوئی حالت قدیم مین تہی اور اب سکڑی ہوئی ٹہوس حالت مین ہے اپنی اجسام کو تین حالتون مین ظاہر کرتی ہے ایک حالت ہوایہ دوسری حالت سیال اور تیسری حالت انجماد اس تیسری حالت مین اگرچہ عالم نامیہ شامل ہین اور عالم غیر نامیہ مین سے کل اجسام منجمدہ مثل دہات و اقسام پہتر وغیرہ تاہم عرفاً اس حالت کو خاک کہنا چاہئی جس سے اسکا نام کرہ خاکی ہے یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ کرہ خاکی مجوف نہین ہے بلکہ مصمت ہے اسکے اندر دریای آتشین موج زن ہے جسکے مرکز پر بے حد گرمی کی حالت نہایت درجہ حیرت دلاتی ہے اور جیسے اوسکی گرمی بیحد ہے ایسی ہی اوسکی کشش غایت درجہ

سے زیادہ ہے کشش باندازہ مجذور گھٹتی ہی اور اسی انداز
سے روشنی کا بھی گھٹاؤ ہی سطح زمین پر جو قوت جاذبہ ہے اوس
چار ہزار اور آٹھ ہزار میل کے فاصلہ پر زمین سے قوت جاذبہ
۱/۴ اور ۱/۹ حصہ اوس قوت کی ہوگی اور جو زمین کے سطح پر
ہوتی ہے زمین کے اندر حرارت ۶۰ فٹ عمق میں ایک درجہ
بڑھتی گئی ہے ۳۱ میل کے نیچے ۳۶ ہزار درجہ کی گرمی ہے جس میں
پتھر یا پانی ہو سکتا ہے اتنی دور پر سب اشیاء بحالت سیال
پائی جاوینگے اوس سے آگے مرکز تک اوس میں رقیق مادہ کی
لطافت کی ترقی حرارت سے زیادتی ہوتی گئی زمین کے سطح کو
دیکھکر کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جیسے اب جہاں جہاں پہاڑ
غاریں ریگستان سمندر دریا نباتات حیوانات ہیں ویسے ہی

ہمیشہ قدیم زمانہ سے ہونگے بلکہ یقین کرنا چاہئی کہ حالت
موجودہ سطح زمین کی بہ نسبت سابق کے ایسی تہی جیسے اب ہی
ابتدا مین یہ کرہ زمین ہی نہ تہا بلکہ ایک سیال لطف ہواکی
حالت مین نہایت وسیع عرصہ مین اس خلائی نا متناہی
ابعاد مین پہیلا ہوا تہا جو سکڑ کر کرہ بنا سیال لطف کی حالت
سے کرہ بنّی تک اور اوس سے آجتک اتنی تبدیلیان ہوئین
جنکا شمار غیر ممکن ہے یہ تبدیلات خام شکلون اور صورتونکی
ہوتی رہی سطح زمین جو اب قرار مین ہے وہ زمانہ سابق مین
مضطرب تہا اسکے تبدیلات مین کہین کمی کہین زیادتی مساحات
کا درجہ پیدا کرتی رہی ہے اندرونی مہیجہ سطح زمین مین سے دریا
آتشین زیر زمین سے اور بیرونی سطح زمین آگ ہوا یا پانی سے

بہت سی تبدیلیان ہمیشہ ہوتی رہی ہین ان ہی تبدیلیون سے قدیم شکلون کو مٹانے اور جدید کو بنانے بلکہ بگاڑنے اور سنوارنے کی کیسی بے شمار ثبوتیان پیش ہو رہی ہین طبقات زمین سے قدیم زمانہ کی جو اجسام برآمد ہوتے ہین وہ موجودہ اجسام نامیہ سے مغایرت رکہتی ہین کہین کہین وہی بجنسہ ڈہانچہ برآمد ہوتے ہین اور کہین کہین اون کے نقش ونگار چٹانون مین دکہائی دیتی ہین تحقیقات سے زمانہای طبقات زمین کے عجیب حالات معلوم ہوتی ہین پانی کے بہاؤ سے ریت اور مٹی کا وجود ہے سو جہان ریگستان ہے وہ کسی زمانہ مین سمندر یا دریا تہا ریت مٹی اجسام نامیہ کے لیے نہایت کارآمد شی سمجہی گئی ہے جو درحقیقت ایسی ہی ہے ایک وقت

جب روشن بھانپ گرم سکڑ کر منجمد ہوتا جاتا تھا اوس وقت سفیدی تھی پھر تاریکی عام ہوگئی سورج کی دھوپ کا نام و نشان سطح زمین پر نہ تھا کس لیے کہ ایسی کدورت آمیز ہوا یہ اجسام محیط زمین تھی جن مین سے شعاعین نفوذ نہ کر سکتی تھین اور نہ سطح زمین تک آسکتے تھین پہلی گرمی زیادہ تھی اب سردی ہی زمین کے کھودنے سے جو بہت سے اشیاء برآمد ہوتے ہین اون مین علاوہ بہت سی چیزون کے کوئلہ بھی برآمد ہوتا ہے نباتات بھی ہوا کے تاثیر سے مثل پتھر کے ہوگئی ظاہری سطح کے تغیرات کے اسباب آگ پانی ہوا ہین اندرونی سطح کی تبدیلات دریا آتشین کے موجون سے بہت سی ہین ہزارون فٹ کی گہرائی مین اجسام نامیہ اور

غیر نامیه کهودنی سے ملتے هین طبقات اندرونی زمین پیچدار هین کهین ڈہالو کهین مسطحه کهین سیدهی کهین ٹیڑهی اور کهین لہردار هین اور کهین اندر سے لاوا نکلکر سطح وار هین پهیل گیا فلزات کی سطح اس انداز سے هی که گویا ایک کے اندر دوسرے سطح آگئی هے جو سیدهی بطور سطوانه یا بطور خط کے مثل رگون کے اوس دہات مین مرکوز هے اور تبدیلات زمین قوی اثرونکا نمونه هے جب زمین کهودتے هین تو اجسام نامیه کو اندر پاتے هین جو اب وی سطح زمین پر موجود نهین هین اجسام نامیه سابقه جو زمین مین ملتے هین مثل زمانه حال کے پہلے سطح زمین برآمده پر آباد تهے اگرچه صورتین اونکی اوسطرح پر تهین جو اس زمانه کے اجسام نامیه سے نهین ملتے هین مگر

اصلی منا وہین اونکی مثل اجسام نامیہ زمانہ حال ہی کی تھین
جس ہم ہین وہی ملتے ہین وہ سطح بالائی مسکن زندگانی تھا
جو تبدیلات سے سطح اندرونی ہو گیا ہی زمین کے طبقات
دس میل عمق ہین علیحدہ علیحدہ ایک دوسریکے بعد پے در پے
سلسلہ وار پائی جاتے ہین برآمدہ سطح بالائی زمین پانی سے
بہکر سمندر کی تہ ہین جانے سے کسی زمانہ ہین خشکی کی سطح
ہو جاویگی اندرونی صدمون اور انقلابون سے نشیب و فراز
اوسمین ظاہر ہو جاوینگے انہی سببون سے پہاڑ و نیز جابجا سطح
معلوم ہوتی ہین اجسام نامیہ جو ہوا کی تاثیر سے پتھر ہو گئی
ہین اون ہین سے نباتات کی ڈہانچون کی بالعوض اونکے
نقش رہ گئی ہین وہ صاف نظر آتے ہین ایک حیوان کے

ڈھانچے سے دوسرے حیوان کے ڈھانچہ کا زمانہ معلوم ہوسکتا ہے بعض جانور جو اب نہیں ہین اونکا سرگین پتھر بنا ہوا ملتا ہے اوسکے درمیان سے مچھلیون کے دانت اور اوسکے اوپر کے فلوس ملتے ہین جن سے اونکی خوراک اور طرز معیشت معلوم ہوتی ہے بعض حیوانات کے سرگین مین جانورون کی ہڈیان ملتی ہین جو پتھر ہوگیا تھا ہوا اوپر سے پتلی ہے اور نیچے سے دباؤ کے سبب گاڑھی ہے یہی حالت سطح اور مرکز زمین کی ہے جب شروع مین سطح پتلا بنا تھا اضطراب مثل زلزلہ وغیرہ کثرت سے رہتی تھے اور جب پورا دلدار بن گیا پھر ویسا اضطراب نہ رہا کشش کھربائی جو جنوب سے شمال کیطرف ساری ہے اور محوری گردش جو قطبین کے

نقطونپر آکر ختم ہوتی ہے جہان منطقہ حارہ کی ہوا کے ساتھہ
برف مین جانے سے کبھی کبھی کسیقدر ایسا روشنی سے فائدہ
پہونچاتی ہے جیسا قمر کا فائدہ جو بدر کی حالت سے قریب
نصف یا ثلث کی کم ہے جیسی ضو رشمالی کہتے ہین جنوبی اور
شمالی سونے والا بہ نسبت شرقی اور غربی سونے والے کے جتنا
فائدہ پاویگا اوتنا اوسکا مخالف سونیوالہ اوس سے محروم رہیگا
کرہ زمین خط استوا سے شمال مین اجسام نامیہ اور غیر نامیہ جسقدر
عجیب و غریب رکھتا ہے جنوب کی طرف ویسا نہین رکھتا
جسقدر خشکی کے حصے ہین جنوب کیطرف اونکی نوکدار سری ہین
جنہین راس کہتے ہین اور شمال کیطرف وہ چوڑی اور پہیلی ہوی
ہین جانب مقناطیسی خط استوا سے قطب شمالی کے درمیان جہان

کہین ہوگا اوسکا میلان شمال ہی کی طرف ہوگا اور خط استوا سے قطب جنوبی تک جہان ہوگا اوسکا میلان قطب جنوب کی طرف ہوگا چنانچہ قطب نما کی سوئی اگر خط استوا سے جنوب کی طرف ہو تو سوئی جنوب کیطرف ہوگی جیسی شمالی حصہ مین شمال کی طرف رہتی ہے اور وسط کی حالت مین خاص خط استوا پر قطبین کے خط پر عمود ہو جاویگی اور وقت آمد زلزلہ کے جذب مقناطیسی جاتا رہیگا اور یہ امر اس بات کا مثبت ہے کہ جذبہ کہربائی کی تاثیر جنوب سے شمال کیطرف ہے قطب جنوبی کو مبدا اور شمالی کو منتہی سمجھنا چاہئی جبکہ اندرونی سیال آتشین کی نہرین شگافون سے باہر آکر منجمد ہوتی تہین اسوقت کشش کہربائی جو سب کی بانی اور سب اوس سے مبنی ہے اپنی رفتار کے اوس

خاص ترکیب سے خشکی کے سطحون کو اس صورت مین کر دیا بجلی
بے وزن ہے اور سب جگہہ اور سب جسم مین موجود ہی روشنی بجلی
کی اثر کی مطیع ہے بجلی کی حالت خمود جب دفع کیجاتی ہے تب
ہمکو محسوس ہوتی ہے اسکی ذات معلوم نہین کہ کیا ہی بجلی
کہین کم کہین زیادہ ہے زیادہ کا نام موجبہ ہے اور کم کا نام
سالبہ اگر دو چیزون مین بجلی ایک سی ہوگی تو اون مین تنافر
پیدا ہوویگا اور جو ایک سی نہو مختلف القسم ہو تو تجاذب ہوگا
بجلی بعض جسمون مین کم اور بعضون مین زیادہ آسانی سے
سرایت کرتی ہے جنکو موصل اور غیر موصل کہتے ہین بجلی کی
چنگاری ایک ثانیہ کے ۱۱۵۲۰۰۰ وقت کے حصون مین
سے ایک ہی حصہ ٹہیر سکتی ہے یہ عرصہ بیحد کم ہے اور اسکی

سرعت حسب سرعت روشنی کے ہے جو ایک ثانیہ مین قریب ۲
لاکھہ میل کے ہے جو آواز کی رفتار سے دس لاکھہ حصہ زیادہ ہے
زمین اور ہوا بجلی کے مورد ہین جب منطقہ حارہ مین حصہ زیرین
ہوا کا گرم ہو جاتا ہے اور حصہ بالا سرد رہتا ہے اور ہوا اوپر
چڑہ کے قطبون کی طرف چلتی ہے اور قطبون سے زمین کو
مس کرتی ہوئی طرف اوس نقطہ کے جو محاذی آفتاب کے ہے
جب بجلی قطبون کی طرف برف کے ذرّون مین ہو کر سریان کرتی ہے
تو وہ روشنی اوس سے پیدا ہوتی ہے جسبی ضوء شمالی کہتے ہین
جب وہان کئی ہفتون کی اندہیری راتین ہوتی ہین تب وہانکی
جاندار اس سے فیضیاب ہوتی ہین بجلی بادلون سے بہی نیچے اوتاری
جاتی ہے بجلی سے پیدا کرنیکے وقت چٹخ کی آواز آتی ہے اور

روشنی کی چمک اور چنگاریان ریشمین یا پشمینی کے کپڑون
کے یکایک اوتار ڈالنی اور بلی کی پیٹھہ سہلانے اور بالون مین
کنگہی کرنے سے معلوم ہوتی ہین بجلی کے وسیلہ سے علاوہ کم
قیمت دہات پر قیمتی دہات کے ملمع کرنے کے پہلونپر بہی
ملمع کیا جاتا ہے جسسے رنگ بدل جاتا ہے اور صورت مین کچہہ
تبدیلی نہین ہوتی تار پر فوراً خبرونکا آنا جانا اسی کے
سبب سے ہے سطح زمین کا جذب سب پر مساوی ہے آسمان
کا پہینکا ہوا پتہر زمین پر آجاتا ہے ہوا پانی سب جذب کے تابع
ہین کوئی شی کیسی ہی حالت مین ہو اور کہین زمین کے سوا
جا نہین سکتی یہانتک کہ قمر بہی اوسکے جذب کے تابع ہے
لیکن حرکت دوری جو گرد زمین کے اوسکو ہے وسے

متنفر المرکز ہونے سے معادلت کرتی ہے اور ایک خاص مقام سے
آگے نکلنے نہین دیتی اگرچہ حرکت دوری ناگہان جاتی رہے تو چاند
جاذب کے سبب زمین سے نہایت زور سے چمٹی اور ایسا صدمہ
ہو جس سے نہایت بڑا شعلہ آتشین پیدا ہو جاوے اور زمین بھی
سورج سے جا لگے جس سے سخت صدمہ پہونچنے کے سبب سے زمین کے
حجم سے ہزارون درجہ بڑا شعلہ پیدا ہو جاوی کسلیے کہ جذب
باندازہ کلانی و کوچکی جسم مجذوب کے ہوتا ہے اشیاء ہوائیہ سیّال
حالت مین گھٹ جاتی ہے اور تمام اجسام کے ذرون کے درمیان
کشش اتصالی کی قوت رہتی ہے اور اونکو منجمد رکھتی ہے
اور کُرہ کی شکل مین لاتی ہے زمین پر کوئی مثال اسی جذب کے
سبب حرکت دائمی کی نہین دکھاتی یہ بھی ثابت ہے کہ ہر ایک

ذرہ مایعات کا جو نہایت چھوٹا ہے حرکت مین ہے پانی کے
اجزاء مادیہ دایم حرکت رکھتے ہین آلہ کلان بین کے وسیلہ سے
مایعات کے قطرون مین گرداب دیکھے گئے ہین اجزا پہاڑونکے
انفصال اور بہتی اور گلنے جسمون حیوانی اور نباتی وغیرہ سے
مجسمات بری مین بھی بے انتہا ہل چل ظاہر ہوتی ہے پانی
سب مایعات کا نمونہ سمجھا جاتا ہے اوسکا دباؤ سب
جہت مین ایکسان ہے سمندرونکی سطح مقوس ہوتی ہے
ابخرون کے صعود کو ہوا کا دباؤ روکتا ہے ورنہ کل پانی
زمین کا ابخرون کی شکل مین گرد زمین کے رہتا پانی کا
بہاؤ فراز سے نشیب کو ہی لیکن حقیقت مین بہاؤ کی حالت
خواہ سیال ہو یا منجمد جنوب سے شمال ہی کو ختم ہوتی ہے

زمین کا بالائی سطح جو منجمد ہے اور اندر رفتہ رفتہ وہ انجمادی
حالت سے سیّال حالت مین آتا جاتا ہے گویا ایک گولہ مجوف ہے
جسکے اندر دریای آتشین بہرا ہوا ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ
انجماد سے سیال حالت زیادہ سطح کو گہیریگی اور سیال سے بہانپ
یا ہوایہ کی حالت بہت ہی زیادہ سطح کو اپنی پہیلنی کے لیے چاہیگی
چنانچہ ایک انچہ مکعب پانی کے بخارات سترہ سو ۱۷۰۰ مکعب سطح مین
پہیلینگے پس اگر زمین کی اندر کا دریائی آتشین سرد ہو جاوی
تو وہ نہایت درجہ سکڑ جاویگا اور یہ کرہ زمین جو مصمت ہے مجوف
ہو جائیگا اور جو اوسکے بہرنے کیواسطے اجزائی زمین کشش سے
مرکز کی طرف رجوع کرین تو یہہ کرہ کی سطح پہیلاؤ مین جو
بیس کروڑ میل مربع ہے سکڑکر نہایت درجہ چہوٹا رہ جاوے

کرہ زمین جو مصمت ہے اور باعتبار مصمت ہونے کے پونے تین کھرب میل مکعب پر مشتمل ہے کسلیئے کہ جسکا محیط ۲۴۰۰۰ میل اور محور ۸۰۰۰ میل ہونا چاہئے اوسکی مساحت تقریبًا اسیقدر ہوگی زمین کا ٹھوس ہونا اضافی ہے حقیقی نہین زمین مین نہایت درجہ تخلخل اور تجویف ہے جہان کہین زمین مین میخ گاڑی جاتی ہے وہ میخ بسہولیت گڑ جاتی ہے جہان میخ ہوتی ہے وہان کوئی ذرہ زمین کا نہین ہوتا چوطرفہ میخ گڑی ہوئی ہے کے تخلخل ہے اون مین سب ذرات وہان کے جا سماتی ہین اسیوجہہ سے ہر ایک لکڑی مین کیل بآسانی ٹھوک دیجاتی ہے جن جسمون مین تخلخل کم ہے اوس مین میخ یا کیل دقت سے ٹھوکی جاویگی مثل پتھر لوہا وغیرہ کے اور جنمین تخلخل زیادہ ہی

آسانی سے میخ یا کیل چلی جاویگی مثل اسفنج روئی وغیرہ کے اگر کرہ زمین یہانتک سکڑی کہ کسی طرح پر اوس مین تخلخل نہ رہے تو یہ کرہ اتنا بڑا جو پونے تین کھرب میل مکعب پر مشتمل ہے فقط ایک چھوٹی سی گیند کی برابر مقدار مین رہ جاوے زمین کے اندر کے بخارہای آتشین کی موجین اور لہرین سطح زمین مین درزین ڈالدیتی ہین جسمین اوا مانند رگونکی پھیل جاتا ہے جو موجب پہاڑ اور غار ہے اور بعض مین سے اوا یعنی سیال مادہ خارج ہوتا رہتا ہی جنہین آتش فشان پہاڑ کہتے ہین بہت سے اشیا ہوا پانی مین ایسی ہے جو سخت تر پتھرون کو گلا دیتی ہین پہاڑون کے اندر ہی طبقات مختلف ہوتے ہین اور پہاڑون کی چٹانون مین ہوا پانی کے سبب

تغیرات واقع ہوتی رہتی ہین کرہ زمین کی حالت ایسی ہے
کہ ۳۱ میل تک منجمد چھلکا ہے اوسکے اندر قریب ۸۔ ہزار میل
گہرائی تک رقیق مادہ آتشین کا دریا ہی ۳۱ میل منجمد چھلکے
کے باہر سیال یعنی پانی جسکا زیادہ سے زیادہ عمق ۹ میل تک ہے
اکثر حصہ زمین کو اور ہوا کل سطح زمین کو ۴۵ میل کی گہرائی
مین گھیرے ہوی ہین جب یہ کرہ روشن، ہانپ کی حالت
مین تہا وہ کئی عنصرون کو مجتمع کئی ہوی تہا چنانچہ لاوا
رقیق مادہ آتشین ہے اور جب سرد ہو کر پتھر بن جاتا ہے
اوس مین کئی چیزین ملتی ہین اس سبب سے ایک تو وہ خود
مرکب ہے دوسرے طبقات زمین شق ہونی سے اون شقوق کی
بیچ مین باہر ہو کر آتا ہی اون طبقون کی اجزا کو بھی ساتھ لیکر

نکلنا ہی اقسام پتہر اوسکی شاہد حال ہین جو اوسکے ٹہنڈے ہونیسے بن گئی ہین اور ۳۱ میل کا ٹہوس سطح زمین نو مختلف دہاتون اور چٹانونکا ہے اور کئی مفردات سے یہ سطح مرکب ہے مثل گندک۔ چاندی۔ سونا۔ شیشہ۔ تانبا قلعی۔ پارا۔ لوہا۔ وغیرہ اور اونکی باہمی مرکبات سے بہی مرکب ہے جیسے شنگرف نیلا تہوتہ۔ پیتل وغیرہ اور سطح پر جو عالم نامیہ آباد ہے مثل درختون اور جانورونکے وہ بہی مرکب ہین پانی دو مفردون سے بنا ہی اور بہی کئی چیزین اوس مین ملی رہتی ہین اور ہوا تین سیال ہوا یہ سے ملکر بنی ہے اور کچہہ کم چوتہی چیز بہی اوس مین شامل ہے ان چارون کے سوا اور بہی کئی اشیاء اس مین شامل ہین

ان تینون مین ایک شئی وہ ہے جو آگ اور بتی کو جلاتی ہے
چنانچہ جب تک ہوا بتی کو پہونچتی رہتی ہے چراغ جلتا ہے
اور جب ہوا نہ پہونچے چراغ فوراً بجھہ جاتا ہے فانوس
مین بتی جلاکر اوپر سے ڈہاک دو کہ ہوا اندر نہ جاوی فوراً
بتی بجھہ جاویگی پس اس شئی کو جو ایک مفید عنصر ہے آتش زا
کہین تو بجا ہے اور دوسرا جزو وہ ہی جو آگ اور بتی کو بجھا
دیتا ہی چنانچہ جب فانوس جس مین بتی روشن ہی ڈہکا جاوے
تو وہ جزو ہوا کا جو بتی کو جلاتا ہے جلکر فنا ہو جائیگا اور دوسرا
جزو بجھانے والا رہ جاویگا وہ فوراً بتی کو بجھا دیگا اس حالت
مین اسکا نام آب زا ہونا انسب ہے ان دونون کی مناسبت
ایسی ہے کہ نہ جزو اول تمام دنیا کو جلا سکتا ہی اور نہ جزو دوم

کل کائنات دنیوی کی حرارت کو بجھا کر بربادی پیدا کرسکتا ہے اور جزو سوم زہریلی ہوا ہے جو حیوانات کے تنفس اور عام چیزون کے گلنے بسنے سے پیدا ہوتی ہے اور نباتات کے کام آتی ہے اور اسیطرح نباتات کا تنفس حیوانات کے لئے مفید ہے اگر جزو اول ہوا مین نہو تو عالم نامیہ نیست و نابود ہو جاوین ہوا کی رفتار کے سبب جو باقاعدہ اور بے قاعدہ ہے کیسے تیز طوفان خوفناک اوٹھتے ہین جسسے اشیاؤن کا پھینکے جانا اور ٹوٹنا اور برباد ہونا ہوا کرتا ہے اور باقاعدہ رفتار ہوا کی خط استوا کی گرمی کا سبب ہے اور بے قاعدہ بالائی سطح زمین کی ناہمواری کا اگرچہ یہ ناہمواری اوسکی درازی محیط اور کلانی کرہ کی نسبت خیال کرنیسے ایسی نہین ہے کہ

کرویت مین فرق ڈالے اسکے علاوہ ہوا مین بجلی کا اثر دہشت
ناک بہت بڑا ہے سطح پانی اور اجسام نامیہ اور جائی نمناک سے
جو بخارات اوٹھتی ہین اونمین سے کچھہ ہوا مین رہتی ہین اور کچھہ برسا
کرتے ہین اور نہین بخارون کی فراہمی کو بادل کہتے ہین جو سورج
کی شعاعون کو زمین تک بخوبی گذرنے نہین دیتین اور انہی
بادلون مین بجلی نمودار ہوتی ہے اور اپنی عجیب و غریب کرشمہ
دکھاتی ہے سورج کی شعاعین جیسے اب سطح ہوا مین گذرجاتی ہین
ویسی زمانہ قدیم مین نہین گذرتی تہین اسلئی اسوقت تاریکی
تمام تہی بلکہ جسقدر انکا گذرنا سطح آب مین ہوتا ہی اوتنا ہی
نہ تہا سطح پانی مین اب اونکا کسی حد تک بدفعات کم ہونے
سے ہو گذرنا ہوا کرتا ہے روشنی کا یہ قاعدہ ہے کہ جو چیز مصفا ہے

مثل آئنہ کے اوس سے پار ہو جاتی ہے اور جو سطح مجلا ہی اوس سے پار نہین ہوتی مگر انعکاس کرتی ہے اور سطح مکدر سے نہ تو پار ہوتی ہی نہ اوسسے انعکاس ہوتا ہے روشنی کی شعاع ایک خط سمجھی جاتی ہے جو اجزارِ صغار سے بنی ہوئی ہے جو کسی جسم منور بالذات سے نکلکر آنکہ تک آتی ہے اجزار نور کی چھوٹائی اس سے ظاہر ہے کہ جو جانور کلان بین سے دیکھے جاتے ہین اونکی اجزا خون اوس گول دانہ سے جسکا قطر ایک انچہ کا دسوان حصہ ہے جو چھوٹے مونگ کے دانہ کے برابر ہے اسقدر چھوٹے ہین جسقدر وہ گول دانہ سارے کرہ زمین سے چھوٹا ہے اور باین ہمہ کوچکی اجزای خون بہ نسبت دانہ ہای نور کے ایسے بڑی ہین جیسے پہاڑ بمقابلہ ایک ذرہ کے ہو لیکن یہ بیان مطابق

مذہب طلوع کی ہے جس سے آخر کو روشنی معدوم ہو جائیگی
اور تاریکی تمام پھیل جاویگی چونکہ یہہ بات ظہور قدرت الٰہی کے
مطابق نہیں معلوم ہوتی اسلیے مذہب تموج کے موجب ایک
شعاع روشنی کی ایک سلسلہ موجوں سے جو کسی جسم منور بالذات
سے پیدا ہوکر آنکھ تک آتی ہے بنی ہوئی سمجھی جاتی ہی سب
اجسام میں روشنی مختص ہوتی ہے کسی میں کم اور کسی میں
زیادہ صاف سمندر میں ۱۵۰ فٹ کے عمق پر روشنی آفتاب
کی صرف روشنی قمر کی برابر رہ جاویگی اور روشنی آفتاب کی
روشنی قمر سے ۹۰۰۰۰ حصہ زیادہ ہے پس اگر ۹۰۰۰۰
حصہ بدر ہوں جو مرئی آسمان کو ڈھک لیں تو چاندنی رات
۹۰۰۰۰ بدروں کی سبب دن کی برابر ہو جائیگی اجسام

شفاف یا غیر شفاف یا مکدر۔ اس طرح دوسری طور پر ہین ایک تو وہ ہین جن مین سے روشنی دکہائی دیتی ہین دوسرے وہ جنمین سے اجسام دکہائی دیتی ہین۔ تیسری ایسے ہین نہ اونمین سے روشنی اور نہ اجسام کوئی بہی نظر نہین آتا ہے جب ایک شعاع روشنی کے ایک وسط سے دوسرے مین داخل ہوتی ہے جیسے ہوا سے پانی مین تو دوسرے وسط مین پہونچکر اپنی راستہ سے متمائل ہو جاتی ہین اسکو انحراف الضوء یا انحناء الشعاع کہتے ہین ایک خالی عمیق ظرف مین سکہ رکہو اور اوسکے گرد ایسے کہڑے ہو کہ کچہہ کنارہ نظر آوے پہر اوسمین پانی بہرو سکہ سب نظر آویگا اسی سبب سے سورج قبل طلوع اور بعد غروب نظر آتا ہے اور اشیائ اپنی جگہہ سے ہٹی ہوئی اور چہوٹی معلوم ہوتی ہین موجودات مین

رنگ بے انتہا اقسام کے ہین جو روشنی سے دکہائی دیتی ہین
اگر ایک شعاع روشنی کی مکعب شیشہ کے اضلاع محاذی ہین ہوکر
گذری تو بغیر تبدیل کے نکل جاویگی اور جو وہی شعاع جسم مثلثی
منشور مین ہوکر گذاری جاوے تو جو ضلع شعاع پر عمود ہے اسمین
شعاع منشور کے محور کلان کی جہت جیسی ہے ویسی ہی اٹریگی لیکن محور
خورد کی جہت مین پہیلتی ہوئی نہایت روشن رنگی ہوئی
شعاعین نظر آوینگی یعنی سرخ - نارنجی - زرد سبز آسمانی
نیلا ارغوانی - ان مین سرخ زرد آسمانی اصلی ہین نارنجی
سبز نیلا ارغوانی مرکب اصلی رنگون کی ترکیب سے سفید رنگ
بنتا ہے منجملہ کا زمین اثیر میل کا بہت ہی کم جسامت کا
بہ نسبت اندرونی رقیق مادہ اور بیرونی سیال مادہ کی ہے

۶۰ فٹ کے عمق پر ایک درجہ حرارت کا بڑھتا ہے ۲۵ ۵ گز
۱۷،۷ گز ۶۰،۷ گز ۷۳،۹ گز عمق مین مختلف کانون مین جو
مختلف جگہہ نہین یہ اندازہ صحیح پایا گیا ہے ۲۵ میل سے ۳۵
میل کی گہرائی تک جو یہ اندازہ اونچی پہاڑیون سے قریب پانچ گونہ
کے زیادہ ہے تمام سخت چیزین سیال حالت مین ہونگی لہذا زمین کا
چہلکا انجمادی ۳۱ میل سے زیادہ نہین اگرچہ اسمین محققون نے
اختلاف کیا ہی کسینی اس سبب سے بیان کیا کہ نیچے کے طبقے
مین بہ نسبت متصل سطح زمین کے طبقے کے حرارت سستی سے
بڑھتی ہے لہذا ٹہوس چہلکا قریب دو سو میل کے دلدار ہونا
چاہیی کسینی نے یہ سبب انقلاب یعنی پیچھے ہٹنی دونون نقطون
اعتدال کی جو خط استوا اور خط منطقۃ البروج کے مقاطع

ہونے سے ہوتے ہین حسب رفتہ رفتہ محور زمین کے میلان کا
رخ بدلتا جاتا ہے پس جو ثوابت اہل سلف نے لکھے ہین اب
وہی اوس برج مین نہین ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ زمین کی
روزانہ حرکت کے سبب سے خط استوا اور اوسکے اطراف مین
مادہ ارضی کے اجزا بہت مجتمع ہوتی ہین اور آفتاب و ماہ اسی
زیادتی مادی کے باعث خط استوا کو بہ نسبت اور قطعات زمین
کی کھینچتی ہین چنانچہ اگر کوئی ثابتہ کسی نقطۂ اعتدال یا راس سرطان
یا راس جدی کے ساتھہ قران مین ہو اور افتاب ان دونوکو
ایک ہی وقت چھوڑ کر دورہ شروع کری تو ضرور ہی کہ آفتاب
اسی نقطہ اعتدال تک یا راس سرطان یا راس جدی تک
۲۰ دقیقے ½ ۱۷ ثانیے زمانی یا ۵۰ ثانیے مکانی اسس

اس ثابتی سے پہلے پہونچی کیونکہ نقطتین الاعتدال ہر برس ۵۰ ثابتہ
مکانی پچھم طرف برخلاف سالانہ حرکت آفتاب کے پیچھے ہٹ جاتی ہین
اور جب آفتاب اسی نقطہ اعتدال تک یا راس سرطان یا راس
جدی تک پھر پہونچتا ہے سال شمسی تمام ہوتا ہی اور جسوقت
ثابتہ مذکور تک جاتا ہے اسکو سال کوکبی کہتے ہین سال شمسی
کے ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۸ دقیقے ۵۷ ثانیی ہوتی ہین اور سال
کوکبی ۳۶۵ دن ۶ گھنٹی ۹ دقیقی ۱۴½ ثانیی کا ہوتا ہی پس
کوکبی سال ۲۰ دقیقے ۱۷½ ثانیی سال شمسی سے اور ۹ دقیقے
۱۴½ ثانیی سال قیصری سے بڑا ہوتا ہے اور سال قیصری جو ۳۶۵
دن ۶ گھنٹے کا ہوتا ہے اسی سے اہل فرنگ ایام کا حساب کرتے ہین
چونکہ آفتاب تمام منطقۃ البروج کو جسمین ۳۶۰ درجے ہین ایکسال

شمسی مین قطع کرتا ہے پس ظاہر ہے کہ ۵۹ دقیقے ۸ ثانیے ہر روز طے کرتا ہے اور ۵۰ ثانیے مکانی ۲۰ دقیقے ۱ ثانیے زمانی مین جاتا ہے اور جب آفتاب اسی نقطہ یا راس مذکور تک پہونچتا ہے تو پچاس ثانیہ مکانی ثابتہ تک پہونچنی کو باقی رہ جاتے ہین پس اس صورت مین حساب کی روسی بہ نسبت ثوابت کے نقطتی الاعتدال اور آفتاب ۲۱۶۰ برس مین ۳۰ درجے پیچھے ہٹ جاتے ہین اور اسی سبب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ثوابت بہ نسبت بروج کے آگے بڑھ گئے ہین کیونکہ بروج بے لحاظ اشکال بروج کے بحساب نقطتی الاعتدال کے ایک ہی جگھہ گنی جاتی ہین پس تین سو ساٹھہ درجہ مین ۲۵۹۲۰ برس چاہئی تب پہر بوضع سابق ثوابت معلوم ہونگی جو سیاری

اب خط سرطان اور خط استوا اور خط جدی کی متوازی دوائر
پر گھومتی ہوی معلوم ہوتے ہین ۱۲۹۶۰ برس مین تغیر کا
تزاید ہو کر پھر اوسیقدر عرصہ مین انحطاط پای ہوی ۲۵۹۲۰
برس کے بعد پھر اونہین دائرون پر اسیقدر عرصہ مین گھومتی
ہوی نظر آوینگے اسلئے ٹھوس چھلکا ۸۰۰ یا ایکہزار میل کی
موٹائی سے کم نہین ہونا چاہئی اور کسینی اس وجہہ سے
ایسا ظاہر کیا ہی کہ دریائی آتشین جسکا قطر ۶۰۰۰ میل ہے
بغیر ۵۰ یا ۵۰۰ میل دلدار چھلکے کی مضبوطی سے قایم نہین رہ
سکتا ہی اور کسینی انہین دلائل کی مطابقتون سے یہ نتیجہ نکالا ہے
کہ منجمد اور غلیظ چھلکا زمین کا ۱۰ میل سے کم اور چھہ سو میل سے
زیادہ نہین ہو سکتا ہی اور یہہ جو بیان کیا گیا کہ ۲۵ میل سے

۳۵ میل تک چھلکا ٹھوس ہے اسکی وجوہات مدلل اور مبرہن بیان ہو چکی اگر زمین کو نارنگی خیال کرین اور اوسپر درستی کے ساتھہ کاغذ کی تہ اوسکی سطح پر لگا دین وہ تقریباً زمین کا اور اس ٹھوس چھلکے کا جو زمین کے گرد محیط ہے اندازہ بتا سکتا ہے کُرہ زمین کا قطر ۷۹۱۲ میل اور نصف قطر ۳۹۵۶ میل اور ٹھوس چھلکا قریب ۳۰ میل کے سطبر ہے جو $\frac{۱}{۲۶۰}$ کل قطر کا ہے اور $\frac{۱}{۱۳۰}$ نصف قطر کا ہوا سو یہی اندازہ ٹھیک اور درست ہے اور جس عرصہ مین کہ ہوا یہ محرور گولہ سرد ہو کر سمٹا اور زمین بنا اوس عرصہ کا اندازہ کرنا غیر ممکن ہے اسیطرح اندرونی آتشین دریا کا جزر مد اور اوسکے سبب سے گھٹاؤ اور بڑھاؤ اور پہاڑون اور غارون کا ہونا

اور چاند و سورج کی کشش کے نتیجے ایسے اہم امور ہین کہ اونکا ادراک نہایت درجہ مشکل ہے سیال اشیاء مرکبات کی سیلاب منجمد سطح زمین مین بڑے بڑے شگاف ڈالکر سوراخ کر دیتی ہین اور ان دریدہ شگافون مین سے رقیق مادہ پتھر کی لہرین نکلتی رہتی ہین اور باہر آکر ٹھنڈی ہو ہو کر پتھر کی شکل مین منجمد ہو جاتی ہین پہاڑونکا بنا اسی طرح ہوا اور کئی طرح کی معدنیات ان ہی شگافون سے باہر آئین اندرونی پرانی چٹانون کے آر پار ہونے سے تانبا جست سرما شیشہ وغیرہ کا نمود ہے بہت سے شگاف سیدہی ہون یا ترچہے اوسی سیال مادہ کے اوبہرنے سے جو سطح تک نہین پہونچتا ہی اوسکے بہ جلنے سے بند ہو جانیکے سبب ہوتے ہین اور سطح تک نہ پہونچنے کے

سبب وہان گرتا رہجاتا ہے لیکن یہ ایسا زور آور نہین ہوتا ہے
کہ اپنا راستہ زبردستی سے بنالیوے اور بعض حالت مین اوسی
سیال مادہ کے سکڑجانیسے غار بن جاتے ہین شروع کائنات
مین سطح زمین اوبہری ہوئی نشیب و فراز کے ساتہہ سمٹی
ہوئی اور شگاف دار تہی جیسے انجماد ہوتا گیا اوسکے خشک اور گرم
سطح زیادہ پہیلاؤ سے پہر پہر سے ہو کر شگافون اور چہیدون
مین داخل ہوتی گئی بہانپ کی حالت مین اوس بے انتہا پانی
کے ڈہیر کو جو ہوا یہ سیال حالت مین تہا جسی درحقیقت
بارش اوبلتے ہوی پانی کی سمجہنا چاہئے وہی ہوا کے دباؤ سے
سمندر رہنا جب ابتدا مین پانی کسیقدر سرد ہو کر زمین پر پڑ
رہتا تہا وہ بہانپ سے تبدیل ہو کر ہوا مین بلند ہو جاتا تہا اور پہر

گر پڑتا تھا جہانتک کہ سطح زمین مناسب سردیکی حالت نہ آگیا ہی حالت رہنے کیلیے کہ گرم سطح پانی کو جلدی بھانپ بنا دیتا تھا مگر سردی نے اوسکو زمین پر فراہمی سے قرار دیا اب حرارت سورج کی جبکہ اوسکی شعاع سیدہی پڑنے سے زیادہ ہوتی ہے تب بہی بھانپ کثرت سے چڑہتی ہے اور بارش ہوکر برس جاتی ہے زمین کا محور اوسکے مدار پر ترچھے ہونے سے شعاعونکا سیدہا اور ترچھا پڑنا سطح زمین پر ہوتا ہے اس سبب سے بہار اور گرمی اور خزان اور سردی کے موسم بدلتی رہتی ہین سو گرمی مین زیادہ اور سردی مین کم بھانپ اوٹھتی ہے مگر ایسا کبہی نہین ہوتا کہ زمین سے بھانپ اوٹھکر ہوا مین نہ جاوے بھانپ علاوہ پانی کے سطح کے تمام عالم نامیہ سے بہی خارج ہوتی ہے سطح پانی اور سبزہ زار پر

سردیون مین دہوان اوٹہتا ہوا دیکہتے ہین وہ بہانپ ہی ہے
جو سردی کے سبب انصالی حالت مین دہوئین کے مانند نظر آتا ہے
اور گرمیون مین پہیلاؤ سے نہین دکہائی دیتا جیسے سردیون
مین اپنی مونہہ سے آدمی بہانپ نکلتی دیکہتے ہین اور گرمیون
مین نظر نہین آتی تمام چیزون کو سیال اور ہوا یہ کرنا حرارت
کا کام ہے جسکے سبب سے بڑی بڑی ڈہیر پانی کے بہانپ ہو جاتے
ہین انہین سببون سے کس زور شور سے بادل گرجتا ہی اور
بجلی چمکتی ہے اور موسلادہار پانی برسا کرتا ہے اور پانی
اور بجلی کی کس شان سے لڑائی ہوتی ہے جس سے پانی کی فتحیابی
سمجہی جاتی ہے پانی قریب تین چوتہائی کے محیط زمین ہے
اور قریب ایک چوتہائی کے خشکی نمایان ہے لیکن بخارات کا

اوٹہکر ہوامین جانا اور بادل ہوکر برسنا اس سے پانی کا تمام سطح پر محیط ہونا ظاہر ہوتا ہے پانی کے وزن سے ۱/۸۲۱ حصہ کم ہوا کا وزن ہے اور ہوا کا دباؤ ایک انچہ مربع پر ساڑہی سات سیر ہے ہوا کی بلندی ۵۴ میل سے زیادہ نہین ہے یہ حد وہی ہو جہان قوای جاذبۃ المرکز اور متنفر المرکز آپس مین موازن ہون ہوا کے وسیلہ سے آواز ہر جگہہ پہونچتی ہے آواز کی رفتار ایک ثانیہ مین ۱۱۳۲ فٹ ہے قیاس اس بات کا مقتضی تہا کہ تمام وکمال سطح زمین پانی سے ڈہکی رہے اور کہین سے زمین برآمد نہووی اور فی الحقیقت ایسا ہی تہا تقریباً ربع مکشوف تو درکنار ربع حصہ بہی منجملہ ۳۶۰ درجون زمین کے کہین ظاہر نہ تہا اور ایسی ترتیب تہی کہ یہ کرہ خاکی پانی سے اور پانی ہوا سے محیط تہا لیکن نادر وفی دریائے

آتشین مکے تیز رہنے سے اس منجمد سطح مین شگاف ہوا وس سے
رقیق مادہ نکلکر سردی سے جمتی جانیکے سبب سے اس ترتیب مین خلل
آتا گیا اس مین بھی شک نہین ہے کہ قدیم زمانہ مین کیمیاوی کارروائیون
کی ترتیب و ترکیب اشیا کی جیسی کثرت تھی اب ویسی نہین بلکہ اوسی
اندازے سے اب اوسکی قلت ہے جبکہ تھوڑی گہرائی پر حرارت غایت درجہ
زیادہ تھی جو اب ویسی نہین ہے زمین منجمد کا چھلکا کئی تبدیل شدہ حصون
مین مرکب ہے مفردات سے مرکبات بنی پھر اون مرکبات کی آمیزشون سے
دوسرے مرکبات کا ظہور ہوا یہ امر خلاف قیاس نہین ہے کہ جب
ہوا یہ گرم کرہ فضاے بسیط کائنات مین وسعت کے ساتھ پھیلا ہوا
تھا پھر منجمد ہونے لگا تو جسقدر سطح منجمد ہوتے جاتے تھے اوسکو
اندرونی سیال رقیق مادہ ہمیشہ حرکت مین رکھتا تھا اور

شگافون سے برباد کرتا رہتا تہا حالانکہ وہ سطح خود بہی گرم تہا اور چندان منجمد نہ تہا اور جو سمندرون سے گہرا ہوا تہا وہ پانی بہی گرم اور گدلا تہا جو بہاپ ہوکر بلند ہوتا اور ہوا مین نہ ٹہرنے سے گرتا رہتا اور سطح کی بہی گرمی قریب قریب پگلتے ہوے مادہ کی تہی غیر معلوم عرصہ کے بعد جب ایسی حالت ہوئی کہ سطح زمین زیادہ سطبر ہوکر چندان گرم نہ رہا اور پانی نے بہی بہاپ بننے مین اور برسنی مین کچہہ قرار پکڑا اور اندرون دریاے آتشین کی موجون نے کرہ منجمد کی پوری گولائی نہ رکہی اور پہاڑ غار ہونے سے قریب ربع مسکون کے منکشوف ہوا اوسوقت مین بہی منطقہ حارہ ایسا گرم تہا جسکے سبب سے وہان کی زمین بہی ویسی ہی سخت گرمی سے اوسی درجہ متاثر تہی جو قابل آبادی اجسام نامیہ کے نہ تہی اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے

اب گرمی منطقہ حارہ کے اوپر ہے اوس سے سوا قطبوں پر تھی جہان اجسام نامیہ کے ہونیکے نشانات پای جاتے ہین اور جہان کہ اب سردیکی سبب اونکی کمی بلکہ نیستی ہے جب کہ خط استوا کی حالت اوس گرمی سے سردی مین اس درجہ تک آئی کہ عالم نامیہ وہان آباد ہوسکین تب قطبین پر اوسکے بالعوض ترچھی ہونے شعاعون سے ایسی سردی ہوئی کہ عالم نامیہ کی ابادی نہ رہی کسی وقت مین منطقہ حارہ غیر آباد تھا اور قطبین پر آبادی تھی اب قطبین غیر آباد ہین اور منطقہ حارہ آباد ہے یہ بات کہ منطقہ حارہ مین اس درجہ گرمی اور قطبین پر سردی ہے ایسی حالت زمین کی محور کا اوسکے مدار پر ترچھی ہونے کے سبب سے ہے کما لا یخفے اور اب بھی باوجود ایسی حالت کے اندرونی دریای آتشین کی موجین طغیان

خیز ہین اوسکے سبب سے کرہ زمین پر کم وبیش تبدیلیان ہوتی
رہتی ہین اور یہہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ جہان اب دریا ہین وہان
دریا ہی رہینگی اور جہان خشکی ہے وہان خشکی اور جو حالت کہ
کرہ زمین کی ہے وہ ہی رہیگی بلکہ جہان پہاڑ ہین وہان غار
جہان دریا ہین وہان خشکی اور جہان خشکی ہے وہان دریا اور
جہان غار ہے وہان پہاڑ اور جہان ویرانی ہے وہان آبادی
اور جہان آبادی ہے وہان ویرانی اور جہان آتش فشان
پہاڑ ہین دی سرد اور جو سرد ہین وہ آتش فشان پہاڑ
ہوجاوینگے اور ہوتے رہینگے اور قطبین پر پہلے آبادیکا ہونا اور
منطقہ حارہ پر نہونا اور پہر اوسکے پیچہے منطقہ حارہ مین ہونا
اور قطبین پر نہونا یہ انقلاب بہی ظاہر ہے اور اسی سے یہ ثابت ہے

کہ حرارت سورج کی گھٹاؤ پر ہے یا تو اس سبب سے کہ وہ حصہ فضا کا جسمین
نظام شمسی اب دورہ کرتا ہے سابق کی فضا سے زیادہ سرد ہے
یا آفتاب کی حرارت زمانہ بزمانہ کم ہوتی جاتی ہے اگر یہ بات تسلیم
کیجاوے تو بعد فنا ہو جانے حرارت آفتاب کے بالکل اجسام نامیہ کا اعدام
ہو جائیگا یا خالق خود اپنی قدرت سے اوسکو ازسرنو پیدا کریگا
یا کوئی ایسی طاقت بناویگا کہ جسکے وسیلہ سے وہ پھر پیدا ہو جاوے تاکہ
اجسام نامیہ کا اعدام نہو سیال کرہ کے محوری گردش سے محیط کا
برآمدہ ہونا اور قطبین کا دبنا مسلم ہے جس تاثیر کو زمین نے بھی قبول
کیا ہے اگر یہہ حالت نہوتی تو بسبب گردش محوری کے خط استوا کی
سطح سمندر سے ڈہکی رہتی اور قطبین پر خشکی ہوتی زمین کا سطح منجمد
ابتدا مین ۳۱ میل کے اندازہ پر نہ تھا بہت ہی کم تھا رفتہ رفتہ

بڑھتا گیا جو اب ۳۱ میل کے قریب ہے اسکا بیرونی اور اندرونی سطح جس طرح منجمد ہوتے لگا اوسی طریق سے ترقی پذیر ہوتے ہوی اس حالت مین آیا اور اوسکو اسوقت تک قرار نصیب ہوا جب تک کہ اسقدر دلدار چھلکا نہ بنا اور ہوا کا دباؤ اور اوبلتی ہوئی رقیق چیزون کا اضطراب جن سے وہ کھنچا تھا گھٹا قدرتی قاعدہ ہے اس امر کے لیے اوسکے منجمد بتدریج ہوتے گئے غرضکہ ایک تو اندرونی سمندر کی موجین بہت سی بے ترتیبیان اور شگافون کے کرنے مین کامیاب ہوگئین اور دوسرے سرد ہونیکے سبب مادہ منجمد سے شگافین زمین اور اوسکی سطحین اکثر ہموار ہوتی رہین ان ہلچلون کے اخیر نتائج یہہ ہوے کہ کرہ زمین قابل آبادی کے ہوا چنانچہ ان کے نشان

سطح زمین پر موجود ہین خاصکر کہین کہین پرانی چٹانون کے
شگاف جو پھٹنے سے مختصر ہو گئے ہین اسکے شاہد حال ہین

فصل دوم در ظہور عالم نامیہ
یعنے نباتات وحیوانات کی بیان

قدیم زمانہ کی ابتری طوفان اور بدنظمی اور ان عنصرون اور دہاتون
کی قوت آزمائی کے بعد قدرت نے اپنی تئین ایک شاندار
حالت مین قرار کے ساتھہ جمع کیا اور عالم نامیہ کے ظہور کا باعث
ٹہیرے زمانہ قدیم سے حرارت اسقدر زیادہ تہی کہ عالم نامیہ
کا ظہور مشکل بلکہ غیر ممکن تہا اور سطح زمین تاریکی سے ڈہکی ہوئی تہی

اور ہوا مختلف قسم کی بہاپون سے ایسی بہری ہوئی تہی کہ سورج کی شعاعین اوسکی غلاظت مین سے پار ہونیکی قوت نہین رکہتی تہین ایسے گرم سطح پر اور ایسی گرم سخت تاریکی سے مخلوقات نامیہ اسپر خلق نہو سکتی تہی کوئی درخت اور کوئی جانور اوسوقت اس زمین پر آباد نہ تہا ایک طرف سے یہ کرہ بتدریج سرد ہونے لگا اور دوسری طرف سے دوامی بارشین اوسکی ہوا محیط کو صاف اور خالص کرنے لگین اور ہوا کے صاف ہونیسے زمین کی سطح سے تاریکی کا کم ہونا اور شعاعون کے پہونچنے سے روشنی کا ظاہر ہونا ہوتا رہا اور رفتہ رفتہ اسی روشنی کے نہونیکے سبب سے جو اسباب زندگانی معدوم تہے اب روشنی صاف پہونچنے سے اوسکا اثر ظاہر ہونے لگا خاص منفذین حرارت کی

دو ہین اول آفتاب اور دوم اندرونی حصہ زمین کا دریای آتشین پہلا زمین کے سطح پر حرارت پیدا کرتا ہے اور دوسرا آتش فشان پہاڑون اور اور قوتون کا حادث ہے اس دوسری سے عالم نامیہ کے نمو سے کچہہ تعلق نہین عالم نامیہ کا تعلق اول قسم کی حرارت یعنے آفتاب سے ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ سب سے بڑا جسم جس سے حرارت طلوع ہوتی ہے آفتاب ہی ہے دوسرا جسم کوئی نہین جب اوسکی روشنی سطح زمین پر نہ آتی تھی تو فطرت بغیر زندگی کے تھی گویا وہ بیجان یا مردہ تھی روشنی کے پہونچنے سے قدرت نے انتظام عالم نامیہ کا ایسی وقت مین شروع کیا جبکہ بحر اعظم اور سمندر مناسب حد پر آرہے تھے اور زمین کا اضطراب اور اوسکے شگاف اور آتش فشان

پہاڑون سے نشیب و فراز بہت ہی کم ہو گئے تھے کسلیئے کہ ان حادثات سے سخت آفتین واقع ہوتی ہین جو عدم انتظام عالم نامیہ ہین اسوقت چند قسم کی نباتات پیدا ہوئین او سطح زمین کو آراستہ کرنے لگین اور اونکی بعد دوسری قسم کے نباتات درجہ بدرجہ زیادہ انتظامی حالت مین پیدا ہوتی گئین اس پیدائش کے آخر مین حیوانات کی چند قسمین پیدا ہوئین پس ازان دوسری نسل والے سابقین کے بہ نسبت عمدہ درستی کی وضع مین مخلوق ہونے لگی اور پانی اور ہوا مین بہی طرح بطرح کے جانور پیدا ہونے شروع ہوے انکی آخر مین انسان اعلی طاقت کے ساتھہ اس زمین پر ظاہر ہوا انسان عقل کا پتلا ہے جسکو پہلی خلقت کے پیچہے نئے زمانہ کے لیے قدرت نے بنایا وہ سب اقسام

حیوانات سے سب بانون مین سبقت لیگیا اول درخت ہوئے پہر حیوانات کا ظہور ہوا یہ ترتیب نامیہ کی جو بیان کی گئی ہے قیاس سے ویسے ہی درست معلوم ہوتی ہے بہت پرانے دریاؤن کی تلچھٹ مین اور اندرونی سطح منجمدہ زمین مین وہ نباتات اور حیوانات کے ڈہانچہ ملتے ہین جو اس کرہ پر آباد تہے اور اب نہین ہین قدیم زمانہ مین نباتات بہ نسبت حیوانات کے زیادہ اور موجودہ حالت سے مختلف طور کے تہے ابتدا مین حیوانات بہی کم تہے اور وہ بہی موجودہ حیوانات سے مختلف تہے رفتہ رفتہ پہر حیوانات کے مانند نباتات کی کثرت ہوگئی زان بعد انسان ہوئے اور یہی امر اسکا خواستگار ہے کہ نباتات پہلے ہوئے اور حیوانات بعد ازان ہوتے گئے اس صورت مین پہلا زمانہ نباتات کا دوسرا حیوانات کا تیسرا انسانون کا ہونا مفہوم ہوتا ہے

نباتات کی بناوٹ متخلخل ہے اونکی ذرّے اون ڈھیلے اجزاؤن سے بنے ہین جو ہوا سے بہت جلد متاثر ہوتے ہین اسی سبب سے درختون کی جلدی سے بربادی ہوتی ہے اور وہ اپنی نشانات آئندہ کے لیئے باقی نہین رکھتی اور اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ جو قدیم زمانہ مین بہت قسم کے درخت موجود تہے اونکے اب کچھ نشان باقی نہین ہین یہ پہلے بیان کیا گیا ہی کہ سطح زمین پانی سے ڈہکی ہوئی تہی اور یہ وہی زمانہ ہی کہ جب زندگانی کا ظہور ہوا جب پانی کامل طور سے سرد ہوا تب نسل انسان پیدا ہوئی اور رفتہ رفتہ ترقی کرتی گئے اور اسکی اس ترقی سے پہر کئے قسم کے نباتات اور جاندار ظاہر ہوے نباتات اور حیوانات اور انسان کے لیے یہ ضروری ہی کہ جب ہوا صاف ہو جاوے اور سورج اپنی کرنون کو ہوا کی صفائی سے انتشار کے ساتھ پھیلائے

لگے کہ جو مقابل آفتاب نہو وہان بہی اسکے ذریعہ سے روشنی پہونچے
اگر ایسا ہوتا تو بہت سے قسم کے نباتات اور حیوانات ہر زمانہ مین
موجود نہ ہوتین شعاعین بخط مستقیم پہیلتی ہین اگر ہوا نہ ہوتی تو ہم
اوسی حالت مین روشنی پاتے جب آفتاب کے مقابل ہوتے اور جب
مقابل نہ ہوتے تو باوجود روز روشن ہونیکے ہم ہمیشہ سخت تاریکی
مین رہتے جیسا مکانون کے اندر دنکو ہوا کی بدولت اُجالا پاتے ہین
اور سب کام کرتے ہین برخلاف اوسکے مثل شب تاریک کے کچھہ نہ
کر سکتے اور نہ ہاتھہ سے ہاتھہ دکھائی دیتا قدیم زمانہ کے عالم نامیہ
کے نشانات اور ڈہانچون کی علاوہ ہونگا بہی اپنا پتہ دیتا ہے
اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابتک قدیم زمانہ سے ہے انسان کی
پیدایش زمانہ آدم علیہ السلام سے پہلے ہوئی اور قرین قیاس ہے

کہ ابتدا مین اجسام نامیہ چہوٹے ہونا چاہئی اور پہر رفتہ رفتہ
اون مین بڑا ہونا لازم ہو یعنی خوردی سے بزرگی مین آنا
چاہئی اور پہر انحطاط یعنے کمی کی حالت کسی آیندہ زمانہ کے
آخر تک ہوتی جاوے پس جب نباتات تہے تو اول چہوٹے تہے
پہر ہر زمانہ دراز کے بعد وہ بڑہتے گئے بڑہنی سے یہ مراد نہین ہے
کہ جس قدر نباتات چہوٹے تہے سب بڑی ہو کر طول عرض مین
بڑ اور پیپل کے مانند ہو گئے بلکہ اس سے یہہ سمجہنا چاہئی کہ البتہ
بعض بعض طوالت مین بڑی ہوے لیکن اکثر کی کلانی اونکی جسامت کی
حالت سے بڑہتی رہی جیسا کہ منطقہ حارہ پہلے غیر آباد تہا پہر وہان
روئیدگی ہوئی اور یہانتک ترقی ہوئی کہ اب وہان بڑے
بڑے درخت پای جاتے ہین جیسے منطقہ معتدلہ مین نہین

پائی جاتے بلکہ وہان چھوٹے قد کے ہوتی ہین اور منطقہ حارہ مین نہایت ہی چھوٹے ہوتے ہین اور قطب پر بالکل نہین ہوتے جیسے کہ پہلے قطب پر شروع مین نباتات پیدا ہوئین پھر بڑہتی گئین پھر گھٹنے لگین اور چھوٹی ہوتی گئین یہانتک کہ اب وہان بالکل نہین ہے یہ حالتین علاوہ سردی گرمی کے اثر سے عام طور سے دیکھی جاوین تو کل عالم نامیہ مین بلکہ کل اجسام مین پائی جاوینگے اس ظاہری تبدیلی نے ہر زمانہ کے نباتات مین فرق دکھایا ہے مثلاً ایک زمانہ مین ایک درخت ہی دوسرے زمانہ مین وہ درخت ہو بہو اوسی شکل و صورت کا نرہا اوس مین ظاہری فرق ہوگیا اگرچہ نباتات کی اصلی بنیاد مین دونون شریک ہین اور نباتات کے ایسے کئی زمانہ

گذر گئے ہین جیسے اول زمانہ مین دوب کے مانند پہر گہانس کی
پہر چہوٹی قسم کی جہاڑی گرہ دار کی مثل پہر ریشہ دار کی پہر
مثل باراسینگون کے پہر سینگون شاخدار کے پہر بلند پیڑ والہ
مثل تاڑ اور سروکے پہر مثل بڑ اور پیپل کے ہوتی گئی لیکن جن
درختونکا نام لیا گیا وہی ویسی نہین تہے اونکی صورتین اور
ہی طرحکی نہین موجودہ درختونکے پیڑ اور ٹہنیون اور پتون سے
اونکو کچہہ نسبت نہین ہے ان مین جو چہوٹی بناوٹ کی تہی وہ
چہوٹی ہی رہے مگر چہوٹی حالت مین اونکی مضبوطی اور پہیلاؤ
کو اختلاف کے ساتہہ ترقی ہوئی جیسے موجودہ زمانہ مین چہوٹی
روئیدگی اور بڑا درخت اپنی اپنی بناوٹ کی حالت مین موجود ہے
یہ حالت کتنی زمانہ کے گذرنے پر جو بہت سے انقلاب ہوے اونکی بعد

ہوئی اور ہر زمانہ کی روئیدگی مین برابر کم وبیش فرق ہوتا رہا
اگرچہ کوئی کوئی روئیدگی شاذ و نادر ایسی بہی ہین جو دوسرے
زمانون مین اگلی زمانہ کی یادگار رہی ہون جبکہ نباتات
پیدا نہ ہوی تہی اوس زمانہ مین اگرچہ نباتات نہ تہے لیکن اندرونی
دریائے آتشین زمین کی موجون نے شگافون سے جو سطح پر خروج کیا
اونکی صورتین بعض بعض جگہہ ایسی ہین جو نباتات سے مشابہ
ہین اس سے قدرت کی آمادگی اجسام نامیہ کی پیدایش پر
مستعد تہے چنانچہ جب گدلے پانی کی ہر وقت کی بارش
موقوف ہوئی اور سطح زمین روشنی سورج سے منور ہوئی تب
نباتات نے ظہور پکڑا بہت سے مقامون مین خاص اندرونی
طبقات زمین مین نباتات کے ڈہانچون کی نقش و نگار ملتی ہین

ویسی ہی زمین کی دوم زمین جن مین لاد اشتریان کے طور پر
بہرا ہوا ملتا ہے جنکے نشانون مین فرق نہایت کم معلوم ہوتا ہے
جب نباتات کا زمانہ ہوا تو ہر زمانہ کے نباتات عجیب و غریب پیدا
ہوتی گئین اور بعضی اپنی ایک وجود سے دوسرے وجود کا سبب
ٹہرے اسکے بعد جب حیوانات کا زمانہ آیا تو سطح زمین مکشوف
عمدہ حالت سے تہے روشنی نہایت صاف تہی کسلیے کہ ہوا کی
صفائی نے اوسی خوبتر صاف کر دیا تہا اور نباتات کے گلنے سے
زمین مین قوت تولید بہی عمدہ آگئی تہی اور نباتات کا زمانہ
انتہا ترقی پر تہا اس حالت مین حیوانات پیدا ہوئے انکی پیدایش
بہی ویسی ہی ہوئی جیسے نباتات کی پہلے چہوٹی چہوٹی پہر اون سے
بڑی پہر اون سے ہر زمانہ کے گذرنے پر زیادہ ہوتی گئی اور جیسے

قدیم زمانہ مین نباتات کی شروع مین قلت تہی جو ہر زمانے مین بڑہتی گئی اسیطرح حیوانات بہی شروع مین نہایت کم تہے اور پہر بڑہتے گئے اور ہر زمانہ کے نباتات کے مانند حیوانات بہی مختلف تہے اگرچہ ظاہری صورت مین اختلاف تہا مگر اصلی بناوٹ کے قاعدون مین اتحاد پایا جاتا ہے نباتات اور حیوانات دونون زندگی رکہتے ہین یعنے دونون جاندار ہین مگر دونون کی بناوٹ مین کچہہ فرق ہے بڑا فرق یہہ ہے کہ نباتات کے معدہ نہین ہوتا اور حیوانات کے معدہ ہوتا ہے یعنے وہ جگہہ جہان غذا ہضم ہوتی ہے نباتات اپنی تمام جسم سے عموماً اور جڑ سے خصوصاً غذا جذب کرتے ہین اور مثل حیوانون کے بذریعہ تنفس جذب منفعت اور دفع مضرت سے تروتازہ رہتی ہین دونون کی غذا کا خلاصہ جذب

انابیب شعری کے وسیلے سے تمام جگہ جسم مین پہونچ جاتا ہے اور دوسرے نباتات نقل مکانی نہین کرتے اور حیوانات کو یہہ قدرت حاصل ہے لہذا ان دونون کے بیچ مین کوئی خلقت ایسی ہونے چاہئے جو درمیانی واسطہ سمجھی جاوے اور تیسری خلقت مین شمار ہو چنانچہ ایسی مخلوق جنکو مقروبی کہتے ہین موجود ہے یہہ وہ عالم نامیہ مین سے ہین جو دونون مین شریک ہین اور انکی تشریح نہایت درجہ دقیق عجائبات سے حیرت دلاتی ہے بہت نباتات حیوانات سے مشابہ ہین حیوانات کی ادنی جماعت پودون سے زیادہ مشابہت رکھتے ہین بعض پودے نہایت درجہ کثیر الحس ہوتے ہین جیسے چھوئی موئی کا درخت اور بعضے سمندر کے کنارون کے پودون مین حرکت بہی دکہائی دیتی ہے

اور جیسا آوا کے نشانون اور نباتات کے ڈہانچون سے بمشکل
تمیز ہوتی ہے اسیطرح نباتات اور حیوانات کا حال ہے اول حیوانات
ایسے پیدا ہوے جو نباتات کے مانند تہے پہر جیسا زمانہ گذرتا گیا
اونکی حالتین دوسرے طور سے مکمل ہوتی گئین جو نباتات سے مغایرت
پیدا کرنے لگین ابتدائی حیوانات کی شکلین جڑون اور پتون سے
مشابہ تہین پہر حلقون کے مانند گول یا مخروطی یا بیضی پہر مثل
ناقوس یا گاجر پہر اون روئیدگی کے مانند جو چہوٹی چہوٹی
چند شاخین رکہتے ہین یا مانند کیبسون کے ہین پہر مانند کیکڑون
یا گہونگون یا کچہون کے پہر مانند مچہلیون کے یا نافور کے پہر مانند
چہپکلی یا گرگٹ یا جہانوہ کے پہر مانند گماون کے اور پہر بعض
پہولون کے اور پہلون کے پہر کچہہ مگر مچہہ اور کتی اور بط پہر بعض

پرندون کی ہمشکل پہر سانپون کی پہر گینڈے اور کچہہ اونٹ کے
پہر ہاتہی کی شکلون سے کچہہ ہمشکل پہر بندرون یا بارہ سینگون سے
یا ریچہہ اور شترمرغ اور گائی کے پیدا ہوی جن چیزون کا نام لیا گیا
ان سے وہ ہمشکل نہ تہے بالکل غیر صورت مین تہے یہ خیال کہ بغیر
امتزاج تخم مذکر و مونث کے اجسام نامیہ کی پیدایش نہین ہوتی
جیسے حیوانات مذکر و مونث ہین اسیطرح نباتات بہی ہین حیوانات
نقل مکانی کرکے تخم رسانی کا سبب ہوتے ہین اسی طرح سے اگرچہ نباتات
نقل مکانی نہین کرتے مگر ہوا یا پرندون کے پرون کے وسیلہ سے
جو پہولون پر بیٹہتے ہین مذکر کا تخم مونث مین پہونچاتے ہین تب
پیدایش ہوتی ہے اگر کوئی درخت نہ مذکر ہو نہ مونث ہمشکل
بعض حیوانات مخنث کے اوس سے کچہہ پیدایش نہین ہوتی

اس لیے تخم کا ہونا ضرور ہے سو جبکہ اول تخم نہ تہا اور خاص جگہہ اوسکی تربیت کی نہ تہی تو کس طرح درخت اور حیوان پیدا ہوی اور ذی روح مادہ غیر ذی روح مادہ سے بنا یا ذی روح فقط ذی روح ہی سے پیدا ہوا اس خیال کی اصلاح اس سے ہو سکتی ہے کہ اگر کیمیاوی جانچ کسی تخم کی کیجاوی تو وہ عنصرون سے ترکیب یافتہ پائی جاویگی پس کسی بیج کا عنصرون سے بنانا اور اوسکے موافق زمان و مکان اوسی پرورش کے قاعدہ کے ساتہہ عطا کرنا قدرت کو نہایت سہل ہے اور جب اوس سے کسی عالم نامیہ کا ظہور ہوا تو پہر اوسکے امتزاج سے دوسری کا بنا ایک فطرتی طریقہ ہے بعضی خیال ہین جاندار اشیا کا فقط جاندار ہی سے پیدا ہونا کہتے ہین اور یہ تجربہ پیش کرتے ہین کہ گوشت کا شوربا دو شیشی کی نلیون مین بہر کر ایک نلی کو جیسی ہی

ویسی ہی کہلے مونہہ چہوڑ دو اور دوسری کا مونہہ پگہلا کر بند
کر دو کچہہ عرصہ کے بعد یہہ معلوم ہوگا کہ کہلے ہوی مونہہ والی نلی مین
کیڑی پیدا ہو گئی اور دوسرے مونہہ بند نلی مین کچہہ پیدا نہوگا کیونکہ
ہوا مین جو بے شمار کیڑے ہین وہ شوربے مین داخل نہو سکے اونکا
ایسا کہنا اور ایسا تجربہ پیش کرنا محدود خیال پر مبنی ہے کسلیے
کہ ظہور آغاز کائنات مین ذی روح کا نباتات مین سے پیدا ہونا ہوا
جسکے لیے حال کا تجربہ ناتمام ہے دوسرے اسی نمونہ سے یہہ پایا جاتا ہے
کہ جب شوربا دونون نلیون مین داخل کیا گیا اوسوقت بہت
سی ہوا کی جانور شوربے مین شامل ہو گئی تہے پس ایک مین کیڑونکا
ہو جانا اور دوسرے مین نہونا کسطرح تسلیم کیا جاوی اگر یہہ کہا
جاوی کہ مونہہ بند کرنیکے حالت مین پگہلانی کی گرمی سے کیڑی

رگئی یہ دلیل ہی لمبی نلی مین زیادہ مقدار شوربا کے گرم ہونے سے ویسی مضبوط نہین ہے جیسی چاہئی اور تجربہ سے ایسی حالتونکا مشاہدہ ہوناکئی دوسرے سببونکا باعث ہوسکتا ہی اور زمانہ حال ہی مین یہ بات اچھی طرح دیکھی گئی ہے کہ بہت سے درختون مین اور اونکی پہلون مین جہان ظاہر ہوا کا جانا نہین پایا جاتا کثرت سے کیڑے مکوڑی اون مین موجود ہین یہانتک کہ روئیدگی کے اندر جانور کیڑے مکوڑی اور جانورونکے کیڑے مکوڑونکے اندر روئیدگی اسیطرح روئیدگی کے اندر روئیدگی اور جانورونکے اندر جانور بلکہ جانورونکے اندر جو جانور ہین پہر اوسکے اندر جانور یا روئیدگی اور روئیدگی کے اندر جو روئیدگی ہے پہر اوسکے اندر روئیدگی یا جانور اور اسی طور سے جانورونکے اندر روئیدگی

پھر اوس روئیدگی کے اندر جانور یا روئیدگی کے اندر جانور
اور اونکی اندر روئیدگی پائی جاتی ہے نباتات کے اقسام
مین سے ایکنوع کی کتنی شکلین موجود ہین اسیطرح ایک جنس کی
حیوانات کے نوع کی کئی صورتین ہین ریاحین اور گلاب اور
گیندے وغیرہ بہت سے اقسام کے اور شیر اور گھوڑے اور
کتنی ماسوا ہم ایک ایک نوع مین بہت سے اقسام کے دیکھے جاتے
ہین اس صورت مین تخم کا عنصرون سے بنا اور باعتبار زمان
اور مکان اور آمیزش کسی شئی کی اپنی صورتین نئی پیرایہ
مین قبول کرتے جانا ایک امر آشکارا ہے نباتات اور حیوانات کے
کئے زمانہ جسکے درمیان دراز عرصہ تھا اوسکے گذرنیکے بعد
اوس حالت مین کہ سطح مکشوف زمین کا بیحد نباتات اور حیوانات

سے آباد تہا اور قدرت نے اوسی فطرتی رونق اور پر بہار نشو و
نمادی رکہی تہی اور شاخین برگ و بار قدرتی بہار دکہا رہی تہے
مرغزارون مین درختون کے جہنڈون مین پہاڑون سے مصفا پانی کے
ندیونکا بہنا اور کہین نشیب مین جہیلونکا لہرانا اور اون کے گرد حیوانات
کا آزادانہ پہرنا یا کہڑی رہنا یا بیٹہنا کہین جانورون کی مختلف
بولیونکا سنائی دینا اور آپس مین کلول کرنا ورنہ سنسان ہو کا
عالم ہونا کہین جہیل یا ندیون کے کنارونپر درختون کی شاخونکا
پانی تک جہومنا اور طرح بطرح کی روئیدگی کا بیساختہ پن سے
اوبہرنا کہین پرندون کی نغمہ سرائی کہین مہیب جانورونکا
ہیبت ناک آواز سے چہنگاڑنا اور ڈکرانا اور حشرات الارض کیڑے
مکوڑونکا پہرنا دریائی اور آبی جانورونکا سطح آب پر تیرنا ایک

اجسام نامیہ کا غایت درجہ سرسبزی اور آزادی سے المسبت ہونا کیسا دلچسپ ظہور قدرت کا تماشا تھا ایسے وقت مین سطح زمین پر جو نمونہ بہشت تھا آدمی کا ظہور ہوا جسطرح سے کہ نباتات کی آمیزش سے نئی نئی نباتات ہوتے گئے جن سے آخر مین حیوانات کا وجود ہوا اسیطرح حیوانات کی آمیزش سے نئی نئی حیوانات پیدا ہوتے گئے کئی نوع سے تبدیلیون کے بعد اس وجود کا ظہور ہوا بندرون کی قسمون مین سے ایک قسم وہ ہے جسکی دم نہین ہے اور کھڑا ہو کر اکثر چلتا ہے اور انسان کے مشابہ ہے جس طرح یہ پیدا ہوا اسیطرح اس سے انسان کی نسبت خیال ہے انسانون کی معمولی پیدائش ایک چھوٹے کیڑی دمدار سے ہی جیسے موری کی کیچڑ مین پیدا ہو جاتے ہین ایسے کیڑے منی مین کثرت سے ہین مجامعت کے بعد جب منی اندر

داخل ہوتی ہے تو اوسکی کیسون کے کیڑون کو تلاش اوس اندرونی
کیسون کی ہوتی ہے جسکے اندر بکثرت چھوٹے چھوٹے دانہ اور لیس دار
رطوبت نمدار ہوتی ہے ان منی کے کیڑون مین جو منی ہی مین متواتر
جلد جلد حرکت کرتے رہتی ہین کوئی کیڑا اپنا سر اوسکے اندر داخل
کرتا ہے اور رطوبت کے ساتھہ ملکر اون دانون سے اپنی تئین
اوس کیڑۂ منی کی صورت سے تبدیل کرکے جنین کی حالت نشو و نما
مین لے آتا ہے پہلے سر بنتا ہی پہر اور اعضا مثل چمڑہ اور گوشت
اور ہڈیان اور نظام عصبی وغیرہ تیار ہوتے ہین یہہ تبدیلی
اوسیطرح کی ہے جیسے کیڑہ مکوڑہ کی صورتون کی دوسری نئی
صورتون مین بدلجانیسے ہوتی ہین اور تبدیلی بہی کیسی جو پہلی
صورت سے کچھہ بہی کسیطرح کی مناسبت نہین رکہتی کیڑے مکوڑونکی

تبدیلی نہایت درجہ حیرتناک ہے انسان کی ہستی تمام حیوانات
مین غایت درجہ عجیب تھی یہ اپنی عجیب صورت شکل کے ساتھہ نہ بہت
اور کمزور نہ پوست بدن پر جانورون کی طرح سے اون ہی تہ پر
جو لباس سمجھا جاوے نہ اعضا مین مثل دوسرے قوی ہیکل وغیرہ جانورونکی
توانائی اور نہ درندون کے سے ناخن تیز نہ اون کے مانند رفتار نہ اونکے
دانتون کے مانند دانتون مین قوت نہ ایسے بازو جس سے ہوا مین اڑ سکے
نہ دریا مین تیر سکے اگرچہ عقل ہے جسکے سبب سے ممتاز ہے مگر وہ
مثل حیوانی عقل کے ہے اوس نباتات مین حیوانات کے شامل
یہ بھی ہے صد ہا قسم کے جانورون مین یہ بھی ایک جانور ہے مگر جانور
اپنے جبلی فطرت پر اپنی معاش اور گذر اوقات مین خوش اور بیفکر
ہین اسکو جو عقل دی گئی ہے اوسکے وسیلہ سے سوچ بچار مین فکرمند ہے

اسکو بہی فکر غذا کی ہوئی کچہہ پتے پہل پہول کے کہا لیتا جب رندونکو
جانور مار کر کہاتے دیکہا تب اونکی دیکہا دیکہی جو جانور اس سے
بے خوف تہے اوسنی بغرض کہانیکے جسے مارنا چاہا وہ متنفر ہوا اور
جو جانور ہیبت ناک زور آور تہے اوسنی اُنسے خود کنارہ کیا جو
کمزور تہے وہ پتہر اور لکڑیون کے مارنیسے بہاگنی لگے پہر عقل کی رہبری سے
یہ صنعت نکالی کہ پتہر کوئی چہوٹا سا ایسا لے جسمین چہید ہو یا لکڑی
سوراخ دار کہ ان دونون کو ایک دوسرے مین داخل کرکے بطور
کلہاڑی یا گہن کے بناوی اوسکے ذریعہ سے جانورون کو مار کر انکا
گوشت کہانیکے لیے حاصل کرے اس تجویز سے اوسنی جانور مار کر
اوسکا گوشت کہا لیا اوسکے چمڑی کو بدن سے بغیرہ دم کاٹنی اور
کُہری دور کرنیکے لپیٹ لیا یہہ ابتدائی صنعت اور پہر ایک

اور لباس تہا یہ اس معیشت سے بلا خوف پہاڑون اور جنگل
مین دریاؤن کے کنارے جہان بہت سے اقسام کے جانور ریچہہ ہاتہی
گینڈے شیر بارہ سینگے وغیرہ سے ملتے ہوؤن مین پہاڑون کے
غارون ہی مین زندگی مین بسر کرنے لگا ایسی حالت سے یکی بعد دیگرے
زمانہ گذرتا گیا انکی تعداد بہت ہی کم پہیلی کس لیے کہ عقل نے تجربہ لینے
ترقی نہین پائی تہی وہی پوشاک اور خوراک اور سکونت
غار کی جیسی تہی اوس مین کچہہ تبدیلی نہین ہوئی دہوپ کی شدت
کو کسی درخت کے سایہ سے دور کیا اور بارش ہونے سے کسی کہوہ
مین گہس جانے پر امن پائی اگر کسی درندہ نے سایہ یا کہوہ مین
پہاڑ ڈالا خود اوسکی خوراک بن گیا جب سے جانورون کو یہہ
مارنے لگا وہ وحشت پکڑنے لگے اور درندہ جانورون نے اپنی

خوراک کے لیے اسکو آسانی کمزوری کے سبب اپنا شکار ٹھہرایا
بچاؤ کے لیے نہ تہہیار تھے نہ جاے محفوظ یہہ وجہہ اسکی کمی کی ہوئی مگر
آفرین ہے اسکی ہمت پر کہ ہزارون مہیب درندون اور خونخوار جانورون
مین سیکڑون کوس کے جنگل پہاڑون مین جہان کہین آبادیکا نام
ونشان نہ تہا وہان خود اکا دوکا بدن سے چمڑا لپیٹے اور کلہاڑا ہاتہہ
مین لیے پہر رہا ہے انسان مین دو جوہر بے بہا ہین اول عقل
دوسرے ہمت انکی ذریعہ سے وہ سب چیزون پر قادر ہوا اور سب
کچھ کرسکتا ہے جانورون کو اشارا ہین انسان سے وحشت کے دو سبب تہے
ایک بہوک دفع کرنیکے لیے کسی جانور کا شکار کرنا دوسرے اوسکی ہلاکت
سے بچنے کے لیے اوسکو مارنا اور انسان کی ہلاکت کے بہی جانور دو سبب سے
یہی دو سبب تہے پہر انسان نے جانورون کی ایذادہی کے سبب سے

رفتہ رفتہ دو سبب اور نکالے ایک تو یہہ کہ جانورونکو اونکی آزادی سے
محروم رکھکے اپنی قید مین لاکر اون سے اپنی مرضی مطابق کام لینے لگا
اسمین اونکی تکلیف کی کچھہ خبر نہ رکھتا اور دوسرے باوجود خوراک موجود ہونیکے
اپنی تفریح طبع کے لیے اونکو صدمہ پہونچاتا یا ہلاک کرتا بغیر خیال
اسبات کے کہ اس سے ہمکو کچھہ فائدہ ہے یا نہین یہہ ہی چارون سبب
جانورون کو انسان سے وحشت دلانیکے ہوے کہ جہان انسان کی شکل
دیکھی اور بھاگ نکلے اگر ان باتون کا خوف نہو تو جانورونکو وحشت
مطلق نہ رہے اور جو اون سے کوئی حسن سلوک سے پیش آوے تو اونکی
وحشت انسیت کے ساتھہ بدلجاتی ہے شیر اور سانپ اسی سبب سے
ایسے انوس ہو جاتے ہین کہ انسان کی سختی کو محبت سے برداشت کرتے ہین
چنانچہ انسان ہی شیر کو گھونسہ مار کر اوسکا مونہہ کھلواتا ہے

اور جب وہ مونہہ کہولتا ہے تو اپنا مونہہ اوسکے مونہہ مین لوگونکو
تماشا دکہانیکے لیے دیدیتا ہے اور دودہ پلاتے ہوے سانپ کی عدم
توجہی سے اوسکے سر پر لکڑی ماری جاتی ہے تاہم سانپ لکڑی
کہاکر اپنی سر کو ترت سے ایسا جہکا لیتا ہے جیسا کوئی پیار اور محبت کرتا ہوا ایک
محافظ شیر کی کوٹہری صاف کرنے گیا شیر کہڑا تہا اوسکے جاتے ہی
زمین پر لوٹ گیا اور دم ہلاکر اوسی چاٹنے لگا اور کامل
طور سی محبت اور پیار کی نشانیان ظاہر کین محافظ نے ٹہوکر مارکر
اوسکو اوس جگہہ سے ہٹانا چاہا مگر شیر اوسکے پیرون مین لوٹتا رہا تب
اوسنی دو دفعہ لکڑی ماری شیر وہان سے اوٹہہ کر دوسری جگہہ لیٹ کر
دُم ہلانے لگا ابتک بعض جزیرے ایسے مین جہان انسان اول پہونچے
ہین وہان کے جانور اس صورت اور شکل کو دیکہتے تہے اور بالکل وحشت

نہ کرتے تہے جب اونسے انکو صدمہ پہونچا تب وہ بہی بہاگنے لگے اور اپنی تئین اون کے شر سے بچایا نباتات بہی انکی صنعت قطع و برید او تراش و خراش کے تصرفات سے نہ بچے جمادات کی یہ حالت ہوئی کہ پہاڑون کے اندر اور زمین اور دریاؤن کے نیچے سڑکین جاری کردین سمندر کا یہ حال ہوا کہ کسی جگہہ سے اوسے ہٹا کر اوسکے قبضہ کی اندرونی سطح پر خود قابض ہوے اور پانیکے دہوئین اوڑا دئی ہوا کو تابع کیا بجلی کو چاکر بنایا غرض بر اعظم کی صورت بدل ڈالی پہر حیوانات کی کیا بساط ہے انکو انسانو نکا جتنا ڈر ہو اوتنا ہی مناسب ہے مگر جانورون نے بہی جیسا موقع پایا بدلہ لینے مین دریغ نکیا اور ابتدا مین عدم موقع حفاظت سے انسان کی نسل درندو نکی ہلاکت سے کم پہیلی جب آدمی جانورونکی طرح سے برہنہ غارون مین رہتی تہے درندے انکو وہان ہی جا کر مار ڈالتی تہے

اور کہا لیتی تہے تب اونہونے اول خاردار لکڑیون سے زمان بعد آگ پر
قادر ہونیسے آگ جلاکر غارونکا موںہہ اونکی اندر جانیسے بند کیا لیکن
درندے باہر گہات مین بیٹہے رہتے جب یہ باہر نکلتے تب مار کہاتے آفتونسے
انسان کم رہے مدتون کے بعد پہر ایک زمانہ آیا جسکی بہار کی جمال کی
حالت کمال پر تہی سطح زمین کے ہر مقامات نہایت پر فضا تہے جن مقامون مین
ایک جگہہ ایسی تہی جہان مختلف اقسام کے درخت چہوٹے بڑے کثرت سے
تہے اور انہین درختون مین پانی کی جہیل لہرا رہی تہی اوس جہیل مین
آبی جانور ہر طرحکی پیر رہی تہے اوسکے کنارونپر اور درختون مین بہت سے
جانور تہے جو اب بہی پائی جاتے ہین مثل بہیڑ - بکری گای بہیس ہرن
بارہ سنگا گہوڑا اونٹ گورخر وغیرہ اور اقسام پرندون کے موجود وہان تہے
حضرت آدمؑ اور حوا علیہا السلام تہے اگرچہ انسان کی پیدائش کے

بابو ہین کئے زمانے قرار دئے جاتے ہین اور اوسکی اصل کے کئے مرکز ٹھہراتے ہین مگر اہل کتاب آدمؑ سے ہی اسکی نسل قرار دیتی ہین کسلیے کہ تمیز کی حالت مین آدمیونکی آنے کی ابتدا اسی زمانہ سے سمجھی جاتی ہے اس زمانہ سے آدمیون کی حالت تمیزداری مین کچھہ ترقی شروع ہوئی اور عرصہ مین اونکی کتنی ہی گروہ کے جنگلون مین آباد ہوے یہانتک کہ زمانہ طوفان نوحؑ کا آیا طوفان نوحؑ سے یہ مراد ہے کہ سمندر کی اندرونی تہ دریای آتشین کی موجون سے فراز ہوئی اور خشکی کا فراز سطح نشیب مین آیا اسلیے سمندر اکثر برّاعظم یوروپ اور ایشیا کے خشک حصون مین پھیل گیا اور پہاڑ تک غرق ہوگئی سمندر خشکی پر کوسون گھرا اس تیزی سے پھیلنے لگا کہ ہر طرف سے پانی کی بڑی بڑی سیلابون نے مثل سلسلہ پہاڑون کے آناً فاناً تمام جنگل اور پہاڑونکو ڈوبا دیا

اور لحظہ بلحظہ طوفان کا چڑہاؤ ہوتا گیا حیوانات مین جنکو موقع پہاڑ کی چوٹیون پر چڑہجانیکا ملا وہ چڑہ گئے اوس پہاڑ کے غرق ہونیکے ساتہہ وہ بہی سب غرق ہو گئے کئی جانورون اور درندون کے ساتہہ آدمی بہی چڑہ گئے آخر سب ہلاک ہوے قبل پیدا ہونے آدمیون کے اسطرح کے طوفان کئی آئی ہونگی لیکن یہ طوفان ابتک آخری طوفان کہلاتا ہی آبی جانورون کی ہڈیان جو طوفان کے اوس قاعدہ ذکر کیے گئے سے ہٹ جانے پر پانی کے ساتہہ بلندی کے پہاڑون کے نشیبون مین رہ گئی تہین وہ اس طوفان کی تاریخی خبر دیتی ہین جسکو عرصہ تخمیناً پانچ ہزار برس کا گذرتا ہی اس طوفان سے پہلی حالت کا صحیح پتہ نہین ملتا یہ امر دوسرا ہے جو کچہہ اہل کتاب بیان کرین ہنود نہ مانین یا ہنود بیان کرین اوسی آتش پرست صحیح جانین

اور جیسی آتش پرست باور کرین اوسی جین والے تسلیم نکرین
اور جیسی جین والے بیان کرین وہ بودہ والون کے نزدیک مسلم نہوا سیطرح
ان سب کے کہنی کی اہل کتاب تردید کرین پرانی کہاوتین اقوال
منقولی ہین اور مدلل معقولی نہین کہ قبولیت کے سوا تردید مین تامل
ہو اس طوفان سے آدمیون کی آبادی اور آدمی سب ڈوب گئے تہے
ایک عالی خاندان کے بچ جانے پہر اون سے پہر آبادی ایشیا کے زرخیز
مرغزارون مین دریا جیحون کے سبزہ زار کنارہ نہر پہلے جہانکا پانی
صاف شفاف اور ہوا بہ آب و تاب معطر خوشگوار معتدل اور قدرتی
زرخیزی غایت درجہ جوش پر تہی اور ایک عرصہ مین کثرت سے
آبادی ہوگئے اُس زمانہ مین آدمی گہوڑا وغیرہ سب کہاتے تہے اونکو
پالتے نہ تہے اور نہ گدہا ہنس بط پالتے تہے اور نہ کشتکاری کرتے تہے

شروع مین بہیڑ بکریون کو پالکر اونکی کتون سے نگہبانی کرائی جاتی تہی مکانات اور شہر پناہ بالکل نہ تہے موسم سرما مین زمین کے اندر سوراخ کر لیتے اور لکڑی اور گای کے گوبر سے چہت کو پاٹ لیتے اور گرمیون مین لکڑیان کہڑی کر کے پتون سے چہا کر اوس مین رہنے سے شدت دہوپ کو دفع کرتے پوشاک چمڑے کی تہی دہات کے استعمال سے ناواقف تہے مہینون کے نام نہ تہے پہر گہوڑا بیل بط وغیرہ جانور پالنے لگ گئے اور نوکدار لکڑی سے زمین مین چہید کر کے گیہون یا جو بوتے تہے اور مکان بنا کر آبادی کے گرد باڑہ کرنے لگے مٹی اور پتہر کے برتن بناتے اور اونی کپڑا پہننا شروع کیا تمدنی اور اخلاقی اور مذہبی خیالات اونمین کچھہ کچھہ پیدا ہونے لگے پہر آپس کی لڑائیون کے سبب دیہ ویرانہ

ملکون مین جا جا کر آباد ہوے اور غالباً انہی لڑائیون کے
سبب جزیرون مین اور امریکہ مین بذریعہ کشتیون اور بیڑون کے
پہاڑیون کو عبور کرکے جا بسی پھر رفتہ رفتہ اونمین تمدنی اور
اخلاقی اور مذہبی خیالات نے ترقی پکڑی اب بھی بعض جزیرہ کے
آدمی اگر بالکل اوسطرح کے نہین ہین تو بھی کچھہ کچھہ اوسی وحشیانہ
حالت پر ہین جو قبل متفرق ہونیکے دریائی جیحون کے اطراف مین
آباد تھے انسان علاوہ سفید رنگ کے کالے پیلے کچھہ مختلف
وضع کے ہین جیسے حبشی یا پیلے رنگ کے آدمی یہ صرف آب و ہوا کے
اثر کا نتیجہ ہے جو انسانی بناوٹ پر پڑتا ہے پھر اونکی امزاج سے کئی قسم
کی نسلین سمجھی جاتی ہین دراصل ان سب کی نسل ایک ہی ہے
آدمیون کی تمام حیوانات سے ممتاز حالتین ان باتون سے سمجھی جاتی ہین

کہ صانع مطلق کی صنعت سے آدمی ایک ہوشیار اور اخلاقی حالت مین پیدا ہوا یا یون سمجھنا چاہیئے کہ اوسکو نطق دیا گیا جو کسی حیوان کو یہ شرف حاصل ہوا یا ایسا خیال کرنا چاہیئے کہ اوسکو عقل دی گئی ہے اگرچہ اور جانورون کو بھی عقل دی گئی جسکو عقل حیوانی کہتے ہین اور کئی باتون مین اونکو خیال ہوتا ہے اور بہت سی باتین اونکی سوچ اور سمجھ کی ہوتی ہین اور چند باتون مین جانورون کی عقل آدمیون کی عقل سے مل ہی جاتی ہے بلکہ بعض بعض جانور ایسے حیرت انگیز کارروائی اپنی جبلی صنعت سے کرتے ہین جسمین آدمی حیران رہجاتا ہے تاہم وہ جانور ہین اور آدمی آدمی ہے اسکو ایسی قوت عطا ہوئی ہے جو خاص اسی مین ہے دوسرون مین نہین ہے سب حیوان اوس سے محروم ہین انسان کی پیدایش غایت درجہ خوبی سے ایسے طریقہ ہے

ہوی ہے جو کسی دوسرے کی نہین سب سے بڑہ کر ہے یہہ کیسے کیسے تصورات
کر سکتا ہے اور کیا کیا منصوبہ باندہتا ہے جسکے سبب سب سے ممتاز ہوکر
پہر اوسنی ترقی پائی ہے اور دنیا کو تابع کیا اور اپنی سلطنت
قایم کی اور کیسے اعلی خیالات اوسکو سوجہنی لگے اوسنی خلائی
نامتناہی ابعاد کو سمجھہ لیا اور علم ریاضی کے کیسے عمدہ قواعد ایجاد کیے
جنسے نامعلوم اور مجہول حیرت انگیز باتین معلوم ہو جاتی ہین اوسنی
اپنی ہستی کو انہین باتون سے اپنی تئین نئی قسم کی کائنات مین ظاہر
کر دیا کسلیے کہ جو کچھہ اوسنی سمجھا اور کیا دوسرے کسی حیوان سے ہو ہی نہین
سکتا اسی سبب سے اہل کتاب کا مقولہ ہے کہ انسان کو خدا نے اپنی صورت
پر بنایا اور بعض محققون کا انسانی نسل کی نسبت ایسا خیال ہے
کہ ابتدا مین بندرون کی قسمون مین سے کسی ایک قسم سے انسان پیدا ہوا ہے

انکا چہرہ نوع اول مین خوفناک اور بد وضع اور غیر بادی البشرہ تہا وہ غارون مین ریچہون اور شیرون کی طرح رہتی تہے اور جنگلی جانورون کی طرح عقل حیوانی رکہتے تہے اور ایسی حالت مین تہے کہ انکو جنگلی جانورون سے اپنی ہستی کے لیے لڑنا پڑتا تہا پہر یہہ زمانہ گذر گیا اور ایسی حالت کا زمانہ آیا جسمین چہرہ کہلا ہوا وضعدار معلوم دینی لگا بدن کے پوست کی اون کم ہوئی اور رُوان رہ گیا پہر ملنساری کی حالت سے گروہ ہوکر رہنے لگے اس حالت سے اون کو یہانتک تقویت ہوئی کہ جانورون کو دہمکانے اور عنصرون سے فائدہ لینے اور بہت سے خوف و خطرون سے بچنے اور جو مصیبت طرح طرح سے اونپر آتی تہے اون سے محفوظ رہنے اور جانورونپر حکومت کرنے لگے یہہ قوتون تک با وحشی جانورون سے مہذب ہوکے شہر کا [illegible]

اور اون کے ڈر سے اپنے تئین جہان کہین پناہ مین
لیگئے وہان بہی بے شمار خطرون سے محفوظ نہ رہے
آخر اتفاق جو ایک بڑی قوت اور دراصل بہاری
نعمت الہی ہے اوسکی مدد سے مکان بنائے اور ہتہیارونکا
استعمال شروع کیا اول پتہرون کی لکڑی سے کلہاڑی
کے مانند آلہ بنایا جو آدمی کی سادہ طرز مین سب سے اول
بناوٹ کا نمونہ تہا اور آتش فشان پہاڑون سے یا پتہر کو
پتہر کے ٹکرانے سے آگ حاصل کرکے اپنی رہنی کی
جگہہ مین رکہی اور مکان کی صفائی کی اور پتہر کی
کلہاڑی سے لکڑیان کاٹکر لائے اور لڑائی کے ہتہیارونکو
اون سے درست کیا پہر اور اپنی ضرورت کے لایق اوزارونکو

بنانے لگے اور سونٹی اور نوکدار لکڑیاں بہی جو گرز اور
برچہے کا کام دینی کے قابل تہین بنائین اور جانورونکے
پٹہے اور درختون کے ریشہ سے کسی نرم چہال اور لچکدار
شاخ کے سرون کی باندہنی سے جسنی رسی کا کام دیا
کمان تیار کی جسمین نوکدار لکڑی نے تیر کا اور گولی نما
پتہرون نے بندوق کا کام دیا اور پہر پہندون اور جال
جانورون کے پکڑنے کے لیے اور ڈونگے پانی مین جانیکے لیے
تیار کیے اور اپنی اپنی جداگانہ فریق اور خاندان مقرر
کیے پہر ایسے فریق بہت سے ہوجانیکے سبب زمین کو بانٹنا
مناسب جانا آپس مین تقسیم کرنے لگے اور جسقدر زمین پر
قابض ہوگئے زمین کی حکومت کا آغاز ہونے لگا

زمین مین کشتکاری کی اور قوم کے فائدون کے لیے ایسی باتین جاری کین جس سے قوم کو تقویت حاصل ہوئی - فی الحقیقت جبکہ انسان اول ہی اول پیدا ہوا تو وہ بے شمار خلقت کی موجودگی مین بمقابلہ دوسرے جانورون کے بناوٹ اور تربیت کے نہایت ہی کمزور تہا نہ اسکے پاس ہتہیار تہے اور نہ قدرتی اوزارون سے مسلح تہا جیسے دوسرے مہیا و پیراستہ تہے یہ مطلق معرا تہا نہ ہوا مین اوڑ سکتا تہا نہ پانی مین تیر سکتا تہا اور نہ حشرات الارض سے اپنی تئین بچا سکتا تہا لیکن خدا کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے جسنی ایک بڑا تمغہ اسکو دیا جو عقل ہے جس سے سب کا ذی رتبہ حاکم ہو کر

سب سے کمزور ہونے پر سب خلقت پر زور آور ہو گیا اور
سب اس سے ڈرنے لگے اور سب نے اسکی حکومت تسلیم کی
جیسے آب و ہوا کے اثر سے اسکی صورتون مین اختلاف ہے
ایسی سیرتون کا حال باعتبار تمدن اور اخلاق اور
مذہب کے ہے جتنا محدود عرصہ اسکی زندگی کا ہے اوس سے
زیادہ اوسکے لامحدود خیالات اور خواہشات ہین
جتنی خودغرضیان اور شرارتین اس مین بہری ہوئی
ہین اوتنی ہی فوائد اور نیکیون کا یہہ منبع ہے کہین اس
درجہ کی عقلمندی کہ آسمان مین تہگلی جا لگائی کہین
اس درجہ کی حماقت کہ جانورون سے بدتر بن گیا
کہین عابد بنکر فرشتون پر شرف لیگیا کہین شیطان کے

کان کاٹے کہین دولت اور ثروت سے خوب فیضیاب
ہوکر بہتون کا فیاض بنا کہین سوکہے ٹکڑون سے
اپنا ہی پیٹ نہ بہر سکا کہین عزت کا تاج سر پر
رکہا کہین ذلت کے کوئین مین گرا کہین تندرستی سے
مٹر گشت کی سوجہی کہین مرض سے ہاتہ پاؤن
ہلانا دشوار ہوا کہین خوشی مین راگ گایا
کہین غم و اندوہ سے روتا رہا کہین مقبول ہوا
کہین مردود ہوا غرض یہہ
خاکی پتلا عجب معجون
مرکب ہے

تمت

خاتمہ از مصنف

جسنی اپنی تئین پہچانا اوسنی خدای تعالی کی معرفت حاصل کی یہ رسالہ مسمی رموز ہستی معرفت لازمی کے علاوہ عرفان متعدی کا سبق دیتا ہے انسانکے قدامت اور اوس کے مرکزکے معرفت کے بارہ مین ہزارون بلکہ لاکھون جلدین لکھے گئین ہین ان کے سوا عالم حیوانات اور نباتات اور جمیع مخلوقات و موجودات کی ماہیت کی نہایت درجہ مختصر اس مین بیان ہوا ہے اسکے ناظرین معلوم کرسکتے ہین کہ کرہ زمین کے بنانی مین قدرت کاملہ کیسے ظاہر کی گئی ہے اور قدرتی تدبیرون سے کیسے کیسے طلسمات

زمین پر پیدا ہوی اور اسکی پائداری کیلیے کیسے مستحکم انتظام ہین اور کیسی اعلی قوتین شکلون اور زندگی کو قایم رکھتی ہین جن سے اجسام متاثر ہوکر سلسلہ انتظام عالم کا استواری سے برقرار ہے اور کیسی عجیب تاثیرین اور کرشمے اور حیرت انگیزیان اجسام مین پائی جاتی ہین اور یہہ بہی ظاہر ہوگا کہ انسانون کی پیدایش کے پہلے زمین کن کن کروڑون نباتات اور حیوانات سے معمور تہی اور بہت سے تغیرات سے اب اونکی جگہہ دوسرے بے شمار ذوی الحیات اور نباتات ہین کیا شان الہی کہ جو اجسام نامیہ پہلے تہے وی اب نہین اور جو اب ہین وی آیندہ ہون گے زمانہ استقبال غیر معلوم ہین کیا کیا

حادثات حادث ہونگے اسیطرح یہ بھی واضح ہو جائیگا کہ اجرام فلکی کیسے بیحد عجائبات اور غرائبات سے بھری ہوی ہین جیسے سورج بمقابلہ زمین کے جو ۱۴ لاکھ حصہ بڑا ہے وہ کیسی قدرت الٰہی کے طلسمات کا ڈہیر ہے ویسی ہی زمین کی حالت ہے اور زمین جو پونے تین کھرب میل مکعب پر مشتمل ہے اوسکے مقابلہ مین ایک ذرہ کی کیا اصل لیکن بفحوای ؞ دل ہر ذرہ در جوش انا المشرق ؞ کے اسرار قدرتی کا نمونہ ہے حاصل یہ کہ قوای فطرتی کے عجائبات سے تینون معمور ہین اسیطرح جیسے بڑے جانورون کے بنانے مین اوسکی بیحد حکمتین ظاہر ہوتی ہین ویسی ہی ایک مکھی یا چیونٹی کے خلق کرنے مین

بلکہ اون چہوٹے جانورون کی جو کلان ہین سے نظر
آتے ہین کیسے رموز حیرت انگیزی سے جلوہ
دکھا رہے ہین اس رسالہ کے پڑہنی والون کو
عموماً اور برخوردار **ارجمند خان** طال عمرہ کو
خصوصاً ایسی دقیق باتون مین فکر کرنا لازم اور
اونسے معرفت کا درس حاصل کرنا لازم ہے کیلیے
کہ خدا کی خلقت مین فکر کرنا بہت سی عبادت کے نیسے
افضل ہے اس خاتمہ کے آخر مین یہ بات پہر کہتا ہون
کہ علم ہی قوت ہے جسکا دل علمی باتون مین لگا رہتا ہے
وہ دنیوی رنجشون اور فکرون سے اور تمام بکہیڑون سے
آزاد رہتا ہے اور اوسکو اوسکے مسائل مونس ہوکر

رفاقت سے اوسکی ذہن مین سما جاتی ہین جنکی بدولت وہ زندگی بہر دنیا مین ہمیشہ دلشاد رہتا ہی اور بہت سی توہمات اور مغالطات سے خود بچکر دوسری کو بچاتا ہے اور یہہ بات اوس حالت مین حاصل ہو سکتی ہے کہ ان کلامون کو اپنی ذہن نشین کرکے سب امور کو جو اوس سے علاقہ رکھتے ہین خوب طرح پر سمجھے ورنہ ان درسونکے سنی سے بہت تہوڑا فائدہ حاصل ہوگا وما توفیقی الا باللہ

عبدالجانی

عبدالرحمن کلیانی

خاتمة الطبع

ہزاران ہزار شکر اوس خلاق دو عالم کا ہی جسکے افضال بیحال سے
یہ کتاب مستطاب مسمی برموز ہستی تصنیف منیف جناب
مولوی محمد عبید الرحمن خانصاحب کلیانی سپرنٹنڈنٹ
پولیس وجج مطالبہ خفیفہ ریاست اودیپور ملک میواڑ
مطبع حسنی دار الریاست مصطفی اباد عرف رامپور مین
اہتمام سے خاکسار ذرہ بیمقدار محمد حسین خلف مولوی محمد حسن خانصاحب
بن نور محمد خانصاحب ابن شاہ محمد خانصاحب کے ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ
ہوی مین خلعت انطباع پہنکر مجلس مشتاقین مین جلوہ نما ہوئی

قطعات تاریخ طبع از منشی محمد قاسم خان صاحب قیصر

ماہیت تکوین موجودات جب لکھی گئی
جستجو تاریخ کی مجھکو تھی بس آٹھون پہر
ناگہان بیساختہ قیصر یہ ہاتف نے کہا
مادہ تاریخ کا اسکے ہے صبیح خوبتر
۱۳۰۸

دیگر

کرد مولانا چو تصنیف رموز ہستی — برکت ہاتف ما نیز تفاخر دارد
سال تاریخ چو جستم پی توصیف کتاب — ہاتفی گفت کہ این درجہ [illegible]
[illegible]

دیگر

لکھی مولانا نے کیا نادر کتاب — فکر تھی تاریخ کی از بہر صحیح
بول اوٹھا ہاتف یہ کہکے چپکے — ماہیت تکوین موجودات صحیح
۱۸۹۰ع

دیگر

کیا خوب لکھی رموز ہستی
ہر خاص و عام کو رہے یاد
تاریخ ہے یہ بطرز دیگر
خ تین جگہہ اور ایک جگہہ ص
١٨٩٠ء

دیگر

ہوا تصنیف رسالہ جو رموز ہستی
اسکی تاریخ ہے گویا خبر بخت بلند
١٨٩٠ء

دیگر

انکہ مولانا دُر نایاب سفت
ماہیت تکوین موجودات گفت
خواستم از ہاتفی تاریخ آن
گفت تاریخش لب غنچہ شگفت
١٨٩٠ء

دیگر

چشم بد دور کہ مضمون رموز ہستی
بیرون از طبع مولانا گہر بار آمد
خواستم از پی تاریخ ز ہاتف امداد
ہاتفی گفت گل گلشن بے خار آمد
١٣٠٨ھ

دیگر

لکھی یہہ عجب کتاب نادر
جاتی رہی سب کی خود پرستی
کیا اسکو ہوا عروج حاصل
دیکھو شرف رموز ہستی

۱۳۰۸ھ

دیگر

کیا جناب مولویصاحب نے قیصر اندرون
ماہیت تکوین موجودات لکھی بیمثال
مادہ تاریخ کا پوچھا تو ہاتف نے کہا
مولوی عبد الرحمن خان کیمیا تمثال

۱۳۰۸ع

دیگر

ماہیت تکوین موجودات جب لکہی گئی
فکر تہی تاریخ کی قیصر کو بس لیل و نہار

ہاتفِ غیبی سے جب پوچہا تو یہ کہنے لگا
مادہ تاریخ کا ہے لفظ ترکی تین بار

۱۸۹۰

……

लेखक मौ

प्रकाश

یہ رسالہ جو عین مطابق وقف جدی کی تخریج

در عہد میمنت مہد سرکار حضور سری ۱۰۸ سری مہاراجی سر فتح سنگھ جی بہادر رانا دام اقبالہ

استراودے

تالیف مولوی سید عبد الرحمن خان صاحب رضا کالپیا سپرنٹنڈنٹ پولیس و جج عدالت اودے پور میواڑ

در مطبع حسنی میواڑ رونق طبع یافت

اللہ اکبر

سبب تالیف رسالہ اسرار قدرت

موجودات عالم ہستی مطلق کے بے شمار
صنایع اور بے حساب بدایع کا ایسا آئینہ ہے
جس سے عجائب طلسمات اور غرائب شعبدات

ایسے مشاہدہ مین آتے ہین جسکے سبب عقل و درایت کو حیرانی اور فہم و فراست کو سرگردانی ہے اسلیئے ہر فرد بشر کو اسکا دریافت کرنا نہایت ضروری ہے لہذا حسب خواہش چند محبان ذیشان کتاب ہذا مین جسکا نام اسرار قدرت ہے طبعی فلسفہ کے مسائل اردو زبان مین نہایت آسانی کے ساتھہ فائدہ مند بیان کیے گئے ہین جو ہر انسان بجالت قلیل محارہ نوشت و خواند خود حاصل کرکے دوسرون کو کچھہ کم و بیش فائدہ پہونچا سکتا ہی جو عین مرکوز خاطر ہے راقم عبد الرحمن کلیانی سپرنٹنڈنٹ پولس جج عدالت راج اودیپور ملک میواڑ

آغاز

رسالہ اسرار قدرت

واضح ہو کہ تمام جسمون کی حالتین تین طرح کی ہین ایک مثل ہوا کے دوسری مانند پانی کے تیسری مثال زمین کے۔ سب اجسام بلحاظ حرارت کے ایک مقام سے جسے جوش کہتی ہین پہلی حالت پیدا کرتی ہین اور عدم حرارت یعنی سردی کے ایک مقام سے جسے انجماد کہتے ہین اونمین تیسری حالت ظاہر ہوتی ہی اور کمی حرارت کے سبب جوش اور انجماد کے درمیانی مقام مایعہ سے دوسری

حالت نمودار ہوتی ہی لہذا یہہ رسالہ تین فصلون مین منقسم ہوا پہلی فصل مین ہوا کا بیان دوسری مین پانی کا تیسری مین زمین کا

فصل اول ہوا کے بیان مین

ہوا لطیف شفاف ملین لچکدار سبک ناپدید سیال زمین کے گرد ۵۰ میل کے پہیلاو سے ہے اگرچہ ہمکو نظر نہین آتی مگر اوسکے ہونی مین کچہہ شک نہین کس لئے کہ ہم خوشبو اور بدبو اور اشیا کے مزی اور آواز اور سردی اور گرمی کو بہی آنکہہ سے نہین دیکہہ سکتے مگر اونکی موجود ہونی مین ہمکو انکار نہین دوسرے حواسون سے بہی اچہی طرح اونکی ہونیکا یقین کرتے ہین مثلا خوشبو اور بدبو قوت شامہ (سونگہنی) سے اور اشیا کے مزی قوت ذائقہ (چکہنی) سے اور آواز کو قوت سامعہ (سُنّنی) سے اور گرمی

اور سردی کو قوت لامسہ (چہونے) سے دریافت کرتے ہین۔
اسیطرح ہوا کو قوت لامسہ سے جبکہ بدن کو لگتی ہے اور سامعہ سے
جبکہ اوسکی موجین زور سے چلتی ہین جنکی سنسناہٹ ہم سنتی ہین
اور باصرہ (دیکھنے) سے جبکہ ہم اپنی نگاہ آسمان کیطرف کرتے ہین
اور نیلگون رنگ جو ہوا کے حلقہ کا دیکھتی ہین بخوبی موجود ہونا جان
سکتے ہین یہان یہہ اعتراض پیدا ہو سکتا ہی کہ اگر ہوا کا رنگ
نیلگون ہے تو مکان مین جب ہم ہوتے ہین وہان بہی ہوا ہوتی ہے
ہمکو اوسکا رنگ کیون نہین دکہائی دیتا اسکا جواب یہہ ہے
کہ جو ہوا مکان مین ہے اوسکی محدود مقدار کم ہی اسلئے رنگ محسوس
نہین ہوتا جیسے پانی کو گلاس مین بہر کہ دیکھین تو کچھہ رنگ
معلوم نہوگا اگر سمندر کے کنارے جا کر دیکھین تو جو رنگ ہمکو وہان

نظر آئیگا وہ گلاس کے پانی مین کم مقدار ہونی سے نہ دکہیگا۔

اسیطرح مکان کی ہوا مقدار مین تہوڑی ہی اوسکا رنگ ہی نظر نہ آویگا متقدمین نے ہوا کو عنصر[1] قرار دیا تہا اور وہ چار عنصر سمجہتے تہے آگ۔ ہوا۔ پانی۔ خاک۔ بعضون نے مع خلا پانچ سمجہے ہین لیکن اب تحقیقات سے یہہ مرکب ثابت ہوی ہین۔ ہوا تین سیالات ہوائیہ سے ملکر بنی ہی اور اوسمین چوتہی کا بہی کچہہ نشان پایا جاتا ہی اکسیجن ۲۱ ء نیٹروجن ۷۸۵ ء کاربونک ایسڈ ۰۰ ء امونیا کچہہ اسیطرح زمین۔ سونا۔ چاندی گندہک۔ لوہا۔ ہیرا۔ پارہ ۷۲ عنصرون سے ملکر بنے ہین اور پانی اکسیجن اور ہیدروجن سے ملکر بنتا ہی خلا کچہہ بہی نہین ہے اسکو آسمان سمجہنا چاہیی جسمین سب سیارے اور ستاری ہین

---

[1] عنصر [illegible] مفرد غیر مرکب کو کہتے ہین یا جسکا جزو منشا ہے کل کے ہووی یا سب طرحکی آزمائشون سے بلا شرکت عنصری ایک ہی شی پای جاوی۔

اور یہہ کرہ زمین کا بہی منجملہ اون کی ہے - آگ بذاتہ کوئی شئی
نہین ہے اوسکو ظاہری باریک ذرون کے گئے تبدیلیون کا
حاصل تصور کرنا چاہیئے اگر اوسی کسی جسم مین مجتمع کرین تو
جسکے وزن مین کچھہ فرق نہ پایا جاویگا مثلاً دو گولے لوہے کے
ہموزن بناوین ایک سرد رہنی دین اور دوسرا آگ مین
یہانتک گرم کرین کہ سرخ ہوجاوی اسقدر حرارت جمع ہوجانے
پر پہر اون دونون کو تولین تب بہی دونون ہموزن رہینگی
شب تار مین کسی پہاڑ پر سے پتہر لڑکاؤ یا جس گہوڑی کے
نعلبندی ہو اوسی کنکریلی زمین پر دوڑاو تو آگ کی چنگاریان
نکلتی جاوینگی جس جانور کے جسم پر بال ہون اوسپر ہاتھہ پہیرو
یا اپنی داڑہی مین کنگا کرو تب بہی اگ پیدا ہوگی پس تہوڑی

محنت سے ہم آگ پیدا کر سکتی ہین دو جسم مختلف حرارت کی متماس رکھی جاوین زیادہ گرم جسم دوسری کو اپنی حرارت دیویگا یہان تک کہ دونون کی گرمی برابر ہو جاویگی اگرچہ بعض اجسام مختلف کثافت کے ایصال حرارت مین کم و بیش ہین جیسی سونا ۱۰۰۰ اہی تو شیسہ ۱۸۰ اور مٹی ۱۱ ہوگی- اس سبب سے خلاف قیاس نہین کہ حرارت کو خود ایک عنصر بلا وزن قرار دین جو جمیع اشیا مین پایا جاتا ہی تینون قسم کے جسم منجمدہ مایعہ ہوایہ حرارت اور دباؤ سے بتدریج اپنی حالت سے دوسری حالت مین تبدیل پا سکتے ہین جیسی چاندی منجمد ہے ۱۸۷۰ درجہ کی حرارت سے مایعہ ہو جاویگی اسیطرح کاربونگ ایسڈ جو ہوا ہی اوس پر ۳۶ درجہ بوجھہ زیادہ ڈالا جاوی تو وہ پانی کے مانند ہو جاویگی اگر بوجھہ اوٹھا لو تو پھر ہوا روئی کے مانند

بلار نوبت ره جاویگی اگر بخارات پانی کے کسی سرد سطح پر آلگین تو وه دفعتہً پانی هوجاوینگی پانی سردیسی برف هوجاتا هی پهر حرارت سے پانی اور زیاده حرارت سے بهاپ بن جاتا هی چنانچه ایتهر ۱۹۸ الکاهل ۱۷۶ پانی ۲۱۲ گندهک ۵۷۰ السی کا تیل ۶۰۰ - پاره ۶۶۰ درجه مین اپنی خاص حرارت جوش سے سیا هوائی بن جاوینگے جیسی تمام اجسام مین ذاتی خاصیتین موجود هین اسیطرح هوا مین بهی پائی جاتی هین اور وه خواص ذاتی یهه هین - امتناع تداخل - ابعاد ثلاثه - شکل - قابلیت انقسا یا مسامیت قسمر - تجاذب - امتناع تداخل سے یهه مراد هی که دو اجزا ایک هی جگهه ایک هی وقت مین نهین ره سکتے - هوا مین بهی یه خاصیت هے کہ کسی مٹکی یا لوٹے یا بوتل کو خالی اوندها کرکے

پانی مین ڈوباؤ اوسمین پانی نہین بہریگا سو جہہ کہ اوسمین ہوا موجود ہی اگر اوپر سے سوراخ کردیا جاوی تو ہوا اوسمین سے نکل جاویگی اور پانی بہرتا جاویگا اور اگر سوراخ نکیا جاوی اور زور سے پانی مین ڈوباکر سیدہا کرو تو ہوا ببلونکی شکل نکل جاویگی اور پانی بہر جاویگا اور سیالات ہوایہ کا پانی سے بالعات بن جانا امتناع تداخل کی پوری دلیل ہے - دوسری خاصیت ابعاد ثلاثہ یہہ تین طرح کی ہی - ایک طول - دوسرے طول و عرض - تیسرے طول و عرض و عمق - پہلی دو سطح کے لیے اور تیسرے جسم کے لیے ہین پس ہوا مین جو ۴۵ میل محیط زمین کرہ مجوف کے طور ہی جسکا مقعر زمین اور پانی کے محدب سے متماس ہی یہہ خاصیت موجود ہے تیسری خاصیت شکل جسمونکے اون سطحون پر موقوف ہی

جنسی وہ محدود ہین مثلاً کرہ جو سب طرف کی گولائی کی دوری اوسکے مرکز کی برابر ہی جیسی کرہ زمین کے گرد کی ہوا جسکی شکل کرہ مجوف کی ہی - چوتھی قابلیت انقسام یا مسامیت وہ خاصیت ہے جنسی اجسام کے بے انتہا چھوٹے چھوٹے ٹکری اور ذری ہوسکتے ہین ایک پانی کی بوند مین قریب ۳۵ ہزار کے جانور کوئی چھوٹے کوئی بڑی مختلف قد اور شکل کے معلوم ہوتی ہین ان سب مین سے چھوٹے کیڑی کی جھلی کا دل تقریباً ایک گیہون کے ساڑھی چھہ کروڑوین حصہ کے برابر ہی ایک سلی مین گلاب کے عطر کا پھوا لگا دین جس سے تمام مکان بذریعہ ہوا خوشبو سے جو اوسکے اجزا مین پھیل جاویگا حالانکہ اوس پھووے مین سے کچھہ بھی صرف نہوا جیونکا تیون موجود ہی خوردبین سے ایسا کیڑہ جسکے سب اعضا موجود ہین دریافت ہوا ہی

جو ایک ریت کے ذرہ سی اوسیطرح کے تین لاکھہ دب سکتے ہین ہوا مین یہہ خاصیت موجود ہی جہان کہین تخلخل کم و بیش ہی وہان ہوا موجود ہی مثلاً ایک بڑی مٹکی مین کنکر بہرو جب وہ بہر جاوے اوسے خوب ہلاؤ اور پہر بہرو تو کسیقدر پہر اور کنکر سما جاوینگے اب تم جانتی ہوگے کہ یہ بالکل بہر گیا سو حقیقت مین یہہ نہین بہرا کسلیے کہ اسمین بالو ریت ڈالو اور ہلاتی جاؤ بہت سے بالو ریت اوسمین سما جاویگی اب تم سمجہوگے کہ اسمین کچہہ نہین سماویگا لیکن پہر اوسمین پانی ڈالوگے تو سما جاویگا اب یقین کروگے کہ اب اور کوئی چیز نہین سماویگی پہر اوسمین نمک پیسکر ڈالوگے تو کسیقدر سما جاویگا اور کچہہ بلبلے نمک ڈالنی پر اوپر اوٹہینگے سو جاننا چاہئی کہ پہلے سب مٹکی مین ہوا تہی جب کنکر بہری ہوا اوسی انداز سے

نکلے جب بالو ریت بہرا پہر نکلے پہر پانی ڈالا پہر نکلے پہر نمک ڈالا
ان بلبلون کی شکل مین پہر نکلی لیکن ابہی تو بہت سی ہوا اوسمین
موجود ہی اگر تمام کرہ زمین کا تخلخل دور ہوجاوی تو یہہ گولا زمینکا
جسکا سطح بیس کرور میل مربع کا اور مکعب تخمیناً دو کہرب ۶۲
ارب ۶۰ کرور میل کا ہی ایک چہوٹا سا گولہ گیند کی برابر رہجائیگا
جیسا تمام اشیا مین تخلخل ہے ویسی ہی ہوا مین ہے جن چیزون کے
اجزا آپس مین پیوستہ ہین وہ متکاثف اور مصمت کہلاتے ہین ۔
نسبت اون اشیاؤن کی جنکی اجزا پیوستہ نہین ہین متخلخل اور
مجوف ہین ایک لوہی کا گولہ دوسرا اوسی انداز سے لکڑیکا گولہ
اگرچہ جسم مین برابر ہین مگر وزن مین برابر نہ ہونگے لوہی کے اجزا
آپس مین بہ نسبت لکڑی کے گولہ کے چمٹی ہوے اور ملے ہوے ہین اس لئے

اجزا اوسکے بہت زیادہ ہین اور یہی سبب وزن مین بہاری ہونیکا ہی جیسی سب چیزون مین خاصیت پہیلنے اور سکڑنیکی ہی ویسی ہی ہوا مین بہی ہے اگر ایک خالی شیشہ کا سرا پانی مین ڈوباوین اور پیندی کو آگ سے گرم کرین تو جو ہوا اوس شیشی مین ہے گرمی کی سبب پہیلیگی اور بلبلون کی صورت مین پانی سے باہر نکلتی ہوئی نظر آویگی اور جب وہ بوتل ٹہنڈی ہو جاویگی تو ہوا اوسمین سکڑیگی لہذا اوسیقدر جگہہ بہرنیکے واسطے پانی اندر جاویگا - فسردہ خاصیت ہے جو اجسام اپنی حالت بدلنی کیوقت کرتے ہین خواہ وہ حالت سکون کی ہو یا حرکت کی چاند اور سیارے بلکہ نظام کائنات سب ایسی خاصیت سے مستحکم ہین اس خاصیت کی تشریح یہہ ہی کہ جو چیز ٹہیری ہوئی ہی وہ ٹہیری رہیگی جبتک حرکت

ۂ دین جو چیز حرکت مین لائی گئی وہ ہمیشہ حرکت مین رہیگی جبتک نہ ٹھیراوین یہان یہ اعتراض پیدا ہوتا ہی کہ اگر ہم گوپہن مین پہتر اور بندوق مین گولی یا توپ مین گولہ رکھکر آسمان کیطرف چلاوین تو وہ کچھہ دور جاکر آخر زمین پر آگریگا ہمنی ٹھیری ہوی چیز کو حرکت دی تہی وہ متحرک نہین رہی ساکن ہوگئی اسکا جواب یہہ ہے کہ اسکی روکنی والی دو چیزین موجود ہین اونہونے روک لیا اون دونون مین سے ایک ہوا ہی جسمین وہ پہتر یا گولہ پہینکا گیا وہ ہوا کے سطح کو چیرتا ہوا گذرا اور ہوا اوسکی مزاحم ہوتی اور رفتار کو روکتی گئی یہانتک کہ اوسکو بالکل روک دیا اور یہ ظاہر ہی کہ جب ہوا نہ چلتی ہو اور ہم دوڑین یا گہوڑی پر سوار ہوکر اوسکو دوڑاوین تو ہوا کس زور سی ہمکو لگتی ہی یہی ہوا کی مزاحمت ہے یہان تک

که جب ہم ایک قمچی کو کسی پر زور سے مارتے ہین تو وہ بہی بڑی سنسناتی ہوئی شی مضروب پر پڑتی ہی یہ سنسنانا بہی ہوا کی مزاحمت ہے چنانچہ دوڑنی دوڑانی مارنی ہین اوسکی مزاحمت کے سبب ہمکو زور کرنا پڑتا ہی پس ایک تو ہوا کی مزاحمت نے اوسکو روکا دوسرے کشش زمین جسکا بیان آگی آتا ہی اوسنی روکا اور کھینچکر اپنی طرف گرا لیا سو یہ خاصیت بہی ہوا مین موجود ہی یعنے جب تک ہلائی نہ جاوی نہ ہلیگی اور جب ہلائی گئی تو رکے گی

تجاذب وہ خاصیت ہے جو مادہ کے اجزا کو طرف ایک دوسری کے کھینچتی ہے یہ قوت کئی طرح کی ہی اون مین سے اول جذب زمین یعنی قوت ثقل ہی جسکے زور سے سب اجسام زمین کیطرف مایل ہوتی ہین اور سیر قایم رہتی ہین اس قوت کا اثر زمین کے گرد کی ہوا پر ہی دوسری

جذب اتصال یہہ جسم کے اجزا پیوستہ کرنی مین ثابت ہوی ہی یہ قوت مایعات مین بہت کم ہے اور ہوا مین اسکا اثر بالکل نہین پایا جاتا تیسرے جذب انابیب شعری۔ چوتھی جذب مقناطیسی یا کہربائی جسکا بیان اگی آویگا جذب اتصال کی قوت ہوا مین نہین ہے اور بہ نسبت جسم منجمدہ اور مایعہ کے یہہ متخلخل اور مجوف اور نہایت لطیف ہی اور باوجود لطافت کے جیسی سب چیزین منجمدہ اور مایعہ وزن رکھتی ہین ہوا مین بھی جذب زمین کے سبب وزن ہی اگر دو شیشی خالی ہموزن تولے جاوین اور ایک گرم کیا جاوے اور دوسرا سرد رہی اس حالت مین دونون کو پھر تولین تو گرم بہ نسبت سرد کے کم وزن ہوگا اسکا سبب یہ ہی کہ دونون شیشون مین ہوا تھی حرارت سے گرم شیشہ کی ہوا

پہلنے سے نکل گئے اور سرد شیشہ کے اندر بدستور رہی ہوا نکلجانی سے شیشہ ہلکا ہوا اگر اس ہوا کو تولنا چاہین تو ریت گرم شیشہ مین یہانتک بہرین کہ سرد کے ہموزن ہوجاوی- یہی اجزاء ریت ہوا کا وزن ہوگا کس لیئے کہ وزن جذب سے پیدا ہوتا ہی اور جذب باندازہ اجزا ہوتا ہی جسمین جس قدر اجزا زیادہ ہون گے اوسیقدر اوسمین وزن زیادہ ہوگا اور جذب اتصال ہونی سے ہوا کو کسی ظرف مین بہر کر زور سے دباوین تو اوسکے اجزا ضرور سمٹینگے- کانچ کا لوٹہ یا مٹکا اولٹا پانی مین ڈبووین تو اوس مین ہوا ہونی سے پانی اندر نہ جاویگا لیکن کچھہ تہوڑا سا بہ نسبت کنارہ کی اوپر چڑہی گا اسکا سبب یہی ہی کہ پانی اندر جانا چاہتا ہے ہوانی بسبب امتناع تداخل کے روکا مگر

پانی کے زور سے ہوا سمٹ کر کچھ گھٹ گئی اوسی اندازہ کے موجب تھوڑا سا پانی کنارہ کی برابر رہنے کی نسبت اوپر چڑھ گیا اور جسطرح ہوا مین دباؤ سے انقباض ہوتا ہی اوسیطرح حرارت سے تخلخل ہوتا ہی دباؤ سے دبنے اور دباؤ اوٹھانے سے بحالت اصلی اوبہرنے کو لچک بہی کہتے ہین اور یہہ سبب جسمون مین ہے۔ ہاتھی دانت وغیرہ سے ہوا مین زیادہ ہی اگر خالی بوتل کو کاگ سے بند کر دو اور پہر اوسے آگ سے گرم کرو تو کاگ کی ڈاٹ اوڑ جاویگی کسلیے کہ حرارت سے ہوا پہیلی اور پہیلنے کی حالت مین زور دیکر ڈاٹ خودبخود اوڑ گئی ہوا کی اونچائی زمین کے چارونطرف ۴۵ میل تک ہی۔ قطر زمین کا تقریباً ۸۰۰۰ میل ہے کی اس قطر کا ایکسو ساٹھوان حصہ

9483
92.2.209
0.6/25

ہوا کا دل ہوگا گویا ایک گولہ جسکا قطر ۲۰- انچہ کا ہو اوسپر کاغذ
ایک انچہ کی آٹھوان حصہ حجم کا چڑہا دین یہی نسبت زمین اور
ہوا کی ہی یہہ ہوا جاذب زمین سے سب چیزون پر دباؤ رکھتی ہے
چنانچہ ایک انچہ مربع پر ساڑہی سات سیر ہوا کا وزن ہی اگر
کسی نل کو پانی مین رکہکر ہوا نکالین تو پانی اوس مین چڑہیگا
اس کا سبب یہی ہے کہ ۵۸ میل دباؤ ہوا کا پانی چڑہا دیگا
اگر وہ نل ۳۲ فٹ لنبا ہو تو پانی ۳۲ فٹ تک چڑہ جاویگا زیادہ
نہین چڑہیگا گویا ۵۸ میل ہوا کی حجم کا دباؤ ۳۲ فٹ پانی کے
ستون کے ساتھہ ہم نسبت ہی اگر کوئی ٹین کے گولہ مجوف کو گرم کرین
جس سے ہوا نکل جاوی اور ڈاٹ لگا کر سرد کیا جاوی تو سرد
ہونیکی حالت مین وہ پچک جاویگا اس سبب کہ گرمی سے ہوا

پہیلنے کے سبب نکل گئے اور ڈاٹ لگنی سے پہر سمد ہوئی
پہر جو کچہہ ہوا اندر رہی اوس کے سکڑنی پر باہر کی ہوا کا دباؤ
کہ ہم میل نے اوسی پچکا دیا ایک ذی علم نے دو بڑی پیالے
لوہی کے بنا کر اون کے سری چکنائی سے ملا کر اون مین سے
ہوا نکالے اور اون کے کڑون مین چار گہوڑی جوت دئی تو بہی
اون کے زور سے بہی پیالی علحدہ نہ ہوی اسکا یہی سبب تہا
کہ ہم میل ہوا کا دباؤ اوسپر گہوڑون کے زور سی زیادہ تہا
اس سے یہہ وہم پیدا ہوتا ہی کہ جب ہوا کا دباؤ اسقدر ہی تو
باعتبار ایک انچہ مربع کے جسم انسان کے وسعت بہت زیادہ ہے
اسپر سیکڑون من ہوا کا بوجہہ ہوگا یہ کیون نہین پچک جاتا
سو واقعی ہوا کا دباؤ متوسط جسم انسان پر چار سو من کے

قریب ہے لیکن اسپر دباؤ ہوا کا سب طرف اندر باہر سے ہی اسلئے اسکا بوجھہ معلوم نہین ہوتا اگر بوجھہ سب طرف سے نہو اور ایکطرف سے سر پر اسقدر بوجھہ رکھا جاوی تو آدمی چکنا چور ہو جاوی جیسی ہم تالاب مین غوطہ لگاتی ہین اور ہزارون من پانی سر کے اوپر ہو جاتا ہی تو ہمکو کچھہ بہی تکلیف نہین ہوتی وجہہ یہی ہے کہ پانی کا سب طرف سے دباؤ تھا ایک طرف سے نہ تھا ایک محاسب نے تمام سطح زمین کی ہوا کا بوجھہ از روی حساب ۲۹۸۵۹۱۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ من ہونا دریافت کیا ہی ہوا کا دباؤ ابخرون کو چڑھنی سے روکتا ہی اگر ہوا نہوتی تو کل پانی زمین کا صورت ابخرون کی بنکر زمین کے

گرد رہتا سطح زمین کی ہوا بسبب بالائی ہوا کی بہاری اور اوپر
کی ہوا درجہ بدرجہ ہلکی ہوتی گئی ہے جیسی ایک آدمی دوسرے
آدمی پر لیٹی پہر اوسپر تیسرا پہر اوسپر چوتہا پہر پانچوین اور
چہٹی کے لیٹنے سے ضرور درد باؤ کی تکلیف ہونیسی چلاّ اوٹہیگا
اور دوسرے پر اوس سے کم پہر تیسری پر کم بوجہہ ہوگا سب سے
اوپر والی کو کچہہ بہی بوجہہ نہین ہوگا چنانچہ سمندر کے کنارے
کی ہوا سے ۳ میل بلندی کی ہوا پر وزن آدہا اور ۷ میل کے
اوپر کی ہوا کا چوتہائی اور دس میل بلندی کی ہوا کا آٹہوان
حصہ کم اور ۱۴ میل بلندی پر سولہوان حصہ کم وزن ہوا
مین رہ جاویگا یہان تک کہ اوپر کی ہوا ۸۶۱۶ وین حصہ کے
برابر ہلکی ہوگی جسکی لطافت کے سبب پرند اوس مین اوڑ

نہیں سکتی کسلیے کہ اون کے بیرونیپر مزاحمت ہوا کی
نہیں ہوتی اور نہایت لطافت اور رقت سے شعاع
آفتاب کا عکس ہی قبول نہیں کرتے اور نہ سائنس مین
آسکی گی نہ کسی عمدہ سے عمدہ ہوا کھینچنے کی کل مین آویگی
بلحاظ وزن کے زمین کے سطح سے ساڑہی تین میل کے
اندر جسقدر ہوا ہی اوپر والی ساڑہی اکتالیس میل کے
ہوکے برابر ہے اور بلحاظ وسعت کے اوسکے ۲۳/ تیئسوین حصہ کی
ہوا اوتنی ہی جگہہ گہیری ہوی ہی کہ نیچے کی ۲۹ اونتیس حصہ
کی ہوا نہیں گہیرتی پانچ میل کی بلندی کی ہوا مین زندگی
ناممکن ہی اگر ہوا کی کثافت ہر مقام پر اوسقدر ہوتی ہے
جسقدر سطح زمین کے پاس ہے تو کل ہوا پوری پانچ میل سے

سوا بلند ہوتی جیسی سمندر مین جزر و مد ہوتا ہی جسکے
سبب تمام سمندر کا پانی متحرک رہتا ہی اسیطرح
ہوا بھی متحرک رہتی ہی اگر تمام کرہ زمین پر یکسان
گرمی رہتی تو ہوا کی کثافت ہر خطہ زمین کے برابر
ارتفاعون پر بھی برابر رہتی لیکن زمین کے پانچ منطقون
مین سے خط استوا کی اطراف مین مابین مدار منطقہ
حارہ ۲۳ ½ درجہ میل کلی راس سرطان تک شمال
مین اور اسیقدر میل کلی راس جدی تک جنوب مین
آفتاب کی شعاعین سال بھر مین دو دفعہ سیدھی پڑتے
ہین گرمی سے ہوا زیادہ گرم ہوجانے سے سبک ہوکر
اوپر جاتی ہے جسکے بھرنے کے لیئے قطبین کی ہوا آتی ہے

اور اوپر گئی ہوئی قطبین پر جا کر ٹہرتی ہی یہہ ایک چکر ہوا مین پیدا ہوا۔ اسکی تمثیل یہہ ہی کہ ایک بڑی کڑہاؤ مین پانی بہر کر اوسکی نیچے آگ جلائی جاوی پیندی کا پانی گرم ہو کر اوپر چڑہ کر اطراف کڑہاؤ مین گریگا اور اطراف کڑہاؤ کا پانی پیندی مین آویگا اسی طرح پانی مین چکر ہونے لگیگا۔ بموجب حکم بہ عہد مہارانا[1] سری شمبو سنگہ جی مرحوم ایام سرما مین شمبو نواس محل کے ایک کمرہ شرقی مین سب دروازے بند کر کے دو موم بتی ایک دروازہ کہلے ہوی مین ایک اوپر اور ایک نیچی روشن کین اور انگیٹہی آگ کے انگارون سے بہری ہوئی بیچ مین کمرہ کے رکہی سو اوپر کی بتی کی لو باہر رہی اور نیچے کی اندر کی

---

[1] مہارانا جی مرحوم مجہہ سے فارسی مین گلستان اور اردو مین رسالہ طبعیات اور جغرافیہ عالم پڑہتی تہے جب یہ تجربہ کیا گیا تہا۔

وجہہ یہ ظاہر کی کہ اس کمرہ کی ہوا گرم ہوکر اوپر پہیلکر نکلتی ہے جس سے اوپر کی بتی کی لو کا جہکاؤ باہر کو ہی اور اوس جگہہ کے بہرنے کے لیئے باہر کی ہوا نیچے سے اندر آتی ہے اسلیئے اوسکا رخ اندر کیجانب ہی اس بیان سے ہوا چلنے کا چکر ایک قاعدہ سی سمجہا گیا مگر حقیقت مین ایسا نہین ہے کبہی ہوا کم چلتی ہی اور کبہی زیادہ چلتی ہے اور کبہی کسی سمت سے اور کبہی کسیطرف سے پس ایک قاعدہ کی چال نہین رہی اسکا سبب یہہ ہی کہ زمین اپنی محور پر ۲۴ گہنٹہ مین پہر جاتی ہے ایک گہنٹہ مین بارہ سو میل کے قریب اسکی گردش محوری ہے اسکے ساتہہ ہوا بہی متحرک ہی یعنے خط استوا پر حرکت زیادہ اور قطب

بدفعات کم ہوتی ہوئی کچھہ بھی نہین ہی یہہ ہی حالت ہوا کی گردش کی ہی اور چونکہ زمین بسبب پہاڑون اور غارون اور قطبین سے پر قریب ۲۶ میل چپٹی اور خط استوا پر کچھہ اوٹھی ہوئی ہونیسی ناہموار ہے اور مرئی حرکت آفتاب کی راس السرطان اور راس الجدی تک ہی یعنے آفتاب خط استوا سے چھہ مہینے شمال مین اور چھہ مہینے جنوب مین زمین کے مدار کے سطح پر اوسکی محور کے ترچھی ہونی سے نظر آتا ہی کسلیے کہ اگر محور زمین اپنی سطح مدار کے ہم سطح ہوتا تو نصف کرہ زمین پر گرمیون مین

سے اگر نارنگی کے بیچون بیچ ایک تاگا پرو کر اوس تاگے پر نارنگی کو پہرا دین تو تاگا محور اور دونون سرے جہان تاگا پرویا ہی دو قطب کہلاینگے اور نارنگی کے بیچ کی گردش خط استوا [illegible] زیادہ ہوگی اور قطب پر بدفعات کم ہوتی ہوئی تاگے پر بمنزلہ محور کچھہ بھی نہوگی [illegible] فرضی خط کا نام ہے جو مابین دو قطب کے ہی ۔

کبھی ہفتہ تک رات نہوا کرتی اور جاڑون مین کئی ہفتون تک دن نہوتا اور جو محور زمین سطح مدار پر عمود ہوتا تو چارون موسم سردی- بہار- گرمی- خزان کی نہوتی اور نہ دن رات کی کمی بیشی ہوتی جو کہ درحقیقت یہ دونون صورتین پیش نہین آتی اس لیئے صاف ظاہر ہی کہ محور زمین اوسکے مدار سالانہ پر ترچھا واقع ہی-

۲۴ گھنٹہ مین زمین اپنی محور پر گھومتی ہی ایک برس مین آفتاب کے گرد $9\frac{1}{2}$ کروڑ میل کے فاصلہ سے گردش کرتی ہی اس حالت مین چھہ مہینے تک اوسکا محور نیچے اوترتا اور پھر چھہ مہینے تک اوپر چڑہتا رہتا ہی یہی سبب تبدیل موسمون اور کمی اور بیشی لیل و نہار کا ہی اور سطح

زمین پر قریب تین چوتھائی کے پانی اور ایک چوتھائی
کے خشکی نمایان ہی پس جہان کہین پانی ہے اور
جہان غار وہان گرمی نہوگی اور جہان پہاڑ ہین
اون سے ہوا رُکی گی اور جہان کف دست میدان
اور جہان شعاع آفتاب سیدہی پڑتی ہے
وہان ہوا گرم ہوگی جہان شعاعین ترچھی پڑتی
ہین یا جہان بادل یا بارش ہو رہی ہو وہان گرمی
کم ہوگی یہی سب باتین رفتار ہوا کی اختلاف کی ہین
اور اس اختلاف رفتار پر حسب قوت سے ہوا چلتی
ہے اوسکی رفتار بہ نسبت عرصہ ایک گھنٹہ کے
باد نسیم سُست رفتار سے ایک میل باد صبا نرم رفتار سے

۵ میل باد موافق تھوڑی تیز ۱۲ میل باد شرطہ زیادہ تیز ۲۵ میل باد صرصر تند ہوا ۴۰ میل باد مخالف ۵۰ میل باد طوفان ۹۰ میل چلے گی۔ باد تند تین قسم کی ہین۔ باد معین۔ باد فصلی۔ باد غیر معین۔ باد معین خط استوا کے دونون جانب منطقہ حارہ مین تیس ۳۰ درجہ تک پھیلی ہوئی ہے اور ہمیشہ ایک ہی سمت کو چلتی ہے اسکو باد تجارت بھی کشتیون کو فائدہ پہونچنے کے سبب سے کہتی ہین۔ باد فصلی باد موسم ہی جو حرارت آفتاب پر منحصر ہوکر بحر ہند مین چلتی ہے جب آفتاب خط استوا کی شمال مین ہوتا ہی تو یہہ جنوبی مغربی گوشہ سے اوس جگہہ کے پر کرنیکو چلتی ہی جہان کی ہوا

تپش آفتاب سی رقیق ہوا اوپر کو چڑھ گئی اسیطرح آفتاب جب خط استوا کی جنوب مین ہوتا ہی تو گوشہ شمال مشرق سی چلتی ہے اور باد غیر معین جب اوسکی اعتدال مین مرقومہ بالا سببون سے فرق آتا ہی۔ ہوا کے اور بہی بہت سے اقسام ہین مثل باد مغرب جسی لُون کہتی ہین اور سردکو اور ہماتان اور سموم اور سینلی وغیرہ جو وبائی ہین۔ ہوا کے فائدے بے شمار ہین اون مین سے بعض یہہ ہین۔ بارش اور۔ اُوس یعنے شبنم کا ہونا پہولون اور بہت سے اشیا اور قوس قزح کے رنگ۔ آسمان کا نیلا پن۔ صبح صادق کی سفیدی۔ شام کی شفق جو آفتاب کی شعاعون کے عکس ہین ہوا کے ذریعہ سے ہمکو

ہمکو نظر آتے ہین ہوا روشنی کو چارون طرف منتشر کر دیتی ہی اور اون بخارات کو پراگندہ کرتی ہی جو مدام روی زمین سے اوٹھتی رہتی ہین جو تندرستی کو نہایت مضر ہین اگر ہوا نہ ہوتی تو وقت غروب آدھی رات کے مانند تاریکی معلوم ہوتی اور سورج کی شعاعین جو خطوط مستقیم مین پھیلتی ہین بجز اون کے کل کائنات تیرہ و تار رہتی ۔ ہوا آواز کے پہونچانے مین ایک گھنٹہ مین آٹھ سو میل اور ایک ثانیہ مین ۱۱۴۲ فٹ کام دیتی ہے اگر ہوا نہوتی تو آواز بالکل نہوتی ہوا ہی کا سبب آواز ہونیکا ہی اور جس مقام کی ہوا مین کثافت کم ہوتی ہی اوس مقام پر آواز ہلکی معلوم ہوتی ہے چنانچہ

بلند پہاڑونپر بندوق کی آواز ہلکی سنائی دیتی ہے اور
جس مقام کی ہوا زیادہ کثیف ہوتی ہی وہان آواز بلند
معلوم ہوتی ہے کبہی کبہی ہوامین جہنجناٹ یا گونج کچہہ
عرصہ تک رہتی ہے ایک طاس پر یا تار پر لکڑی
مارین تو وہ عرصہ تک جہنجنا ویگا اسکا سبب لچک ہی
جو سب اجسام سے ہوامین زیادہ ہی اسیطرح ستار کی تار پر
مضراب لگاؤ تو اوس سے آواز نکلیگی اور وہ تار لنگر
کیطرح حرکت کریگا اگر زور سے کلکی دین یا بندوق چلاوین
تو بعض دفعہ دوبارہ کبہی سہ بارہ آواز سنائی دیگی
اسکا سبب یہہ ہی کہ آواز سے ہوامین موجین پیدا ہونگی.
اور وہ موجین جسم سے ٹکر کہا کر اوسکے دوسری بار آواز

سنائی دیگی اور کبھی اونکی تیسری دفعہ سمت مقابل مین ٹکرانی سے آواز مسموع ہوگی لیکن جہان ناہمواری نہوگی وہان دوبارہ آواز نہ سنائی دیگی - حرارت آفتاب جو سمندر دریا جھیل وغیرہ سے بخارات پیدا کرتی ہے اونکا چڑھنا اور مینھہ ہوکر برسنا ہوا کے سبب سی ہے اور حکمت کی روسی اوس سے ایسی کلین بنائی گئی ہین جس سے بلندی پستی اور طوفان کی آمد اور حرکات مختلفہ اور موسم معلوم ہوجاتی ہین فن الطیّارہ اور غبارون کے ساخت اور استعمال ہوا کی سبب سے ہے آلہ ظرف غواص اور آلہ معوال ہوا سے بنای جاتے ہین اور حیوانات اور نباتات کی زندگی کا سبب ہوا سے ہے -

فصل دوسری پانی کے بیان مین

پانی جس برتن مین بہرا جاوی اوسکی تہہ پر پانی کے مقدار کے موافق بوجھ نہین ہوتا بلکہ تہ کی وسعت اور اوس برتن کے ارتفاع کے اندازہ پر ہوتا ہی پانی سب مایعات کا نمونہ سمجھا جا سکتا ہی اور پانی اونسے صرف ثقالت اور کثافت مین فرق رکھتا ہی سیالات یعنی سب جہت مین مساوی دباؤ رکہتی ہین کسلیئے کہ اونکی اجزا نہایت ہی چہوٹے ہوتے ہین اونمین سے ہر ایک پر قوت جاذب المرکز کا اثر جداگانہ پہونچتا ہی اور ایک کا زور دوسری پر علیحدہ اثر کرتا ہی اگر ایک بڑی نل مین پانی بہر دو دونون ساقون مین

برابر رہیگا پانی کسی جگہہ پر ہو سطح ہموار پر رہتا ہی اس مین جذب اتصال کم ہی اسلیے جیسی جگہہ پاتا ہی اوسکی صورت مین اپنی گنجایش کرلیتا ہی اور اسی سبب اگر اوسکو اوپر سے ڈالین تو مثل اجسام منجمدہ کے ہیئت مجموعی کے ساتہہ زمین پر نہین گرتا بلکہ متفرق الگ الگ قطرہ ہوکر گریگا پانی کے اجزا اگرچہ بے حرکت معلوم ہوتے ہین لیکن فی الحقیقت دایم الحرکت ہین آلہ خوردہ بین سے مایعات کی قطرون مین ایسی حرکت کے سبب سے گرداب دیکھے گئے ہین اس بنا پر بہ نسبت جسم منجمدہ کے جذب اتصال اسیقدر رہی کہ وہ قطرون کی صورت اختیار کرسکتے ہین۔ سیالات ہوائیہ مین اتنا بہی جذب اتصال

نہین پانی دو سیالات ہوائیہ کے مل جانے سے بنا ہی یعنی
٨ اندازہ آکسیجن اور ایک اندازہ ہنڈروجن سے اگر یہہ
دونون علیحدہ کردی جاوین تو صورت پانی کی نہین
رہتی اگر پہر ملاوی جاوین تو پانی بن جاتا ہی پانی کم دب
سکتا ہی پہر بحالت سابق عود کرتا ہی سمندر مین چہہ ہزار
فیٹ کے عمق مین وہ اپنی مقدار کے بیسوان حصہ دبکر گہٹ
جاتا ہی ہر ایک مفرد ابخرہ بہت ہی چہوٹا مثل آبلون کے
ہوتا ہی حساب سے دریافت ہوا ہی کہ بڑی سے بڑیکا قطر
$\frac{١}{٣٤٨٠}$ حصہ ایک انچہہ کا ہوتا ہی اور سب سے چہوٹی کا $\frac{١}{٤٥٠٠}$
حصہ انچہہ کا۔ ایک انچہہ پانی کا جوش دینی سے ١٦١٢ مکعب
بخارات ہو جاتے ہین پانی مین مثل دیگر اجسام کے خواص

ذائقہ اجسام موجود ہین جہان پانی ہے اوس مین کوئی دوسری چیز ڈالین جب پانی نکل جاویگا اوسوقت وہ چیز سماویگی ایک پیالہ پانی سے بہرا ہی اوسمین لکڑی یا ڈہیلہ ڈالو اوسیقدر پانی نکل جاویگا یہ امتناع تداخل ہے پانی مین لنبائی چوڑائی گہرائی ہے یہ ابعاد ثلاثہ ہے اور پانی کے شکل اوسکی ظرف یعنی جیسے وہ محدود ہی اون سے عیان ہی اور پانی کا بہاپ بننا یہ قابلیت انقسام ہی اور پانی ہلانے سے ہلتا ہی جبتک نہ ہلاوی تہما رہتا ہی یہ خاصیت قسر ہے اور فراز سے نشیب کیطرف بہنا اسکی جذب زمین ظاہر ہی اور پانی جیسی تقسیم اولی مین وسطی ہی اسیطرح جانب اتصال مین بہی ویسا ہی یعنی نہ مثل ہوا کے اوس سے بری ہی نہ مثل اجسام سخت کے اوس مین

کامل ہی اسی سبب سے اس مین لچک یا داب نہین
ہے یا بہت ہی کم ہی اسکا تجربہ سونے کا گولہ مجوف بنا کر
اوسمین پانی بہر کر دبانی سے کیا گیا تو پانی کے قطرات
شبنم کے مانند اوسکی بیرونی سطح سے ٹپکنے لگے مگر
اہل علم اسی ایک تجربہ پر کب بہروسہ رکہہ سکتے تہے
لوہی کا گولہ زیادہ حجم کا بنا کر دبایا اور پانی کی لچک
کسیقدر دریافت کی پانی مین جذب اتصال کم ہے
اوسمین ہاتہہ ڈالو بآسانی چلا جاویگا اور جب نکالو
قطرات گرنے لگینگے آخر مین وہ قطرے اونگلیون کے
سری مین ٹہری ہوی دکہینگے جب اون مین اجزا پانیکے
اسقدر زیادہ آجاوینگے کہ وہ ٹہیر نہ سکینگے تب گر جاوینگی

ورنہ اوسیطرح رہینگے پانی برسنی مین چھپرون کے
کنارے پر قطرون کا ٹہر ٹہر کر گرنا اسی سبب سے ہے
یہی اثر بخارات کو بحالت رطوبت بوند بنا کر مینہہ کی جھڑی
لگاتے ہین باریک نلیون مین پانی کا چڑہنا خصوصًا
جسقدر زیادہ باریک ہون اوسیقدر زیادہ چڑہنا
اس سے جذب انابیب شعری ظاہر ہی یہہ اثر اتفاقی
نلی کے سطح اندرونی کے جذب سی پیدا ہوتا ہی جس سے حیوانات مین
خون کا دوران اور نباتات مین رس کا چڑہنا غرض سب
حیوانات اور نباتات کی زندگی کا سبب ہے وہ اجسام جنمین
تخلخل ہے اونکو نلی دار سمجھنا چاہیئ اگرچہ زمین پر پانیکی
کئی طرح سی تقسیم کی گیئ ہے مگر حقیقت مین تمام کرہ زمین پر

صرف ایک ہی بحر ہی جیسی خشکی کے سطح پر پہاڑ اور گہاٹیان اور ہمواریان اور خندق غار ہین اسیطرح سمندر کی تہ مین بہی ہین تاہم اسکا عمق جو ابتک دریافت ہوا ۹ میل ہے کہین اس سے بہی زیادہ سمجہا گیا ہی دریاؤن کا پانی جو سمندر مین جاکر ملتا ہی نمک اور چونہ اپنی ساتہہ ملاکر لیجاتا ہی جس سے گہونگی اپنی سنگہ اور مونگی[ف] کیڑی اپنی گہر بناتے ہین جو ٹاپو بنکر معمور ہین اور بنتی جاتے ہین سمندر کا پانی شور اسلئی ہی کہ آب شور اتنی جلدی خشک نہین ہوتا جتنا جلدی میٹہا پانی بخارات بنکر اوڑ جاتا ہی اگر بحر کا پانی

[ف] مونگا جانور سست رفتار ہی سمندر کی لہر اوسی جہان کہین لیجاتی ہی [illegible] ہین سمندر کی تہہ سے سطح آب تک تودون کی مانند ڈہیر ہو جاتے ہین [illegible] ہین سمندر کی لہرین کوڑا کچرا مردہ جانور گہونگہی ۔ جانور کی اشیا پہونچاتے ہین ہوا ریت اور بیج پہونچاتی ہے اسیطرح جزیرہ بن جاتا ہی ۔ بحر پیسفک کے جزیرے اسی قسم کے ہین ۔

شیرین ہوتا تو وہ ہوا کو اسقدر مرطوب رکھتا جس سے
حیوانات اور نباتات کی زندگی کو نقصان پہونچتا جن
مقاموں پر گرمی زیادہ مثل خط استوا کی پڑتی ہے وہان
بخارات زیادہ اوٹھنی سے پانی بھاری زیادہ کھاری پن سے
رہ جاتا ہی اور سرد ملکون مین اسکی خلاف کم بخارات
اوٹھنی سے پانی کم کھاری ہوتا ہی اور یہہ قاعدہ ہی کہ جب
دو سیال مختلف وزن باہم ملین اون مین حرکت پیدا ہوتی
ہے اور سمندر کا جزر و مد ہی جو پانی کو ہمیشہ متحرک رکھتا ہی
اور قطبین کے ہوا خاصکر طوفان کی جو منطقہ حارہ تک ٹکراتی ہی
یہہ اسباب گرمی اور سردی اون ملکون کو جو سمندر کے کنارو نپر
واقع ہین پہونچاتے رہتی ہین پانی کی سطح کردی ہی سمندر مین

سطح آب کا کروی ہونا اس طور سی مشاہدہ ہوتا ہی کہ اگر سمندر مین تموج نہو اور کنارے پر کہڑی ہو کر کسی بڑی جہاز کو دیکہین جو بندر سی اوسیوقت روانہ ہوا ہو تو قریب تین میل کے ہوپنچنی مین جہاز کے نیچے کے اجزا نظر سے غایب ہونے لگینگے یہانتک کہ آخر کو باستثنا مستولون کے اور جہنڈیون کے اور کچہہ نہ دکہائی دیگا پہر سب جہاز غایب ہوجاویگا اگر سطح پانی کی کروی نہوتی تو نیچی سے اوپر تک ایکدم دہوندلاتا ہوا جہاز غایب ہوجاتا اس سے ظاہر ہی کہ زمین گول ہے اور پانی قریب تین چوتہائی کے جو محیط اسکے ہے کرہ مجوف کیطرح ہی جسکا مقعر زمین کے محدب کا مماس ہی اس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ جہان

کہین جھیل یا تالاب ہوا وسکے سطح مین کرویت ضرور ہوگی
یہانتک کہ حوض مین بہی کرویت ہی ایک پیالہ پر آب کی
سطح بہی اس قاعدہ سے خالی نہین لیکن اوسکی کمی اسدرجہ ہے
کہ پیالہ تو درکنار حوض بلکہ تالاب مین بہی محسوس نہ ہوگی
سیالات مختلف کثافت اور لطافت کی وجہ سے ۴۵
میل ہواکا وزن ۳۲ فٹ پانی یا ۳۰ انچہ پارہ کی ساتہہ
یا ۳۲ فٹ پانی ۴۵ میل ہوا اور ۳۲ انچہ پارہ کے ساتہہ
یا پارہ ۳۲ فٹ پانی اور ۴۵ میل ہوا کے ستون کے ساتہہ
ہم نسبت ہے۔ تیل پانی سے ہلکا ہی پانی پر تیریگا حرارت کے باعث
کرہ ارضی گرم ہوجانیسی زمین کی رطوبتین اور دریاؤن کا پانی
بخارات بنکر اوپر چڑہیگا کس لئے کہ بہ نسبت زمین کے ہوا کے

کثیف ہونیکی سبب سے وہ اوس مقام تک چڑہینگی جہان کی ہوا
اون کے ہموزن ہو اور جب اون کی حرارت کم ہوگی
اور سردی اثر کریگی تو وہ کثیف اور مرطوب ہوکر بادل
کی شکل مین ظاہر ہونگے اور زمین کیطرف رجوع کرینگے
اس حالت مین اگر ایسی ہوا مین آگئی جو بہاپ سے تر ہو
تو پہر وہ بخارات کی شکل مین تبدیل ہوکر غایب ہو جاوینگی
اور جو وہ ہوا بہی مرطوب بخارات سی ہو رہی ہو تو یہہ اجزا
آپس مین قطرات بنکر بارش کے طور پر برسنی لگینگے اگر یہہ
اجزا بڑی قطرہ ہونیکے قبل ایسی ہوا مین سے گذرین جو
۳۲ درجہ حرارت سے کم ہو تو منجمد ہونگی ہوئی روئی کیطرح
تہ بہ تہ برف کی شکل زمین پر اوترینگی جسے پالا کہتے ہین

وہ ذرا غور سی دیکھی جاوین تو عجیب و غریب صورتون
مین معلوم ہوتی ہین اور جو بڑی قطرون کی صورت مین ہون
تو ژالہ یعنے اولی بنکر گرینگے جنکی مختلف شکل ہین بعض مین
بہوسی کی تنکے اور آتش فشان پہاڑون کی خاک پائی گئی
بہانپ سے اتنا پانی اوپر چڑہتا ہی کہ اگر وہ ایک ساتہہ
برس پڑی تو ۳۳ انچہ گہیرا ہوگا اور اگر وہ ایک جگہہ اکہٹا
کیا جاوی تو ایک لاکہہ میل کی برابر ہو اور بخارات قریب
سولہ ہزار فٹ کے آسمان پر چڑہ جاتی ہین جو پانی کی سطح کم
ہو اوس سے بخارات کم اوٹہینگے جو زیادہ ہوگی زیادہ اوٹہینگے
علاوہ سمندرون تالابون دریاؤن کی حرارت سے بہانپ
اوٹہینگے ہوا کے چلنے سے اور حیوانات نباتات کے سانس

چھوڑنی سے اور آگ پتی جلنے سے بہی کثرت کے ساتھہ
بخارات اوپر چڑہتی ہین اور بہ نسبت گرمی کے سردی
مین کم بخارات اوٹہتی ہین ایام سرما مین آدمی اور
جانورون کے مونہہ سے بہاپ نکلتی ہوئی دیکھتی
ہین اور دریا اور تالاب اور درختون مین دہوان
سا چہایا رہتا ہی یہہ پانی کے بخارات ہین گرمی مین
زیادہ پہیلنے کے سبب لطافت سے دکہائی نہین دیتی
اور سردی مین سکڑنیکے سبب کثافت سے نظر
آتی ہین اس سبب سے وہ آبادیان جو دریاؤن اور
درختون سے محصور ہین سرد ہوتی ہین اور ایسی
مقامون مین بخارات زیادہ اوٹہنی سے بارش بہی

زیادہ ہوتی ہے ہر ایک آدمی کی سانس اور
پسینہ کے ذریعہ سے ایک دن رات مین ایک سیر پانی
ہوا مین چلا جاتا ہے اس مین کچھہ تعجب نہین ہے جو
کوئی کانچ پر ایک دو دفعہ مونہہ کی سانس یعنے
بہانپ چہوڑی تو اوسپر پہوار نظر آویگی یہہ کارروائی
ایک دو سکنڈ کی ہے اگر ۲۴ چوبیس گہنٹہ کی ۸۶۴۰۰ چہیاسی ہزار
چار سو سکنڈ کی پہوار سے قطرات خورد مع پسینہ شمار
کیے جاوین تو ایک سیر ہونا یقینی امر ہوگا اور بڑی
جانور کی ایک سیر سے زیادہ سانس سے پانی ہوا مین
جاتا ہی جب رات ہوتی ہے تو جو بخارات زمین کے
متصل رہتی ہین وہ اوس بنکر زمین پر آپڑتے ہین

جو ہیرون کے مانند چمکتی ہوی دکھائی دیتی ہین اور ہوا کی تری اور زمین کے متصل کی بھانپ سے کہاسا یعنے کہرا بنتا ہی اور جو بھانپ اوپر جاتی ہے اونسے بادل بنتا ہی جیسی پہلے لکھا گیا ہی سب سے اونچی بادل تین کوس کے قریب ہین بادل چار قسم کے ہوتی ہین۔ پہلے بالون کی لٹ کے مانند جسکو تینتر برنی بولتے ہین یہہ سب سے اونچی ہین۔ دوسرے جو پہاڑون کی شکل ہوتے ہین جن مین اونچی سلسلے اور غار سے معلوم ہوتے ہین۔ تیسرے وہ جو بھانپ کی شکل زمین کے متصل نظر آتے ہین اور پہاڑون کے سرون کو ڈہکتے رہتے ہین۔ چوتھی وہ جو سارے

آسمان مین چہا جاتے ہین جسی دودیا انبر کہتے ہین اور خاکی رنگ کے ہوتی ہین اور پہاڑ پر کہاسا بن جاتے ہین بخارات اور پانی کے فوائد بیحد ہین جن مین سے بعض یہہ ہین۔ جہاز رانی۔ ریل کی رفتار۔ کلون کی روانی۔ خانگی مقاصد کا سرانجام۔ ان سے انجام پاتے ہین اور منبع ماصہ اور منبع رافعہ اور فوارہ اور ڈہیکلی اور چرس اور ڈول اور دولاب اور آبپیچ اور منطقہ جبر الماء اور نل منجنی وغیرہ ذریعون سے پانی استعمال مین آتا ہے جس سے حیوانات اور نباتات کی حیات کا سبب ہی ہیول اور پانی کے دہو کنی اور مقیاس حرارت جن سے مفید باتین حاصل ہوتے ہین

تیسری فصل زمین کی پیمائش

زمین بھی اجسام ہستی مین اور اس مین سب خاصیت اجسام ذاتیہ موجود ہین جب زمین مین میخ گاڑتے ہین تو وہ گڑ جاتی ہے لیکن جہان میخ ہی وہان کوئی ذرہ زمین کا پایا نہین جاتا کسی پیالہ پر آب مین پتھر یا ریت ڈالین تو پانی اوسیقدر اوبل جائیگا اس سے امتناع تداخل ہویدا ہی - زمین کا محیط قریب ۲۵ ہزار میل اور محور ۸ ہزار میل کے ہے بناچار اوسکی سطح ۲۰ کرور میل مربع پر مشتمل ہے جو کہ کرہ زمین مصمت ہی اسلئے اسکے عمق کے اعتبار سے دو کرب باسٹھ

ارب ۸۶ کرور میل مکعب ہی اس سے ابعاد ثلاثہ کی
خاصیت عیاں ہی زمین کی شکل گردی ہے اگرچہ
حقیقت مین چکنے گولہ کے مانند گول نہین ہے اور
قطبین سے چپٹی ہے جیسے کمہار کا چاک پہری تو
دہری کے قریب کی حرکت کم ہوگی اور محیط پر زیادہ
اسلیئے دہری (قطب) کی قریب کی گردش کا چکر
بہ نسبت محیط کے بہت چھوٹا ہوگا جو کہ گردش کا عرصہ
دونون کا ایک ہی اسلیئے دہری کی قریب کی حرکت
بطی ہے اور محیط کی سریع جو سبب تنفر مرکز کے
ہے اسلیئے محور پر گردش کرنے سے زمین خط استوا پر
اوٹھی ہوئی اور قطبین سے ۳۵ میل دبی ہوئی ہے اگر

کوئی چیز کمان کی ترازو مین خط استوا پر تول کر پہر
قطبون کے نزدیک تولی جاوی تو قطبین پر بہ نسبت
خط استوا زیادہ وزنی ہوگی اسوجہہ سے کہ خط استوا
پر گردش سے قوت دافع المرکز پیدا ہوتی ہے اور
قطب پر گردش کم ہونی سے اثر جاذب المرکز کا ہوگا
اور پہاڑون اور ٹیلون اور غارون اور نشیبون
ہمواریون سے اوسکی گولائی مین فرق ہے
لیکن اسکی عظمت کے لحاظ سے یہہ ناہمواریان اسکی
گولائی مین خلل انداز نہین ہوتین جیسے نارنگی کا کہردراپن
اوسکی گولائی مین خلل نہین ڈالتا اسی سبب سے
زمین کی گول ہونیکی تشبیہہ نارنگی کی گولائی سے

دیتی ہین زمین کے گول ہونیکے دلایل ذیل مین ہین
زمین کے گرد ہوکر جہاز کا اوسی جگہہ پر پہر آنا جہان سے
جہاز چلا تہا اور میدان مین کہڑے ہوکر چارونطرف
دیکہنے سے دور کی چیزون کی چوٹیان نظر آنا اور نزدیک
جانیسے اون کے بدفعات نیچے کے اجزا نظر آتے جانا
اور چاند گہن مین جو زمین کے سایہ سے ہوتا ہی اوسمین
زمین کے سایہ کا ہمیشہ اور ہر حالت مین گول دکہائی
دینا اور شمال سے جنوب کیطرف جانیسے شمالی
ستارون کا افق کیطرف جاتے جاتے غروب ہونا اور
جنوبی قطب کے ستارونکا جو غایب ہین بلند ہوکر ظاہر
ہوتے جانا اور بلند قطع زمین سے دور تک سطح زمین کا

دکہائی دینا یہہ باتین زمین کی گولائی کی کافی دلیل ہین اس سے زمین کی شکل کروی ہونا ثابت ہی سطح زمین پر اشیاء منجمدہ کی شکلین بے انتہا ہین اجسام معدنی مین نہایت قاعدہ دار شکل بلور کی ہے نباتات اور حیوانات درجہ دوم پر ہین اگر بلور کے ٹکڑہ کو اور ایک مٹی کے آبخورہ کو توڑین تو بلور کے چہوٹے چہوٹے ٹکرون کے شکل جیسے شاندار ہوگی ویسی آبخورون کے ٹکڑون کی نہوگی افریقیہ کے دشت وصحرا کے ریت بحر روم پر ہوکر ۲۳سو میل کی فاصلہ تک پہونچتی ہے اور ایک سیر ریشم کا تار ایسا باریک کت سکتا ہی جو پونے بارہ سو میل تک پہیلے اگر کافور بوتل مین بہر کر کہلا رکہین تو اوسکے اجزا

ذره ذره کرکے سب اوڑجاوینگے اور بوتل خالی رہ جاویگی ایک پہول خوشبودار ہوا مین رکہین تو اوسکے خوشبو کے اجزا اوڑجاوینگے یہہ قابلیت انقسام ہی - اجسام منجمدہ کو پانی مین گہولنے اور آگ مین جلانیسے نہایت درجہ تقسیم اجزا کے ظاہر ہوتے ہین - مثلاً نمک کی ڈلی یا شکر کی چٹکی یا شراب سرخ کا قطرہ ایک پیالہ پرآب مین گہولکر دریا مین ڈالدین تو نہایت اجزا صغار مین وہ تقسیم ہوکر ناپدید ہوجاوینگے اسیطرح کسی چیز کو جلاوین تو جلنے مین اوسکے ابعاد ثلاثہ بدل جاوینگے اور جلجانیکے بعد بہ نسبت جسم کے اوسکی راکہہ کم رہیگی اسکا سبب یہہ ہے کہ اوسکے بہت سے اجزا جلنے مین تبدیلات سے وہ ہوا مین شامل

ہو کر ناپید ہو گئی لیکن ان اجزا مین سے کوئی نیست نہین ہوا سب اجزا موجود ہین ہم مرتے ہین تو جسم کے اجزا مین تبدیلی ہوتی ہے جہان سے ہمنے خوراک حاصل کی تہی اور چہوٹے سے بڑی ہوی تہے اوسیجگہہ ہمارے اجزا جا ملینگے بڑہ یا پیپل کا درخت بہ نسبت اوسکے تخم کے کتنا بڑا ہوتا ہی جس سے وہ پیدا ہوا اور جہان سے غذا پاکے اتنا بڑا ہوا اوسکی تفریق اجزا کے بعد وہ اوسیجگہہ سما جاتے ہین یہہ سلسلہ اسیطرح جاری رہیگا دنیا مین کوئی چیز نیست نہین ہوتی کوئی شی کیسی ہی اجزاے صغار مین بہ تبدیل ہیئت آنکہون سے غائب ہو جاوی لیکن اوسکا ہر ایک جز قایم رہیگا۔

نیست نہو گا اگر نیست ہونا تسلیم کیا جاوی تو یہہ دنیا کبھی کی نیست ہو گئی ہوتی اور آجکی دن پتہ نہین لگتا زمین اپنی محور پر ۲۴ گہنٹہ مین اور آفتاب کے گرد سال تمام مین گردش کرتی ہے اس سے خاصیت قسر ظاہر ہے کل اجسام قوت جاذبہ زمین سے زور کے ساتھہ زمین کے طرف مائل ہوتے ہین یعنے ہر جسم کو جو زمین یا زمین کے نزدیک ہو اوس شی کو زمین اپنی طرف کہینچتی ہے کسلیئے کہ جاذب باندازہ مقدار مادہ ہوتا ہی زمین پر جس قدر اجسام ہین وہ مادہ مین نہایت ہی درجہ زمین کے مادہ سی کم ہین جیسا ذرہ بمقابلہ بڑی سے بڑی پہاڑ کے جو نسبت رکہتا ہی وہ نسبت ہی اونکو نہایت کوچکی کے سبب حاصل

نہین اسلئے جذب زمین کے وہ تابع رہینگے اور وزن کا
ہوا ہی اسی سبب سے ہی کوئی جسم ایسا نہین ہے کہ
وزن نہ رکہتا ہو دہوان اگرچہ اوپر چڑہتا ہوا معلوم
ہوتا ہی لیکن سطح زمین کی ہوا سے ہلکا ہی اسلیئے ہوا
سماب مین اپنی ہموزن تک جاتا ہی جیسی لکڑی
پانی پر تیرتی ہے اگر پانی نکال لین تو لکڑی بیٹھہ جاویگی
اسیطرح ہوا نکال لین تو دہوان اوپر نہ چڑہیگا اور
زمین پر بیٹھہ جاویگا دہوان اجزا اوس جسم کے ہین
جو جلنے مین تبدیل ہوتا ہی اور ہر حصہ جسم کا جسم ہی جو خاصیت
ذاتیہ اجسام رکہتا ہی خواہ کسی صورت اور کسی چہوٹی مقدار
مین ہو اسلیئے جس عرصہ مین جو پتہر وغیرہ اسمان پر پہینکا گیا

اوتنی ہی عرصہ مین جاذب زمین اولٹا لے آویگی چڑہنی مین
جسقدر رفتہ رفتہ کم ہوگا اوسیقدر آنی مین زیادہ اگر
ایک سکنڈ مین ۱۶ فٹ اوپر گیا تو اوسی عرصہ مین نیچی
آویگا اور اس سے زیادہ عرصہ مین پہلی کی نسبت دوسرے
مین سہ گونہ اور تیسری مین پنجگنا اور چوتھی مین ست گنا
پانچوین مین نوگنا مثلاً اول ثانیہ مین ۱۶ فٹ دوسرے مین
۴۸ فٹ تیسری مین ۸۰ فٹ اور چوتھی مین ۱۱۲ فٹ اور
پانچوین مین ۱۴۴ فٹ نیچے گریگا اجسام مین بہ اعتبار
اختلاف حجم اور مادہ کے زمین پر گرتے وقت ہوا کی مزاحمت سے
کم وبیشی عرصہ کی ہوگی مثلاً پنی یا چاندی اور سونی کا
ورق اور روپیہ یا پیسہ اوپر سے نیچے گراوین تو روپیہ

اور پیسہ پہلے گریگا اور پنی اور چاندیکا اور سونیکا ورق
پیچھے گریگا یہہ ہوا کی مزاحمت ہی اگر ہوا نکال لیجاوی تو
پنی یا سونیکا یا چاندیکا ورق اور روپیہ یا پیسہ ایکساتھہ
ایک وقت مین زمین پر گرینگے اور اسیکو قوت ثقل یا
جذب مرکز کہتے ہین ہر شی کا مرکز جسکے گرد اوسکے تمام
اجزا موزون رہتی ہین معلوم کرنا اوسکی صورت پر
منحصر ہے مثلاً رول کا مرکز وہ ہی جسپر دونون سرے
تل جاوین اور گول طبق کا مرکز مثل دائری کے ہے
اور کرہ کا مرکز وہ ہی جہان سے سب طرف کا بعد مساوی ہو
مرکز ثقل مخروط کا اوسکے چہارم حصہ بلندی پر اور
اسطوانہ نصف بلندی پر مثل رول کے ہوگا لنگر کی حرکت

دو قوتون سے ہے ایک جذب دوسری قسر لنگر کو کھینچ کر چھوڑ دو تو وہ ربع دائرہ مین پھریگا چھوڑنے پر چاہئے کہ زمین سے نزدیک آنا قوت ثقل کا سبب ہے اور اوس سے آگے جانا حرکت قسر کے سبب ہوا۔ پہلی حرکت قسری غالب ہوتی ہے لیکن سطح کی رگڑ اور مزاحمت ہوا کے سبب سے مغلوب ہو جانے سے قوت جذب غالب ہو کر ٹہیرا دیتی ہے جو چیز زمین پر لڑکائی یا پھرائی جاوے ان دو سببون سے آخر وہ رکجاویگی اسی سبب سے حرکت دوام کی مثال زمین پر نہین دیجا سکتی حسب بیان سابق جذب سطح زمین پر کہین زیادہ ہے کہین کم ہے جسکی توضیح یہ ہے کہ جو شئی دائرہ پر گردش کرتی ہے اوسمین قوت جاذب المرکز کے

خلاف قوت دافع المرکز پیدا ہوتی ہے جیسی گوپہن کو پہراوین تو پہتر نکل جائیگا زور دیگا اسیطرح گاڑی کو چلاوین تو پہیون کی گرد اوڑتی جاویگی یا چکی جس تیزی سے پہراوینگے آٹا اوسکے اندر سے اوسی زور سے اوچہلکر باہر گریگا زمین اپنی محور کے گرد پہرتی ہی اوسکی گردش خط استوا پر زیادہ ہی اور خاص قطبین زمین پر کم ہوتی ہوتی بالکل نہین ہے خط استوا پر زیادتی گردش سے تنفر کے سبب جاذب کم اور قطبین پر زیادہ ہوتا ہی قوت جاذبہ کے سبب زمین کے گرد کی ہوا کروی شکل مین اسکے ساتھہ وابستہ ہے اور چاند گرد زمین کے جو زمین سے دو لاکھہ بہ ہزار میل کے فاصلہ سے ایک مہینے قمری مین گردش کرتا ہی

اوس مین قوت اگرچہ متنفر المرکز گردش سے پیدا ہوتی
ہے لیکن قوت جاذبہ زمین اوسکو جانے نہین دیتی اگر
دفعتًا جذب زمین موقوف ہوجاوی تو چاند بہ خط
مستقیم کسیطرف چلا جاوی جیسے گوپہن مین پتہر رکہکر
گہماتے ہین اور گوپہن کا سرا چہوڑ دین تو اوسیجگہہ سے
پتہر نکلکر سیدہا چلا جاویگا اگر ہوا کی مزاحمت اور جذب
زمین اوسکو نہ روکے تو کبہی نہ رُکیگا جیسا کہ گوپہن کے
دونون سری پتہر کو گردش مین تہامی ہوی ہین اسی
طرح سے جذب زمین گردش مین چاند کو سنبہالے ہوی ہے
چاند کی گردش نہ ہے تو وہ فورًا زمین پر آکر ایسا گری
جسطرح پہتر آسمانپر پہینکا ہوا اولٹا آگرتا ہی فقط م

شمسی مین جاذب المرکز اور دافع المرکز کی مثال آفتاب اور سیارون کی ہے یعنے سب سیارون کو آفتاب اپنی طرف غایت درجہ بڑی ہونے سے کھینچتا ہی اور سیارات حرکت قسری کے سبب سورج کے گرد اپنی مدارون پر گردش کرنے سے نکل جانا چاہتی ہین لیکن دونون قوتین معدلت پیدا کر کے نہ تو سیارون کو سورج سے چمٹنے نہ اون کو نکل جانے دیتی ہین اور چونکہ جذب مثل نور[له] به اندازہ مجذور گھٹتا ہی اسلیے جو ستارے قریب آفتاب کے ہین مثل عطارد اور زہرہ کے اونکی گردش

[له] روشنی اور قوت جاذبہ کا گھٹاو مربعون کے حساب سے ہوتا ہی جیسے کوئی شئی یا ایک شمع زمین سے چہار دوری پر ہو اوسمین ۱۶ درجہ کم روشنی اور اثر جذب ہوگا اور جو فاصلہ دس ہو تو سو درجہ کم اور اگر سو ہو تو دس ہزار درجہ کم۔

سالانہ سریع ہی تاکہ قریب ہونیکے سبب زیادتی جذب کو دفع کرکے اعتدال پر رہین اور جو سیارے دور مثل زحل ہرشل نپچون ہین اون کی سالانہ گردش مدار کی اسلئے بطی ہے کہ بُعد کے سبب جذب متساوی رہی زمین اور جس قدر اجسام زمین پر پائی جاتے ہین اون کے اجزا آپس مین متصل ہین جنسے شکل اونکی قایم ہی یہہ اثر جذب اتصال ہے جو جذب زمین پر غالب ہی ورنہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر مثل پانی کے ہموار زمین کے ہوجاتے اور سب غار بہرجاتے یہہ اثر مایعات مین کم ہی اور ہوا مین بالکل نہین ہی اگر ایک مٹی کا ڈہیلہ تہوڑا سا پانی مین ڈباؤ تو پانی اوسکی اوپر سرایت کرجاویگا

اس سے تعجب ہوتا ہی کہ ڈبایا تو تھوڑا سا تھا سب تر کیون
ہو گیا یا چراغ مین تیل ڈالکر اوس مین روئی کی بتی
رکھتے ہین بہ نسبت اوس بتی کے سر کے تیل نیچا ہوتا ہی
لیکن بتی مین تیل چڑہتا رہیگا کبھی کبھی لمبی بتی دوسری
طرف سی لٹکتی رہی تو اوسمین سے تیل کے قطرے چڑہکر
نیچے ٹپکتے ہین یہہ اثر اتفاقی تجاذب انابیب شعری سے ہے
یعنے مایعات نہایت باریک نلیون مین جو بال کے مانند
ہین چڑہ جاتے ہین جتنی زیادہ باریک ہونگی اوسی سرعت
سے پانی اوپر چڑہیگا کسی کملائی ہوے پہول کے گملہ مین
پانی ڈالو تو تھوڑی دیر مین وہ سر سبز ہو جاویگا اگر ایک
لکڑی کو کسی نل مین چست بٹہا دین پہر اوس لکڑیکا ایک

سرا پانی مین ڈبو دین تو اسی قوت سی لکڑی مین پانی
سرایت کریگا اور لکڑی پہول جاویگی اور نل جس مین
لکڑی بٹہای ہے ٹوٹ جاویگا کسلیے کہ لکڑی پانی سے
پہول جاویگی جسمون مین مسامیت یعنے خلا حرارت سے
پیدا ہوتی ہی یعنے حرارت سے سب چیزین پہلتی ہین
اور سردی سے سکڑتی ہین۔ گاڑی کے پہیون پر لوہی کا
حلقہ بنا کر گرم کر کے چڑہاتے ہین پہر سرد کر دیتی ہین
جو سکڑ کر چمٹ جاتا ہی مقناطیس اصلی یا مصنوعی قایم
یا غیر قایم خاص جسمون لوہی کو اپنی طرف کہینچتا ہے
جاذب مقناطیسی کہلاتا ہی لڑکے کہیل کے طور پر پرندون کے
پرون پر ہاتہ پہیرتے ہین یا سلی کو بالون مین رگڑتے ہین

وہ گھاس کے تنکون کو مثل کہربا کے اوٹھا لیتے ہین یہی حالت لاکھہ اور شیشہ اور گندھک وغیرہ کی ہی اسکو جاذب کہربائی[ف] کہتے ہین یہہ ایک قوت ہی جو تمام موجودات مین پائی جاتی ہے - پہلے یہہ کہربا مین دیکھی گئی اسلیے یہہ نام اسکا ہوا یہہ دو طرح کی ہی ایک رگڑ سے پیدا ہوتی ہے جسکو کہربای بدلک کہتے ہین جیسی مثال مذکورہ مین دوسرے چھونے سے جیسے کہربای باللمس کہتے ہین جیسی مختلف دہاتون کے طبقون کے بیچ مین نوشادر کے پانی مین کپڑی کے ٹکری بھیگے ہوے رکھو اوسکے دونون طرف ہاتھہ لگانی سے تشنج پیدا ہوگا

[ف] قوت کہربائی موجودات مین پائی جاتی ہی سنہ عیسوی سے چھہ سو برس پہلے حکیم طالیس نے کہربا مین معلوم کی تھی کہربا گوند ہی ایک قسم کے سرو کا جو اب معدوم ہی -

زمین کا پانی اوسکے مسامون سے مرکز کے جذب سے مرکز
کی طرف میلان رکھتا ہی جہان سے جانیکا راستہ ملتا ہی
اوسیطرف سے مرکز کیطرف جاتا رہتا ہی ایک پتھر کو
پانی مین ڈالو اور گھنٹہ دو گھنٹہ مین نکال کر اوسی توڑ کر
دیکھو تو اوسکی اندر خشکی ملیگی اوسوقت جانوگے
کہ پانی نے پتھر کے اندر سرایت نہ کی اگر اوس پتھر کو
چند روز پانی مین رہنے دوگے اور پھر نکال اور توڑ کر
دیکھوگے تو اوسکی اندر تری پاؤگے اس سے واضح ہوتا ہے
کہ پانی اوسکے مسامون سے رفتہ رفتہ اندر پہونچ گیا
کسلیے کہ جو مسام فراخ ہوتی ہین اون مین باسانی پانی اور
دیگر سیال سرایت کرجاتے ہین اور جو فراخ نہین ہوتے اون مین
باہستگی وقت کے ساتھہ سرایت کرتے ہین حرارت زمین عمق تک

اندازہ پر بڑہتی جاتی ہے یعنے ایکسو ساٹھ فٹ کے عمق پر ایک درجہ حرارت بڑہ جاتی ہی جسکا تجربہ گہرے کنوؤن اور عمیق غارون مین اوترنے سے کیا گیا اور وہ حرارت رفتہ رفتہ ایسی تیز ہوتی گئی ہے کہ اوسکے سبب اندر عمق کے اجسام گلنے لگتے ہین سخت سی سخت دہات بلکہ پہتر اور مٹی مثل پانی کے ہوجاتا ہی سطح زمین خاک دہول راکہہ اور پانی سے ڈہکی ہوئی ہے اوسکے نیچے طبقات مختلف دہاتون کے ہین باعتبار عمق کے حرارت سے متاثر ہوتے گئے ہین اور رفتہ رفتہ مرکز زمین کے طرف جس سے اجسام نہایت گرم ہوتے ہوی اوس سے نیچے مثل موم کے پہر مثل لیہی کے پہر مثل شہد اور پہر

غایت حرارت سی مثل پانی کے ہوگئے ہین پانی جو مرکز
زمین کیطرف راجع ہی جب وہ ایسی حرارت کی جگہہ پہونچتا ہی
جسمی جوش کہتے ہین تو بخارات بن جاتا ہی ایک انچہہ مکعب
پانی کے جوش سے ایکہزار چہہ سو چودہ مکعب انچہہ بخارات ہوجاتا ہی
اوسکے پہیلاؤ کو ظاہر کرتے ہین اور جو زور اوس پہیلاؤ
ہوتا ہی وہ لچک اور داب کے سبب مسامات مین کثافت
اور اتصال پیدا کر اونکو نکلنے سے روک دیتا ہی اور
جسوقت اونکو نکلنی کی جگہہ نہین ملتی ہے اونکی قوت سے
زمین مین زلزلہ پیدا ہوتا ہی اگر خفیف ہی تو دباؤ سے
پہر پانی بن جاتا ہی اور زیادہ ہونے سے زمین پہٹ جاتی ہی
اور مادہ آتشین جو جوف زمین مین ہے نکلنے لگتا ہی جسکی

ہمراہ نہایت سخت زلزلہ آتا ہی جسکا اثر کوہای آتشین سے سیکڑون کوس دور دور تک محسوس ہوتا ہی اور یہ بخارات اپنی قوت حرارت سے پہاڑون کے پہلوؤن اور چوٹیونمین درز اور دراڑ ڈال دیتی ہین اور انہی کی راہ سے گرم اور پگہلے ہوی مادی دہات کے اور پتہر اور جلتی ہوئی راکہہ کہولتا ہوا پانی گرم کثیف دخان انگارون اور شعلونکا خروج ہوتا ہے کوہ آتشین سے مادہ آتشین کا خروج حیرت انگیز تماشہ ہی جو زمین کے ناہمواری پہاڑون اور غارون کا آخری سبب ہی اور جسقدر سرد پہاڑ ہین کسی زمانہ مین یہ آتشین بن جاوینگی زمین پر کوہ ہای آتشین کثرت سی ہین انمین بعض سرد ہو جاتے ہین اور سرد ہوون مین سے کوئی

ابلنے لگتا ہی پہلے زلزلہ آنے شروع ہوتے ہین پہر کثرت سی
اون کی موجین زور سے آنے لگتی ہین پہر کڑک کے ساتھہ
آوازین آتی ہین پہر زمین اور پہاڑ پہٹ جاتے ہین شعلے
اور انگاری اور گلی ہوئی دہاتین توپون کی سی آواز کثرت سے
نکلتے ہین جیسے ایکبار لاکھون کرورون گولہ آسمان مین
چلتے اور پہٹ جاتے ہون اور دریائی مادہ آتشین نکلنے اور
بہنے لگتا ہی اور تمام ملک تیرہ و تار برباد ہوجاتا ہی کوسون تک
آتشین پہتر گرم راکہہ آسمان پر چڑہ کر زمین پر بارش کی طرح
برستی ہی زمین کی حالت ظاہری سکون سے حالت
اضطراب مین آجاتی ہی زمین کو عنصر متقدمین نے لکہا ہی حالانکہ
آگ ہوا پانی تینون زمین مین ملے ہوئی موجود ہین آگ

اسکے جوف مین ہے ہوا اسکے مساموں مین ہے پانی اوسکو سطح پر محیط ہونے کے علاوہ جہان کہین کہود کر دیکہو مسامونکے راستے سے پہونچا ہوا ہر جگہہ ملیگا اور بہی بہت سے اشیار مفردات جیسی گندہک چاندی سونا شیشہ تانبا۔ قلعی پارہ لوہا وغیرہ اور مرکبات جیسے شنگرف۔ نیلا تہوتہہ۔ پیتل درخت جانور وغیرہ بہت سی چیزین اس مین شامل ہین۔ متقدمین[لہ] کے نزدیک اجمالا عالم جو غیر متناہی ہے باعتبار دلیل حصر کے دو طرح کے ہین ایک ذاتی دوسرے صفاتی۔ ذاتی دو قسم کے ہین اول اجرام دوم ارواح۔ اجرام دو طور کے اول جوہر ثانیا عرض جوہر کے پانچ قسم ہین

[لہ] مصنف رسالہ ہذا نے رسالہ جلوہ کائنات مین اسکی تفسیر بیان کی ہی رسالہ موصوف کی دو فصل ہین اول مین متقدمین کی تفسیر دوسری مین دربارہ عالم متاخرین کی توضیح۔

ایک جسم دوسرا ہیولیٰ تیسری صورت چوتھی عقل پانچوین نفس۔ یہہ پہر دو نوع پر ہین ایک علوی دوسرے سفلی علوی فلک الافلاک محدد جہات فلک ہشتم ہفت آسمان ثوابت سیارہ لوح و قلم برزخ وغیرہ بہت سے ہین اور سفلی دو صنیف ہی یکی بسیط دیگری مرکب۔ بسیط چار عنصر ہین اول آگ دویم ہوا سوم پانی چہارم خاک اور مرکب دو صورت کی ہین ع ایک مرکب تام دوسری مرکب ناقص۔ مرکب تام دو قسم کے ہین ایک غیر نامی دوسری نامی غیر نامی کو جمادات کہتے ہین نامی دو طرح کے ہین ایک غیر متحرک دوسرے متحرک۔ غیر متحرک کو نباتات اور متحرک کو حیوانات کہتے ہین اور مرکب ناقص بہت سے ہین جیسے بادل بارش اولہ

برف - بگولا - برق - صاعقہ - شہاب ومدار - تارہ - زلزلہ
کوہ آتشین - چشمہ جاریہ - شبنم - صقیع - ترنجبین خشکنگبین
وغیرہ ارواح تین ہین ایک نیک جسمی مطمئنہ دویم بدجسمی
امارہ تیسرا ہین نیک و بدجسمی لوامہ کہتے ہین - غرض نو ہین
کم - کیف - این - متی - مضاف - وضع - فعل - انفعال ملک
صفاتی بے انتہا ہین - انتہی قولہم - مفرد غیر مرکب کو کہتے ہین
یا جسکا جز مشابہ کل کے ہووی یا سب طرح کی آزمایشون سے
ایک شی بلاشرکت غیری پائی جاوی اس تعریف سی زمین
مفرد نہین ہی مرکب ہی زمین اگرچہ ہمکو بہت بڑی دکھلائی
دیتی ہی جسکی سطح بیس کرور میل مربع ہی اگر ایک میل لمبی اور
ایک میل چوڑی تعداد مین بیس کرور جاجمین (فرش) بناوین اور

سطح زمین پر بچہاوین تو سب زمین پر بچہہ جاوینگی یہہ وسعت سطح زمین کی ہے جسمین فقط طول عرض خیال کیا گیا ہے اگر طول عرض کے ساتہہ عمق کا خیال کیا جاوی تو ایک میل طول اور ایک میل عرض اور ایک میل عمق کے اینٹین دو کہرب باسٹہہ ارب چہیاسی کرور بنائی جاوین تب زمین کی برابر کرہ ہی اسیقدر مواد اس کرہ ارضی مین گنجایش رکہتا ہی اگرچہ یہہ بات حیرت افزا ہی لیکن اس نظام شمسی مین سورج کے گرد ہزارون بلکہ لاکہون اس زمین کے مانند بلکہ اس سے سیکڑون ہزارون درجہ بڑہی سیاری پہرتے ہین ثوابت لا انتہا ہین اور ہا ہین ہر ایک کی فاصلہ حد وحساب سے افزون ہر ایک ثابتہ بجائی خود آفتاب ہی ہر ایک کے

گردش اس آفتاب کی ہزارون لاکھون سیاری گردش
کرتے ہین اور پھر تمام ثوابت ہین سے ہر ایک ثابتہ کسی
ثابتہ الثوابت یا شمس الشموس کے گرد ہمون برس مین
دورہ پورا کرتے ہین چنانچہ یہہ ہمارا آفتاب مع سیارات جو
بمنزلہ حشم و خدم کے ہین شمالی شکل[ل۱] الجاثی علی رکبتہ کیطرف
چلا جا رہا ہی اور مقام تعجب کا نہین ہے کہ ثابت الثوابت بہی
بہت ہون اور کسی اپنی سے بڑی کے تابع ہون جیسی ہم
خوشنما پہولون اور درختون کو پہاڑون مین دیکھتے ہین اور
مختلف قسم کے چرند اور پرندون مین پاتی ہین اسیطرح ہم کو بذریعہ
خوردبین ایک بالو ریت کے دانہ کی پہلوؤن مین سے بڑے

[ل۱] شمال مین ۱۲ شکلین ہین۔ منجملہ اونکی ایک شکل الجاثی علی رکبتیہ ہی یعنے اسطرح کی شکل ہے کہ ایک آدمی دو زانو جہکا ہوا بیٹھا ہی۔

کثرت کی ساتھہ پھلون پھولون سے پای جاتی ہے اور اون
مین بے شمار چھوٹے جانور نظر آتے ہین جنکے مختلف رنگ
اور شکل اور اعضا آنکھہ پاؤن پر موجود ہین حالانکہ وہ
ریت کا ذرہ نہایت ہی چھوٹا خشخاش کی دانہ کی مانند ہی
مگر اونکے نزدیک ایک پہاڑ کی برابر ہی اسیطرح سمندر
مین خورد و کلان جانور دیکھی جاتی ہین اگر ایک پانی کا
قطرہ خوردبین سے دیکھتے ہین اوس مین ۳۴ یا ۳۶ ہزار
جانور جنکی مختلف صورت شکل ہی معلوم ہوتے ہین اونمین
جو بڑی ہین وہ چھوٹون کو اوسی ایک قطرہ پانی مین شکار
کرتے ہین اور کھاجاتے ہین وہ قطرہ آب اونکی نزدیک بمنزلہ
دریا کے ہی — ہم جنگل کو دیکھتے ہین تو اوسمین بھی کیسے

اقسام کے جانور عجیب و غریب نظر آتے ہین برسات مین جب ہم کسی پہتر یا ٹہیکرے یا کوئلو کے ٹکری یا زمین پہر کائی ہوتی ہے اوس مین سے ذرہ بہر ابیہ لیکر خوردبین سے دیکھتے ہین تو وہ ایک سبزہ زار جنگل دکھائی دیتا ہی جس مین ہر قسم کے جانور مع اپنی صورت شکل کے اور اعضا کے کثرت سی نظر آتی ہین وہ ذرہ اونکی نزدیک ایک فراخ سبزہ زار ہے جس مین وہ چلتے پہرتے خوراک حاصل کرتے اور انڈے بچی دیتی ہین غرض ریت کا ذرہ پانی کا قطرہ اور کائی کا تل برابر دانہ جو زمین اور بحر محیط سے کچھ بہی نسبت نہین رکھتے ویسی ہی اس کائنات مین اس

زمین کی مثال ہی اس سے یہہ نظیر حاصل ہوسکتی ہی کہ جیسے بہ نسبت کرہ زمین کے ریت کا دانہ اور بحر محیط کے پانی کا قطرہ نہایت ہی کم درجہ نسبت رکھتا ہی — یعنے اگر ریت کے دانون کا یہانتک شمار کیا جاوی کہ تمام کرہ زمین کے موافق وہ دانے ہون اور قطرون کی یہان تک تعداد کیجاوی کہ وہ بحر محیط کے مانند شمار مین آوین تو ظاہر ہے کہ اون کی گنتی کہان تک پہونچی گی — آخر کار یہی کہا جاویگا کہ اوسکا حساب نہین ہوسکتا بے حساب اور بے شمار ذری اور قطری ہو جاوینگے ویسی ہی اس سورج[1] کے گرد اور ہر ایک ثابتہ جو

---

[1] مصنف رسالہ ہذا نے کتاب علم ہیئت مین نظارہ عالم تصنیف کی ہی اوسمین اس بیان کی عمدہ طور سے توضیح کی ہے۔

سورج ہی اوسکی گرد کثرت سی لاتعد و لاتحصے سیارات گردش مین ہین۔ جن مین سی ایک یہہ زمین ہی اگر اوس ذرہ یا قطرہ کا حساب زمین یا سمندر کے ساتھہ کسی نسبتی مقدار مین آوی تو اس زمین کو بھی کائنات مین وہی نسبت قرار دینا چاہیے اور جبکہ کرہ زمین جس کا ایک ذرہ اور ایک قطرہ آباد ہی تو کب ممکن ہے کہ زمین سے کچھہ کم یا اوسکی برابر یا اوس سے سیکڑون ہزارون مرتبہ بڑی بڑی کرّے غیر آباد ہون حالانکہ اون مین قدرت نے رات دن اور موسمون کی تبدیلی اور ہوا اور دریا اور آتش فشان پہاڑ اور بادل اور بارش

ہونیکی رعایتین رکھیں ہون سب عبث ہون۔ عقل صائب اور قدرت کاملہ جو زمین کے بنانی مین ظاہر کی گئی اور وہ اصول جن سے طلسمات زمین کا انتظام ہوتا ہی اور وہ قدرتین جن کے سبب طلسمات مذکورہ پیدا ہوتے ہین اور وہ تدابیر قدرتی جو اسکی پائداری کے لئے پائی جاتی ہین اور وہ قوتین جو شکل اور زندگی کے قیام کے لئے ضرور ہین اور وہ تمام قدرتی زور جنسے تمام اجسام متاثر ہو کر سلسلہ انتظام عالم کا وابستہ رکھتی ہین اور وہ قوتین جو زہر آلودہ اثرون کو حیوانات کی زندگی قایم رکھ [illegible] لیے دفع کرتے ہین اور جو عجیب و غریب

بے انتہا اور بے شمار تاثیرین اور کرشمہ اجسام مین پاے جاتے ہین جن پر انسانی عقل کو بہت کم رسائی ہی اور وہ حیرت انگیزیان جو صانع نے بے حد و حساب صنعت سے صنع کین ہین اور وہ مرتبہ جو زمین کو کائنات مین حاصل ہے اور وہ معما کہ کس لیئے یہہ خلق ہوئی ہے اور قبل بنی آدم کن کن لاکہون ذوی الحیات سی اور نباتات سی معمور تہی جنکے کہوکہے پہاڑون اور غارون مین آج ملتے ہین اور اون کی صورت اور عادات اور زندگی کی خبر دیتی ہین اور کس لیے اب وہ نہ رہی اور کن سببون سے کتنے دفعہ کیا کیا تغیرات عظیمہ اوسپر ہوی اور کیا کیا ہون گی ۔ اور کائنات مین جو اجرام

فلکی نظر آتے ہین وہ کن کن بے شمار عجائب و غرائب سی بہری نظر آتے ہین اور ہین اور زمین جن سے معمور ہے اون کی ماہیت اور اون کی پیدائش اور قیام اور تبدیلی کے اسباب کیا ہین اور ماہیت موجودات کی کمیت اور کیفیت کیونکر ہے ان سب باتون کا بیان مشکل اور طولانی ہے۔

علیحدہ علیحدہ مختصر سلیس عبارت مین سہلترین مسائل ان علمون کے درج کیے جاوینگے۔

خاتمہ اس رسالہ کے پڑہنی والون اور اس درس کے سننی والون سے یہہ عرض ہی کہ علم ہی قوت ہی اور علم ہی لیاقت ہی اور جسکو علم کا شوق ہی وہ ہمیشہ دلشاد رہتا ہی۔ اس قسم کے مسائل مین ضرور غلطی رہتی ہی جسکی تصحیح کی ناظرین سے امید ہے۔ خاکسار عبدالرحمن کلمیانی

تقریظ

طبعزاد مہتمم اخبار دبدبہ سکندری ریاست رامپور

حمد کے لایق وہ خالق ہی کہ جسنی اپنی حکمت کاملہ اور قدرت بالغہ سے انسان ضعیف البنیان کو شرف جوہر علم کا عطا فرما کر اشرف المخلوقات کے خطاب سے مشرف فرمایا جسکے وسیلہ سے انسان ہزارون کروڑون کوس دور بیٹھی زمین و آسمان شمس و قمر انجم و ثوابت کی گردش و رفتار بتاتا ہی اور اوسیکی ذریعہ سے آگ پانی مٹی ہوا چار عنصر کی حقیقت و حال سے مطلع ہو کر قدرت ربانی و اسرار سبحانی کا دلائل عقلی

نقلی سے اظہار کرتا ہے اور درود بے شمار اوس راہ نمائے
گمرہان مقبول سبحان کے سزاوار ہے جسکی ہدایت
وارشادت سے گم کردہ راہون نے راہ نجات پائی طالبون کے
صراط مستقیم ہاتھہ آئی - بعد اسکے ہیچمدان کج مج بیان
محمد حسین خان خلف مولوی محمد حسن خانصاحب
مالک مطبع دبدبہ سکندری خدمت مین شائقین اہل
فراست اور ارباب علم وحکمت کے التماس کرتا ہی کہ اس
زمانہ محمود وآوان مسعود مین کتاب ممتنع الجواب رسالہ
اسرار قدرت جسکا ہر فقرہ لؤلؤ آبدار کے ہم
پلہ ہی اور ہر کلمہ حکمت علمی وعملی سے بھرا ہے - ہر دفتر
اسرار معنی کی صفت قفل ناپیدا کلید ہی اور ہر ورق

عجائب و غرائب حالات سے مزین و آراستہ لایق دید
اور قابل شنید ہے۔ تصنیف لطیف عمدۃ المحققین زبدۃ
المدققین اسوہ فضلائی فہام قدوہ علمائی اعلام مستند
الحکماء والمتکلمین فخر العلماء والمجتہدین عالم کامل فخر
اماجد و اماثل آفتاب فلک علوم ماہتاب قمر نجوم
حضرت مولانا مولوی **محمد عبد الرحمن خان صاحب**
کلیانی سپرنٹنڈنٹ پولس و جج عدالت اودیپور ملک
میواڑ بنابر زیب لباس کسوت الطباع کے مطبع
دبدبہ سکندری دار الریاست مصطفے اباد عرف رامپور
مین جلوہ گر ہوئی جسکے مطالعہ بیاض نورانی سے روح کو
مسرت اور قلب کو فرحت حاصل ہوئی۔ سبحان اللہ

کیا عمدہ رسالہ لکھا گیا ہی بارک اللہ کیسا نادر بیان زیب تسطیر کیا گیا ہے جسکا مثل نہ آجتک دیکھا نہ نظر سے گذرا ہی یہہ رسالہ علم معقول کی جان ہی اسرار قدرت الہی کی پہچان ہے اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم مین آجائی تو رشتہ علوم کے عقدہ لاینحل کا صاف و شفاف انکشاف ہو جاوے میزان عقل مین اتنی طاقت کہان ہی کہ اسکا اندازہ مراتب و مناصب کر سکے اور میدان فکر مین اتنی وسعت کہان ہے کہ اسکے صفت احاطہ تحریر مین لا سکے اجمال اسکا یہہ ہی کہ سمندر ایک قطرہ مین کر دکھائی ہین اور تفصیل یہہ ہے کہ سیکڑون بلکہ ہزارون ثوابت و سیارات مثل عالم اجرام و اجسام گرد آفتاب عالمتاب اور انوار عالم ایک ذرہ کے

انہ نے چمکائی ہین روشنی فکر کو صیقل متانت سے جلا دیکر سجنجل تابان بنایا ہی تجلی اسرار الہی کو دیدہ دوربین سے اہل نظر کو دکھایا ہے اس بحث مین جو خطائین آجتک قایم تہین اونمین عقل آرائیان فرمائی ہین اس مسئلہ مین ابتک جو جو دشواریان تہین اونمین سہولتین پیدا کر دکھائی ہین

ع سنائین اگر کند عقلون کو آج * بجز تیز فہمی نہو کچھہ علاج ۔

یہ مصنف والا اتبار کے علم و عمل اور افکار نازک کا نتیجہ ہی کہ جس سے ادنی و اعلی ہر ایک مستفید ہوگا اور تا قیام عالم صفحہ دہر پر نام مصنف اور اوسکی ممدوح سر بحضور کا نام نامی قایم و باقی رہیگا جو علم کا کامل ثمرہ ہی چنانچہ بہادر جلیش کا قول ہے

بے علم کنی کار گناہ ہست گناہ	ہر خلق جہان علم پناہ ہست پناہ

تا باد جہان ز علم بادا روشن
بے علم ہمہ جہان سیاہ ہست سیاہ

ارباب تحقیق کو خوشی کا مقام ہی کہ حضرت مصنف کی علم و کمال کے فیض و عطا سے جو مغالطے کہ ان مسائل مین ہو رہی تھے وہ دفع ہو گئے اور اون کی صحت کے وسائل و اسباب کافی باستدلال بہم پہونچ گئے یہہ وہ مسائل ہین کہ انکی وجہہ سے بہت دہریہ ہو گئے بہت قدریہ بن گئے عالم کیواسطے علم کامل عقل سالم ہونا ضرور ہے وہ بفضلہ تعالی مصنف صاحب مین موجود ہی چنانچہ ابو نصر فارابی مقلب بمعلم ثانی اوستاد سیف الدولہ بن حمدان کا حال ہے ٥

صاحبدلی بمدرسہ آمد ز خانقاہ
بشکست عہد صحبت اہل طریق را
گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود
تا اختیار کردی ازان این طریق را
گفت او گلیم خویش بدر میبرد ز موج
این سعی میکند کہ بگیرد غریق را

مصنف نامور مولوی عبدالرحمن خانصاحب کلیانہ ضلع جہجر کے باشندی
اپنی خاندان مین افتخار قوم اور ایسی ممتاز ہین جسطرح خرابہ مین جواہر
یا کان مین یاقوت ہوتا ہی یہہ اول اپنی وطن سے چلکر بعہد نابالغی
مہارانا شنبو سنگہ جی اودیپور ملک میواڑ مین آئی اوسوقت ریاست کا
کام بذریعہ کونسل ہوتا تہا اہالیان کونسل نے مولویصاحب کے علم ولیاقت
پر غور کرکے مدرسہ فارسی واسطے تعلیم ٹہاکر اور پاسبان اور سردار
زادون کے مقرر کرکے اوسکا مدرس کیا اور مہارانا شنبو سنگہ جی کے
تعلیم بہی انکی تفویض کی چنانچہ فارسی اردو مین مہارانا موصوف نے
جو کچہہ استعداد بہم پہونچائی وہ آپ کی تعلیم کامل کا سبب تہا۔ بعد
یابی اختیارات کے مہارانا نے براہ قدر افزائی حاکم عدالت اپیل مقرر کیا اور
مصاحبت و حاضر باشی سے عز و افتخار بخشا۔ مہارانا شنبو سنگہ جی

اپنی جلسہ مین مذاکرہ علمیہ کا ہر روز چرچا رکھتے تھے اور بوجہہ حاصل ہونی نتیجہ نیک کے ان باتون کو بدل پسند کرتے تھے اور عجائبات حکمت و ریاضی کے متعلق امتحان ہوتے تھے ازانجملہ ایک امتحانکا بیان اسی رسالہ مین مرقوم ہے ان کی تعلیم نے یہانتک ترقی کی کہ ہر شاگرد جامہ تہذیب سے آراستہ ہو گیا چنانچہ اسوقت جسقدر سردارون اور ٹھاکرون اہلکارون و پاسبانون کے اخلاف نوجوان فارسی خوان انشا پرداز و پیوپر مین نظر آتی ہین وہ سب حضرت مصنف کی شاگرد رشید ہین جو فی زماننا اعلی عہدہ و نمبر مامور ہین جنکی تہذیب اور لیاقت اور کاردانی حسن تعلیم اور جانفشانی اوستاد کی شہادت دی رہی ہے

این لیاقت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدای بخشندہ

مہارانا سجن سنگہ جی نے اپنی زمانہ حکمرانی مین ایک بڑا اہم و مشکل کام تہذیب شہر و مضافات و تنظیم و تنسیق پولیس کا آپکی تفویض کیا جس سے مولانا کی لیاقت خداداد کا پورا اظہار ہوا اور حسب منشای رئیس وقت کامیابی حاصل ہوئی جسکے باعث آج وہ شہر ہم پلہ بلاد ہندوستان ہی - انتظام پولیس ایسا تکمیل کو پہونچایا کہ رزیڈنٹ میواڑ کرنیل سر والٹر صاحب بہادر نے اپنی سالانہ رپورٹ مین جو گورنمنٹ مین بہیجی جاتی ہے لکہا کہ یہانکا پولیس مثل سرکاری پولیس کے مستعد و ہوشیار ہے چنانچہ جب لارڈ رپن صاحب ویسرا اور گورنر جنرل کشور ہند داخل چتوڑگڑہ ہوے تو اسی اعتبار سے حضور محتشم الیہ کی حفاظت کیواسطے انگلش پولیس نہین بلایا گیا — سوا اسکے مہارانا سجن سنگہ جی نے آپسے صحبت مکالمت زیادہ رکہی

اور اردو پڑہنا شروع کیا تہوڑی مدت مین وہ رنگ طبیعت نے پیدا کیا کہ بالکل حکمای فلاسفہ کے مانند خیالات ہو گئی اور ہر امر مین اختراع اور طرز جدید کی ایجاد کا امتیاز جو حکمای فلاسفہ کی شان ہے پیدا ہو گیا۔ اور بستان حکمت ترجمہ انوار سہیلی سے پنڈت دابشلیم کی گفتار نتیجہ بخش کے پڑہانے اور ذہن نشین کرا دینی سے وہ اثر بخشا اور وہ حکمت عملی معاملات ملکی مین پیدا ہوئی جو بڑی مقتدر والی ملک کے شایان تہی جسکے وسیلہ سے اونہون نے وہ کام کیے جو ہمیشہ یادگار رہینگے اور لوگ سیکڑون برس تک ذاتی صفات کی ساتہہ یاد کرینگے کہ کہ استقلال و استحکام کلام حضور مرحوم کا حصہ تہا

چنین یاد دارم ز اہل خبر — کہ ثابت قدم بہ ز دُرجِ دُرر
اگر حظ چشم از دُرر حاصل است — بصیرت ز ثابت قدم کامل است

جب دور مبارک وہمایون حضور موفور السرور فلک رفعت ملک خصلت خورشید طلعت قمر شوکت عطارد فطنت ناہید عشرت مشتری خاصیت کیوان سطوت مظہر آیات عزت و جلال مظاہر غایات دولت اقبال ثریا جاہ فلک بارگاہ ہ

سپہر علم مہر اوج بینش
گرامی دُر بحر آفرینش
افاضل پروری عالی مناصب
فضیلت گستری والا مناقب
غبار راہ او کحل بصرہا
فروغ رای او نور نظرہا
گل افشانی کند گاہی تبسم
گہر ریزی کند وقت تکلم
وجودش دُرّ دریائی فضائل
کفش گوہر فشان بر فرق سائل
چو افشاند کف گوہر فشان را
تہی سازد دل دریا و کان را
بہ دورش ہر کہ بینی کامیاب است
بنائی ظلم در عہدش خراب است

شکوہ پایہ اش ہمپایہ چرخ	ز رفعت کرسیش ہمسایہ چرخ

سری سری ۱۰۰ اسری حضور مہارانا فتح سنگہ جی صاحب بہادر دام ملکہم ہوا تو اوسوقت قدردان علم و ہنر عاقل و دانا یگانہ روزگار رونق سلطنت ہند محب ملک مربی و پشت و پناہ راجپوتان جناب کرنیل سر والٹر صاحب بہادر دام اقبالہم رزیڈنٹ میواڑ سے تہے جو اسوقت مین ایجنٹ گورنر جنرل راجستان ہین - صاحب موصوف مثل ٹاڈ صاحب بہبود خواہ ملک میواڑ تہی اونکو قدیم خاندانونکی ترقی تعلیم کا بدل خیال تہا اوسیوجہہ سے صیغہ تعلیم کو بڑی ترقی حاصل ہوئی - الحاصل سری حضور دام ملکہم نے اپنی دور حکومت مین بمقتضای نیک نیتی و علم دوستی اور جوہر شناسی کہ خلاق عالم نے ازل سے خمیر مین تخلیق فرمائی تہی اپنی اب وجد سے زیادہ

قدر افزائی فرما کر مورد مراحم و الطاف فرمایا اور طمانیت کامل کا مژدہ ذہن نشین ہو گیا تو بمصداق ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے یہہ خیال پیدا ہوا کہ اس زمانہ اطمینان مین عہد ہمایون اپنی خداوند نعمت سری جی حضور کی کوئی یادگار ایسی تجویز کیجاوے کہ تاقیام لیل و نہار و گردش شمس و قمر باقی رہے تو شکر نعمت ہے اور یہہ بات سوا تصنیفات کے دوسری صورت سے ممکن نہین کیونکہ ہزاروں نامور دنیا مین آئے اور سفر کر گئے اونکی فانی یادگارین دو تین سو چار سو برس تک قایم رہین اور پہر حباب کے مانند مٹ گئین مگر کلیلہ دمنہ کے باعث رائی وابشلیم اور شاہ نامہ کے سبب محمود غزنوی اور تصنیفات سعدی کی بدولت ابابکر بن سعد اتابک کا نام آج روشن ہے و قس علے ہذا ہر ایک مصنف کتاب نے اپنی اپنی تصانیف مین جسکا نام

لکہا ہی وہ کتاب کیوجہہ سے زندہ اور باقی ہے مولانا نے اس ارادہ کے پورا کرنے پر کمر ہمت باندہی اور ارادہ کامل کر لیا کہ وہ کتابین علم حکمت طبیعی فلاسفہ کے جو اسوقت کار آمد ہین تصنیف کیجائین تا کہ یادگار عہد ہمایون سر حضور دام ملکہم و جناب کرنیل سر والٹر صاحب بہادر شفیق و مہربان سر حضور تا بہ قیام عالم باقی رہی - اولاً مولانا نے رسالہ نظارہ عالم علم ہیئت مین لکہا اور مطبع مطلع العلوم مراداباد مین چہپوایا اور باقی رسائل مطبع دبدبہ سکندری کیواسطے مخصوص کیے اون مین سے ایک یہہ رسالہ ہی سر حضور نے براہ فیاضی و سیر چشمی اور قدردانی مولانا کے اس خیال کے پورا ہونے اور تکمیل کے پہونچنی مین امداد و استعانت فرمائی اور صرف اسکا خزانہ عامرہ سے مرحمت فرمایا سبحان اللہ

قدردانی اور فیاضی علم دوستی و جوہر شناسی اسیکا نام ہی کہ ہر ایک نے وہ کام کیا جو اون کے شان تہا

یارب بطفیل شاہ ابرار مسرور رہی خدیو عالم
تا دور فلک بجاہ و اقبال روشن رہی آفتاب اجلال
تا بزم جہان مین ذکر اسفار ہو بہرہ سرور اہل ابصار
تا نظم سے نثر کی ہو زینت تا نثر سے نظم کی ہو وقعت
یہ نسخہ بعدیل و معقول یہ نسخہ بے نظیر و مقبول
عالم مین فروغ خوب پائے خورشید سے بڑہ کے ضو دکہائے
نام اسکا رہے جہان مین مشہور کرتی رہی یہہ دلون کو مسرور

رب العلمین اس کتاب کو مقبول دلہائی عالم کری اور مصنف اور ممدوح ولی نعمت کے اقبال و مناصب مین

ترقی فرماکر زندگی جاوید عنایت کرے۔

خاتمہ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ درینولا کتاب مستطاب اسرار قدرت
تصنیف شریف جناب مولانا مولوی محمد عبد الرحمن خانصاحب
کلیانی سپرنٹنڈنٹ پولیس وجج عدالت اودیپور ملک
میواڑ در عہد عدالت عہد خداوند خدایگان رونق افزاے
مسند علو و برتری و سادہ آرائی انجمن سروری حضور فیض گنجور
سری مہارانا فتح سنگہ جی صاحب بہادر فرمانروائی ملک
میواڑ دام ظلالہ واجلالہ مطبع حسنی دار الریاست مصطفی آباد
عرف رامپور اہتمام سے محمد حسین خان کے ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۹
میں چھپکر شایع ہوئی

تمت

بیوہ کا نا

(تصنیفات عبد الرحمن خان کلیانے)

نمبر	نام کتاب	مضامین
۱	رموز ہستی	پیدائش کائنات میں معقول اور مدلل
۱	جلوۂ کائنات	الہیات
۲	اسرار قدرت	فلسفہ
		ہیئت ہے
	نقارۂ عالم	کلام یعنی مباحثۂ مذہبی
	پی سپیر	
	شگوفہ	
	سوانح عمری	ادق مسائل الہیات
	قدرت الٰہی	نصائح
	سرکوب بدعت	اسانید
	تلخیص امور	اخلاق
	کنز الاخلاق کحل الدقاق	

میواڑ در عہد عدالت عہد خداوند خدایگان

بہبہتری و آرائے انجمن سموری حضور فیض گنجور

2
285
उर्दू संग्रह
पुस्तक का नाम जलवाए कायनात
लेखक मौ. मोहम्मद अ
प्रकाशन वर्ष
आग

عہد میمنت مہد سرکار رافت معمور سرک
مہارانا جی سر فتح سنگھ جی بہادر بالقابہ دام اق

جلوہ کائنا

سن تالیف مولوی محمد عبدالرحمن خانصاحب کلیانی سپر
پولیس و جج عدالت معاملہ خفیفہ ریاست اودیپور ملک میواڑ
سنہ ۱۸۹۹ع

مطبع دبدبہ سکندری رامپور میں چھپکر
شائع ہوا

اللہ اکبر

سبب تالیف

بیت

ساری عالم کی سیر ہونے سے
جلوہ کائنات نام ہوا

۳۰

یہہ رسالہ علم الٰہی مین جسکا نام **جلوہ کائنات**
ہے اسم بامسمی ہے متقدمین کی محدود
اور متاخرین کی نامحدود معلومات جو
غایت درجہ کی تحقیق سی نہایت ہی دلچسپ
اور دلاویز ہین اختصار کے ساتھہ دو
فصلون مین بیان کیے گئے ہین اسکے
مطالعہ سی علاوہ چند فائدون کے
دو فائدے حاصل ہوتے ہین **اول** شناخت
قوت ربانی اور معرفت قدرت یزدانی اوس خلاق
اکبر کی حاصل ہوتی ہے جسنی غرائب
مصنوعات اور عجائب مخلوقات سی اس

نگارستان ہستی کو کیسی خوبیون اور جلوؤن سے مخلوق کیا ہے۔ **دوسری** تمام موجودات عالم کی سیر اسکے مطالعہ سے میسر ہے جسکی تصنیف پر معلومات ذہنی اور دلائل عقلی نے بغرض استفادہ عام مجبور کیا اور بخاطر طلبائی مدارس مشتہر کیا

الراقم

عبدالرحمن کلیانی

سپرنٹنڈنٹ پولیس وجج عدالت

اودیپور ملک میواڑ

مورخہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ع

اغاز رسالہ جلوہ کائنات

حکماء متقدمین اور متاخرین نے عالم بہ فتح لام کے جو معنے بیان کیے ہین دو فصلون مین لکھے جاتے ہین **فصل پہلی** متقدمین کی مختصر توضیح مین **فصل دوسری** متاخرین کی مجمل تشریح مین فصل اول متقدمین کے نزدیک موجود دو قسم پر منقسم ہے۔ ایک واجب الوجود۔ دوسری ممکن الوجود۔ ممکن الوجود عالم کو کہتے ہین۔ عالم دو طرح کی ہین۔ ایک عالم ذاتی۔ دوسرا عالم صفاتی۔ عالم ذاتی دو قسم کے ہین۔ اول اجرام۔ دوم ارواح۔ اجرام دو طور کے ہین۔ اول جوہر۔ ثانیاً عرض۔ جوہر پانچ قسم کے ہین۔ ایک جسم

دوسرا ہیولا - تیسری صورت - چوتہی عقل - پانچوان نفس -
یہہ پہر دو نوع پر ہین - ایک علوی دوسرے سفلی - علوی
فلک الافلاک فلک ثامن ہفت آسمان - ثوابت
ہفت سیارہ دوزخ بہشت - برزخ - لوح و قلم
سفلی دو صنف ہین ایک بسیط دیگر مرکب بسیط چار ہین
آگ ہوا پانی مٹی مرکب دو صورت کے ہین - ایک
مرکب تام - دوسری مرکب ناقص - مرکب تام کی تین
تفریق ہین - ایک جمادات دوسری نباتات
تیسری حیوانات - مرکب ناقص بہت سے ہین جیسی
بادل - بارش - اولہ - برف - بگولہ - بہنور - صاعقہ
برق شہاب - دمدار ستارہ - زلزلہ - کوہ آتشین

چشمہ جاریہ ۔ شبنم ۔ صقع ۔ ترنجبین ۔ خشک انگبین
ارواح تین ہین ۔ ایک نیک ۔ دوم بد ۔ سیوم نیک وبد
عرض نو ہین کم ۔ کیف ۔ این ۔ متی ۔ مضاف
وضع ۔ فعل ۔ انفعال ۔ ملک ۔ عالم صفاتی
لامحدود ہین ۔ اس تقسیم مین جس قدر الفاظ آی ہین
اون کے معنے مطلب سمجھنے کے لئے بیان کئے
جاتے ہین ۔ موجود ہستی کو کہتے ہین ۔ واجب الوجود
اوس ہستی مطلق کو کہتے ہین جسکا وجود باعتبار ذات
ضروری ہو اور وہ محض بسیط ہو جنس اور فصل سے
مرکب نہ ہو ۔ بسیط مفرد غیر مرکب کو کہتے ہین جنس
اوسی کہتے ہین جسکی ماتحت بہت سے اقسام ہون اور

جنس کے ماتحت اقسام کو نوع کہتے ہین اور نوع کے ماتحت اقسام کو صنف کہتے ہین اور صنف کے ماتحت اقسام کو افراد کہتے ہین جیسے حیوان جنس ہی اس مین انسان نوع ہے اور فرنگی حبشی ہندی کوہی اصناف ہین اور صنف کے اشخاص افراد ہین۔ فصل دو چیزون کے درمیانی جدائی کو کہتے ہین جو مشارکات ذاتہ سے ممیز ہو۔ جیسا لفظ ناطق کا انسان مین دوسرے حیوانون کی شرکت سے ممیز ہی پس جنس وہ کلی ہوئی جو داخل ماہیت ہو مگر نوع سے عام تر ہو اور فصل وہ کلی ہوئی جو داخل ماہیئت ہو اور جنس کے مخصص ہو سوا اوس ہستی مطلق مین جنس اور فصل کی ترکیب نہین ہے

ممکن الوجود وہ ہی جسکا وجود یا عدم وجود ضروری نہو
ممکن الوجود کو عالم کہتے ہین - عالم - بہ فتح لام
ما سوی اللہ یعنے سوای ذات واجب الوجود کے کل
مخلوقات کو کہتے ہین اور بعضون نے عالم کے معنی ما
یعلم بہ کے کیئے ہین یعنے دیکھنے عجائبات جہان سے
واجب الوجود کی قدرت کا علم حاصل ہو گویا عالم
آلہ ہے جس سے واجب الوجود اور اوسکی قدرت کے
عجائبات معلوم ہوتے ہین کما قیل چشمی داری
و عالمی در نظر است + دیگر چہ معلم و کتابت باید +
ذات کے معنے صاحب خداوند ہستی حقیقت ہر شی نفس
ہر شی کے ہین یہہ لفظ عربی ہے ذا اسم اشارہ کے

معنی مین تہا۔ ہائی وقف داخل ہونے سے جزو کلمہ کے ساتہہ
ملفوظ ہونے سے ذات ہوا۔ اور صفت کے معنے اظہار حال کے
ہین اور کسی چیز کی علامت اور نشان کے بہی ہین
ایک صفت ہی ایک وصف۔ وصف کلمات مدح کو کہتے ہین
اور صفت خصلتون اور قوتون کو۔ اجرام کے معنے جسم کے
ہین مگر فرق اجرام و اجسام مین یہہ ہے کہ اجرام کا اطلاق
کواکب اور جواہرات اور احجار پر ہے اور اجسام کا
اشیاء حیوانی اور نباتی پر لہذا وسعت معنی کے
سبب اجرام کہا گیا۔ روح بالضم بخار لطیف کو کہتے ہین
جو ترکیب تامہ عنصرون سے پیدا ہو کر باعث حیات
اور حس و حرکت کے ہوتی اور فقہاؤن کے نزدیک روح

امر الٰہی ہے۔ جوہر کے معنے قیمتی پتھر کے سوائی ہر شئی
کی اصل کے ہی جو اپنی ذات سے قایم ہو اور محتاج
محل کا نہو۔ عرض وہ ہی جو بذات خود قایم نہو جوہر کے
ساتھہ اوس کا قیام ہو اور اوس سے علیحدہ نہو سکے۔ جیسی
کاغذ جوہر اوسکا رنگ کیطرح کا ہو عرض ہی جسم
وہ ہی جسمین طول عرض عمق ہو۔ ہیولی مخفف ہیئت
اولی کا ہی بمعنی اصل شئی و ماہیئت و مادہ ہر شئی
جسکی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ ایک جوہر ہی کہ جو
صورت کا محل ہو یعنے مادہ بلا صورت جو صورت کو قبول
کری اوسکو جوہر اول اور ارواح اور طبیعت کل اور حقائق
اشیا بھی کہتے ہین۔ صورت جسمون کی شکل کو کہتے ہین

جسکے سطحون سے وہ حسی ہو وہ ہو - عقل معنے سمجھنے کے ہین جس سے
دقایق اشیا مین تمیز ہو اور اوسیکو نفس ناطقہ کہتے ہین
اور یہہ دس تک عقول عشرہ کے نام سے مشہور ہین جسکی
معنے یہہ ہین کہ عقل اول جسی جوہر اول کہتے ہین اوسنی
عقل دوم کو مع ایک آسمان کے پیدا کیا اور دوم نے
سوم کو اور سوم نے چہارم کو یہان تک کہ نو آسمان اور
دس فرشتے پیدا ہوئی دسوین کا نام عقل فعال ہے
جس سے تمام عالم افراد پیدا ہوی - نفس بکون فا
بمعنے جان و روح و حقیقت شی و ہستی و عین ہر چیز
کے ہین - علوی بضم اول و سکون ثانی بمعنے عالم بالا
اور سفلی عالم پستی یعنے دنیوی کو کہتے ہین - فلاک الافلاک

وہ آسمان جو سب آسمانون پر محیط ہی اس مین کوئی ستارہ نہین اسلئے اسکو فلک اطلس بہی کہتے ہین اس کی حرکت وضعی سے آٹہون فلک اور سیارات وابستہ ہین ذرات کی گردش اسی سے علاقہ رکہتی ہے، اوسکی وسعت حجم کسیکو معلوم نہین سب جہتین اور کل عالم امکانی اسی تک منتہی ہین اس سے آگی کچہہ نہین - فلک ہشتم اسیکو فلک الثوابت اور فلک البروج کہتے ہین تمام ستاری اس مین مرکوز ہین اور ہفت افلاک پہلا فلک چاند کا ہی - دوسرا افلاک عطارد کا - تیسرا زہرہ کا - چوتہا آفتاب کا - پانچوان مریخ کا چہٹا مشتری کا - ساتوان زحل کا - ان ساتون کو فلک کلی کہتے ہین کس لیئے کہ ان ساتون کے درمیان افلاک جزوی بہی ہین

چنانچہ فلک کلی اول افلاک جزوی مائل حامل تدویر جوزہر سے اور فلک کلی دوم افلاک جزوی ممثل مدیر حامل تدویر سے فلک چہارم افلاک جزوی ممثل خارج المراکز سے اور فلک کلی سوم اور فلک کلی پنجم اور فلک کلی ششم اور فلک کلی ہفتم افلاک جزوی ممثل حامل تدویر سے مرکب ہین یعنی یہہ ساتون آسمان کلی بائیس آسمان جزوی سے ملکر بنے ہین اون کے مختلف گردش سے تبدیلی موسم یعنی دن رات کی کمی و بیشی ہوتی ہے اور ہر ایک آسمان کا محدب دوسرے آسمان کے مقعر سے متماس ہی اور محدب فلک ثامن سے لیکر زمین کے سطح تک فاصلہ پونے دو کرور میل ہے اور سب آسمان مانند بلور کے مصفا ہین تمام ثوابت

فلک ہشتم مین جڑی ہوی ہین ان مین ۱۰۲۵ کواکب مرصودہ ۴۸ شکلون مین ہین ان مین سے بارہ شکلین بارہ برج کے نام سے منطقۃ البروج سکے ہین جس مین آفتاب بیک خط پر ایکسال مین گردش کرجاتا ہی اسکو طریق الشمس کہتے ہین جو معدل النہار کے متقاطع ہے ۲۳½ درجہ شمال راس السرطان تک اور اسیقدر جنوب مین راس الجدی تک اور ۲۱ شکلین شمال مین ہین اور ۱۵ جنوب مین اور ان کواکب مرصودہ کے چھہ درجہ باعتبار کلانی اور کوچکی کے مقرر ہین قدر اول مین ۱۵ قدر ثانی مین ۴۸ قدر ثالث مین ۱۸ قدر رابع مین ۴۶۴ قدر خامس مین ۲۲۷ - قدر سادس مین ۱۵۵ کواکب ہین ۴۸ شکلون مین منطقۃ البروج کی بارہ شکلین یہہ ہین

حمل مینڈھا زبان نکالے اپنی پیٹھ دیکھ رہا ہی - ثور بیل
اسمین دو ہران اور ثریا ہی - جوزا - دو لڑکے ننگے آپس مین
جُڑی ہوئی ہین - سرطان کیکڑا - اسد شیر - سنبلہ
ایک عورت اوسکے ہاتھہ مین خوشہ ہی - میزان ترازو
عقرب بچھو - قوس چہرہ آدمی کا بدن گھوڑیکا ہاتھہ مین
ایک کمان تیر چڑھا ہوا - جدی بزغالہ جسکا پچھلا حصہ مچھلی
کے دم کے مانند خمدار ہے - دلو ایک آدمی کھڑا ہوا ڈول
سے مچھلی کے مونہہ مین پانی پہونچاتا ہے - حوت دو مچھلیان
ایک دوسری سے متقاطع ہین - دوسرا حصہ منطقہ سے شمال
طرف جسمین ۱۲ شکلین ہین - دب اصغر ایک ریچھ کھڑا ہوا
اوسکے دم پر ایک ستارہ قدر ثانی کا ہی جسکو قطب تارہ کہتے ہین

[۲]دب اکبر ایک بڑا ریچھہ سرنگون اپنی دم لنبی کیے ہوی کہڑا ہی اسکی ۳۵ ثابتون مین سے سات ثوابت کو بنات النعش کہتے ہین۔ [۳]تنین اژدہا بزرگ پیچدار ہی۔ [۴]قیقاوس مرد کلاہ پوش ہے۔ [۵]عوا ایک آدمی ہے ایک ہاتہہ مین کچہہ لیے ہے۔ دوسرے ہاتہہ مین دو کتّے ہین اسکو حارس السما بہی کہتے ہین اسکا ایک ثابتہ سماک رامح مشہور ہے۔ [۶]فکہ کاسۂ شکستہ درویشان۔ [۷]جاثی علی رکبتہ ایک مرد دو زانو جہکا ہوا بیٹھا ہی۔ [۸]شلیاق کچہوا اسکا ایک ثابتہ نسر واقع مشہور ہے۔ [۹]دجاجہ ماکیان۔ [۱۰]ذات الکرسی عورت پابرہنہ کرسی نشین ہے۔ [۱۱]برشاوش ایک آدمی بائین پیر پر کہڑا ہوا۔ دہنا پانون اوٹہای ایک ہاتہ سر پر رکہی

دوسری ہاتہہ مین بہوت کا سر خون چکان لئے ہی اسکو
حامل راس الغول کہتے ہین۔ [۱۲] ممسک العنان مرد ایستادہ
جسکی گود مین بکری کا بچہ ہی اس کا ثابتہ عیوق مشہور ہے
[۱۳] حوا۔ ایک مرد سانپ پکڑی ہوی بصورت مار افسا
یعنی کالبیلیا کی ہے۔ [۱۴] حیہ مار۔ [۱۵] سہم تیتر۔ [۱۶] عقاب
اسکا ایک ثابتہ نسر طائر مشہور ہے۔ [۱۷] دلفین
جانور آبی مثل مشک پر باد کے ہے۔ [۱۸] قطعة الفرس
اسپ خوب صورت۔ [۱۹] فرس اعظم گہوڑہ جسکے ایک سر
دو بازو ہین پچہلے دونون پانون نہین ہین اس کو
ذوالجناحین بہی کہتے ہین۔ مرات المسلسہ زن ایستادہ
دست کشیدہ پا بزنجیر ہے۔ مثلث شمالی طویل ہے

تیسرا حصہ منطقہ سے جنوب طرف اس مین پندرہ
شکلین ہین۔ قیطس[۱] حیوان بحری جسکی دو بازو
اور دم مثل مرغ کے ہے۔ جبار[۲] مرد دو کرسیون پر
کمر بستہ شمشیر حمائل کیے ایک ہاتھ سے ایک لکڑی
اوٹھای ہوئے کھڑا ہے۔ نہر[۳] چھوٹی ندی۔ ارنب[۴]
خرگوش۔ کلب اکبر[۵] بڑا کتا۔ کلب اصغر[۶] چھوٹا کتا
سفینہ[۷] کشتی اسکا ایک ثابتہ سہیل مشہور ہے
شجاع[۸] بڑا سانپ۔ کاس[۹] پیالہ مستدیر۔ غراب[۱۰] زاغ
قنطورس[۱۱] ایک جانور بدن گھوڑہ کا مونہہ آدمی کا ہے
ذئب[۱۲] گرگ۔ مجمرہ[۱۳] انگیٹھی۔ اکلیل جنوبی[۱۴] تاج۔ حوت[۱۵]
جنوبی مچھلی اور ہفت سیاری ہفت افلاک کے

ساتہہ ایک ایک متعلق ہے جیسی پہلی گذرا اور
افلاک کلی اور افلاک جزوی اور فلک الافلاک اور
ثوابت اور سیارے سب کے حرکات جداگانہ ہی ثوابت
دو ہزار برس مین ایک برج کو طے کرتے ہین۔ چوبیس ہزار
برس مین دورا پورا کرتے ہین انسمی ازمنہ۔ ماضی حال
استقبال کے حالات معلوم ہوتے ہین۔ ماضی گذشتہ
استقبال آیندہ۔ حال وہ زمانہ ہی جس مین ہون
یعنے ماضی و استقبال کے درمیان کا زمانہ اسکا عرصہ درجہ
بدرجہ نہایت کمی کے ساتہہ مفہوم ہوتا ہی ایک پل کا
اول ماضی اور اخیر استقبال ہے اور جو اس پل کے عرصہ کے
حصے کئے جاوین تو ہر ایک حصہ کے باعتبار زمانہ کے

9283
92.2.209
285

یہی معنی ہون گے پس جز و لا یتجزی اور زمانہ حال کی تقسیم برابر ہے ۔ سات دوزخ مدارج رنج کی ہین جسمی ہفت طبقہ دوزخ کہتے ہین جنکے نام ۱ جحیم ۔ ۲ لظی ۔ ۳ حطمی ۔ ۴ سعیر ۔ ۵ سقر ۔ ۶ حمیم ۔ ۷ ہاویہ ۔ آٹھ جنت درجہ راحت کی ہین جسمی ہشت بہشت نامزد کرتے ہین اونکے اسطور پر نام ہین ۔ ۱ خلد ۔ ۲ دار السلام ۔ ۳ دار القرار ۴ عدن ۔ ۵ ماوی ۶ نعیم ۔ ۷ علیین ۔ ۸ فردوس ۔ لوح سطح ہر شی کو کہتے ہین ۔ یہان مراد جو سے ہے جو زمین و زمان کے درمیان عالم ہین ۔ قلم عقل اول کو کہتے ہین ۔ برزخ درمیان دو شی مخالف کے حالت ثالثہ جو دونو شی سے ممیز ہو اوسی کہتے ہین اسکی حالت

زمانہ حال کے مانند رہے گی مثل حالت برزخ مابین دنیا
وآخرت یا اعراف مابین بہشت و دوزخ یا بوزنہ میان
بہایم والنسان وکیا مابین حیوانات ونباتات ومرجان
مابین نباتات وجمادات۔ بسیط جای فراخ کو کہتے ہین
یہان مفرد غیر مرکب سے مراد ہے یا جسکا جزو مشابہ کل کے
ہووی۔ اور مرکب بالتشدید اوسی کہتے ہین جو ایک
چیز دوسری مین دو یا کئی ملائی گئی ہون اور سیاہی
مین گوند پانی وغیرہ ملا کر گھوٹنی سے سیال لکھنے کے
غرض سے بناتی ہین اسلئے اوسکو بھی مرکب کہتے ہین
یہان مراد معنے اول سے ہے۔ آگ گرم خشک لطیف ہے
ہوا کے کرہ پر محیط اسکا محدب فلک قمر کے مقعر سے ملا ہوا ہے

سطح زمین پر جہان کہین آگ جلائی جاتی ہے اوسکا
شعلہ بسمت آسمان راجع ہوتا ہی اسلئے کہ تمام شی
اپنی اصل کیطرف رجوع کرتے ہین اور یہ عنصر مفرد
غیر مرکب ہی۔ ہوا گرم تر ہی یہہ عنصر بہی مفرد غیر مرکب ہے
گرد پانی کے محیط ہے اسکا محدب کرہ آتش کے مقعر سے
ملا ہوا ہی۔ پانی سرد تر ہے یہہ عنصر مفرد غیر مرکب محیط
زمین ہی اسکا محدب کرہ ہوا کے مقعر سے ملا ہوا ہی اور
کروی شکل ہے مثلا بحر یا کوئی جہیل یا تالاب یہان تک
کہ حوض اون کے پانی کے سطح مستوی نہ ہوگی اوسمین
بحیثیت سطح کمی و بیشی کرویت ضرور رہی پیالہ مین جو پانی
ہے اوسکے سطح مین کرویت ہی اگرچہ وہ محسوس نہین ہوتی

لیکن سمجھہ مین آنا آسان ہی جیسے بحر کی سطح وسیع ہونے
سے اوس کا مشاہدہ ہو سکتا ہی اسیطرح جھیل مین اور
تالاب مین نہایت ہی کم اور حوض یا آبخورہ مین وہ کمی
کالعدم ہوگی اور یہہ باعتبار سطح کے جنہین ہفت دریا
کہتے ہین اون کے نام یہہ ہین - دریای اخضر - دریای
عمان - دریای قلزم - دریای بربر - دریای اوقیانوس
یا بحر ظلمات بحر روم - دریای ارزق - اور باعتبار
ایک دوسری پر محیط ہونے کے سات دریا یہہ ہین
بحر محیط - بحر قیس - بحر اہم - بحر مظلم - بحر ماس - بحر
ساکن - بحر باکی - زمین سرد خشک کروی شکل ہے
اسکا محدب پانی کے مقعر سے ملا ہوا ہی اور مرکز عالم ہی

جسکے گرد تمام اجرام سماوی ہمیشہ گردش کیا کرتے ہین اور تمام عوالم جسمانی کلی جزوی عنصری فلکی ۱۳ کرون مین منحصر ہین منجملہ اون کے کرۂ خاکی[۱] - کرۂ آبی[۲] - کرۂ بادی[۳] کرۂ آتشی[۴] - چارون کرۂ عنصری کہلاتے ہین اور سات آسمان سبع سیارہ کے اور ایک فلک البروج اور ایک فلک اطلس یہہ نو کرہ فلکی کہلاتے ہین ان تیرہ کرون مین سے بارہ مجوف ہین اور ایک یہہ زمین مرکز عالم مصمت ہے اور سب کرے ایسے تہ بتہ ہین جیسے پیاز کے چہلکے زمین کے گرد پانی محیط تہا ایک طرف زمین کے اجسام وزنی واقع تہے اونہون نے مرکز کی جانب رجوع کی اجزای ارضی منجمد ہونیسی وہ مرکز تک نہ پہونچے مگر ثقالت کے سبب

اونہون نے زمین کو دبایا وہ مرکز کائنات ہونے سے بھی دباؤ سے یہان تک اوٹھے کہ سطح زمین پانی سے ۹۰ درجہ مکشوف ہوئی اور مرکز زمین جہان سے محیط زمین تقریباً مساوی البعد ہوتا تھا ہٹ جانے سے مرکز حجم قایم ہو کر کرہ خاک کرہ آب دونون بمنزلہ ایک کرہ کے ہو گئے ہین کس لیئے کہ سطح پانیکا احاطہ زمین پر تامہ نہ رہا اور ۹۰ درجہ مکشوف کو ربع مسکون کہتے ہین ان مین سے ۳۰ درجہ قطب شمالی کی برودت کے سبب قابل سکون نہ ہونے سے ۶۰ درجہ مین اقالیم سبعہ مانند ہفت بساط مطولہ قرار پائی جو مشرق سے مغرب تک سطحاً ربع مسکون مین واقع ہین جنہین ہفت اقلیم کہتے ہین

یعنے اقلیم اول - اقلیم دوم - اقلیم سوم - تا اقلیم ہفتم
اور سات طبقے اوپر تلے زمین کے یہہ نام ہین - زمسکان
داخلدہ - غرفہ - عربیا - ہولتا - سجین - عجیبا - مرکب
نام وہ ہین جن مین چارون عنصر - آگ - ہوا - پانی -
مٹی - اوس جسم کے موافق جتنی اون کی ترکیب مین ضرورے
سے ملی ہوئی ہون اسی کامل ترکیب سے اول وہ غیر
نامی اجسام ہین جن مین بہت کی بے نظیر صورت نوعیہ
مختلف ہی اون کو جمادات کہتے ہین اور دوسرے نامیہ دو
طرح کے ہین پہلے غیر متحرک دوسری متحرک غیر متحرک
اجسام طرح بہ طرح کی دلکش صورت سے دکہائی دیتی ہین اون کو
نباتات کہتے ہین دوسرے متحرک اجسام عجیب و غریب

مختلف رنگ وضع اور حرکات کے ہین اون کو حیوانات کہتے ہین ان تینون کے اقسام اور ہر ایک کے حقیقت بہت ہی زیادہ ہے جنکا شمار حد امکان سے باہر ہے ان سب مین انسان افضل ہے جسکے جزوی حالات کی بے شمار کتابین موجود ہین فقط یہہ ہی دریافت کیا جاوی کہ یہہ کیون اور کہان سے آیا اور کس لئے اور کہان کو جاویگا اسی ایک مسئلہ مین بے شمار سرگردانیان اور حیرت انگیزیان ہین اور ہو رہی ہین مگر حل نہین ہوتا۔ یہہ انسان کی بے شمار حالتون مین سے ایک حالت کی کیفیت ہے بقایا کا کیا ٹھکانہ ہی خاصکر اوس حالت مین جب تینون قسمون سے ہر ایک قسم کے کلی حالات دریافت

کیے جاوین تو کیا سخت عقدہ مالاینحل ہوگا جو تھوڑی غور سے معلوم ہو سکتا ہی۔ مرکب ناقص۔ جن مین ترکیب چارون عنصرون کے پوری نہ ہووے بہت ہین اون مین سے چند کا تذکرہ کیا جاتا ہی۔ بادل۔ بارش اولہ۔ برف۔ جو مرکب ناقص ہے اسطرح بنتی ہین کہ جب حرارت کے باعث سے کرہ ارضی گرم ہوجاتا ہی اوسکی اثر سے رطوبت ارضی اور دریاؤن کا پانی بخارات کی شکل مین سبک ہونی کے سبب اوپر صعود کرتا ہے یہہ بخارات آپس مین بلکہ وقتاً فوقتاً اکھٹے ہوجاتے ہین اور حرارت کم ہونیسے سردی پاکر کثیف ہو۔ رطوبت کے سبب بادل کی شکل مین نمایان ہوتے ہین اور نیچی کی

طرف رجوع کرتے ہین - اس حالت مین اگر ایسی ہوا مین آ گئے جس مین بخارات سے رطوبت نہو تو یہہ پھر بخارات بنکر غایب ہو جاتے ہین اور اگر بخارات سے وہ ہوا تر ہی تو برسنے لگتے ہین اگر بخار چھوٹے ہون تو کامل سرد جگہہ ہونیسے دہنکی ہوئی روئی کے طرح برف بنکہ نازل ہون گے اور اگر بڑی قطرون مین تبدیل ہونیکے بعد اوس سرد جگہہ سے گذرین تو اولہ بنکر زمین مین گرینگے اور جس جگہہ برف اور اولہ بنکر نیچے گرتے ہین اوس جگہہ کو برد قوی یعنے سخت سردی کی جگہہ کہتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ بادل بارش اولہ دو عنصرون سے مرکب ہین اولہ اور برف مین فرق یہہ ہے کہ برف غبار

یا عبیر سفید کے مانند برستی ہی اور اولہ قطرات جمکر مانند ریزہ سنگ سفید کے پڑتے ہین - صقیع یعنے کہاسہ اور شبنم اسطرح بنتی ہین کہ جو بخارات اوپر جاتے ہین اون سے بادل بنتی ہین اور جو اوپر نہین جاتے زمین کے متصل رہتے ہین وہ رات کو سردی پاکر شبنم بنکر نیچے آپڑتے ہین جو خوبصورت ہیرون کے ذرون کے مانند پتے اور سبزی پر دکھائی دیتی ہین اور زمین کے متصل کے بخارات اور ہوا کی تری سے کہاسہ بنتا ہی جو بعض اوقات ساری آسمان مین چہا جاتا ہی - ترنجبین خشک انگبین مثل قوام شہد تر یا خشک کے بخارات سے بنتی ہین اور درخت خاردار جو ملک خراسان مین ہین اونپر مانند شبنم کے

پڑتی ہی اور خشک ہوکر مانند ریگ سرخ کے جمتی ہے
ان کے اسباب بھی تقریبًا وہی ہین جو بادل کے ہین
بگولہ ہوا کے چلنے سے جو ناہمواریان پہاڑون اور غارون
سے اوسکی رفتار مین حائل ہوتی ہے اون سے پیدا
ہوتا ہی جیسی گرداب پانی مین اس مین ہوا کے
چکر سے کوڑا۔ کچرا۔ دہول۔ راکھہ۔ کہینچکر ایک ستون
روان کے مانند نظر آتا ہی بعض دفعہ یہہ نہایت زور سے
آتا ہی جس سے بڑے بڑے درخت ٹوٹ جاتے ہین
اور آدمی جانور اوڑ جاتے ہین یہہ مٹی اور ہوا سے مرکب ہے
ہوا۔ ایک نہایت درجہ لطیف عنصر آگ سے درجہ دوم
پر ہی اوسکی چال جس سطح زمین پر ہی اوسکی ناہمواری سے

بگولہ ہوتا ہی اسیطرح پانی لطیف ہی لیکن ہوا سے دوسرے درجہ پر ہے اوسکی رفتار بلندی سے نشیب کی طرف ہونے سے جس سطح پر وہ جاوی اوسکی ناہمواری سے بہاؤ مین گردش سے گرداب واقع ہوکر سبب خوف کا ہوتا ہی جیسے بگولا اپنی اطراف کی ہر شئی کو اپنی مرکز کیجانب کہینچتا ہے ویسی ہی گرداب کا حال ہے بڑے گرداب مین کشتی وغیرہ آجانے سے ڈوب جاتی ہے سمندر کا پانی جزر مد سے متحرک رہتا ہی اس لیے اوس مین ناہمواری سطح زمین سے گرداب پڑجاتے ہین اور بعض جگہہ ایسی سخت ہین کہ دوچار کوس تک کے جہاز کو کہینچکر غرق کردیتی ہین جہاز ران کو ایسی جگہہ کا

بڑا خیال رہتا ہی اور بعض ایسی جگہون سے جہازونکے
بچنے کے لیئے علامات سمندر مین بنادی گئے ہین سکندر کے
پتلی کا قصہ مشہور ہے چشمہ جاریہ کا سبب یہہ ہی کہ بذریعہ
مسام جو پانی زمین کے اندر جاتا ہی وہ جمع ہوکر ایک سوت
پیدا کرتا ہی یہہ سوت اندر ہی اندر بہتی ہوئی کسی
ایسی ہی دوسری سوت سے جا ملتا ہی اور اسی طرحکی
سوتین اکٹھی ہوکر کسی مقام زیر زمین پر بہت سا پانی
اکٹھا ہو جاتا ہی۔ بعض اوقات چکنی مٹی اون کی سد
راہ ہو جاتی ہے وہ پانی خزانہ کے طور سے جمع ہوتا رہتا ہے
جب یہہ پانی رفتہ رفتہ وسعت مین زیادہ ہو جاتا ہی تو پھر
کسی مقام سے نشیب کی طرف سی نکلکر بہنا شروع

۴۰

کرتا ہی ایسے سوت اور چشمہ زمین پر کثرت سے ہین زمین
ہین جہان کہین کنوان کہودتی ہین اوس مین پانی
اسی قاعدہ سی آتا ہی اور یہہ بہی ظاہر ہی کہ کوئی
کنوان گہرا اور کوئی کم گہرا ہوتا ہی سو جسکے سوتون کا
خزانہ اوپر ہی وہ کم گہری کہودی جاوینگے اور جنکا نیچے ہی
اونہین گہرے کہودینگے پہاڑونپر جو چشمے اور آبگیر پائے
جاتے ہین وہ اوسی قاعدہ سے ہین اس جگہہ بعضونکو
یہہ اشکال درپیش آتے ہین کہ بعض چشمہ یا آبگیر یا جہیل
ایسے ہوتے ہین جنمین پانی آتا بہی ہی اور نکلتا ہی ہے
لیکن بعض ایسے ہین جن مین پانی آتا ہے اور نکلتا نہین
اور بعض ایسی ہین جنمے پانی نکلتا ہی اور آتا نہین

سو پہلی قسم کی جھیل باقاعدہ ہونے سے حیرت نہین دلاتی
مگر دوسرے اور تیسرے قسم سے حیرت ہوتی ہے دوسری مین
اس سبب سے کہ پانی آتا ہی اور نکلتا ہوا اور بڑھتا ہوا معلوم
نہین ہوتا اس سبب سے کہ زمین کے اندرون سوتون سے
اوسیقدر نکلجاتا ہی اور کسی چشمہ یا آبگیر یا جھیل وغیرہ
نشیب مین فراہم ہوکر بہتا ہی اور تیسری قسم مین پانی
نکلتا ہی مگر آتا ہوا معلوم نہین ہوتا سو اس مین پانی کا آنا
زمین کے اندرونی سوتون سے ہوتا ہی اور اندرونی
سوتون سے نکلنی کی پوری جگہہ نہین پانے سے بیرونی
سطح سے بہتا ہی۔ سبب نمبر ۲ کا یہہ ہی کہ بخارات شدید
زیر زمین جمع ہوکر رُکنی سے اسقدر کثیف ہوجاتے ہین

کہ زمین کے مسام مین سے نہین نکل سکتے ایک تو کثافت کی وجہہ سے جو بیان ہوئی۔ دوسرے مسامات زمین کے اتصال سے لہذا وہ اکھٹے ہو کر زور کر کے زمین کے باہر نکلنا چاہتے ہین مگر نکلنے کی جگہہ نہ ملنے سے اون کی قوت سے زمین مین زلزلہ پیدا ہوتا ہی اور یہہ ہی حالت اوس وقت واقع ہوتی ہے جبکہ ہوا یا دہوان زمین کے اندر جمع ہو کر رک جاوی اور بارہا اس قسم کی چیزین زمین کے اندر جمع ہو کر ایسا زور کرتی ہین کہ زمین پہٹ جاتی ہی اور بڑی بہاری سخت دہشت ناک آواز پیدا ہوتی ہی اور بعض دفعہ اسی قسم کی ہوا اور دخان اور بخارات کی قوتون کی تصادم سے اوس طبقات زیر زمین ہین جو گندک رال وغیرہ ہین

آگ مشتعل ہو جاتی ہے اور آتش فشان پہاڑون کے خروج کا سبب ہوتا ہی ایسی پہاڑ دنیا مین گئے ہین اور جو پہاڑ آتش فشان نہین ہین وہ بہت سے ہین اون مین بڑی پہاڑ دنیا مین نو ہین - کوہ قاف محیط عالم نہایت بلند. کوہ - دناوند کوہ سراندیپ - کوہ گلستان - کوہ درن - کوہ لبنان کوہ چین - کوہ قمر - کوہ نور شہاب - اصل مین شاہ آب سے جو روشن سرخی مایل رنگ کو کہتے ہین - دوسرے رنگون سے عمدہ ہی اون کے وجود کا سبب دخان مشمولہ اجزای ارضی ہی جو کرہ نار مین پہونچکر روشن مانند شعلہ کے ہو کر بخط مستقیم حرکت قسری سے جو کرہ نار کے متماس فلک قمر ہونے سے ہی اوسکے تابع ہو کر کچھ دور جا کر مٹ جاتا ہی اسی تارہ ٹوٹنا

کہتے ہین اگر یہہ دخان جو مانند ستارہ روشن شعلہ وار کرہ
آتش مین مشتعل ہوکر پستی کی طرف مایل ہوکر جلد فنا ہوجاوے
اوسی شہاب ثاقب کہتے ہین اور اگر کرہ ناری مین بسبب
زیادتی دخان و اجزای ارضی کے جلد فنا نہ ہو اور تابع
حرکت قسری کرہ نار کے ہوکر چند روز تک پہرتا ہوا
نظر آوی اوسی ستارہ دمدار کہتے ہین برق جو بادل مین
چمکتی ہے اور صاعقہ وہ جو زمین پر گرتی ہی یہہ دونون ایک
ہین اور رعد آواز اوسکی ظہور کی کڑک کی ہے پتہر سے
پتہر یا لوہی سے پتہر کا ٹکرانا بلکہ کل جسم جو ایک دوسری سے
آپس مین رگڑ کہاتی ہین اون مین اثر اس عنصر کا ظاہر ہوتا ہے
یہی حالت بادلون کی ہی جب ایک بادل دوسری سے

جاکر ملتا ہی اوس سے برق پیدا ہوتی ہے اور آواز کڑک کی آتی ہے یہہ سب مرکبات ناقص ہین جنکی ترکیب دو دو تین تین عنصرون سے ہی چار عنصرون سے نہین۔ روح نیک جسی نفس مطمئنہ بہی کہتے ہین وہ ہی جو صفات ذمیمہ سے صاف اور پاک ہوکر ستودہ اخلاق سے اطمینان کامل حاصل کری۔ روح بد جسی نفس امارہ کہتے ہین وہ ہے جو لذات ممنوعہ اور حظوظ فانیہ کیطرف سخت رغبت سے امر کری جس سے رفع طمانیت ہوکر درک پستی خباثت سی حاصل ہو جاوی۔ روح مابین نیک و بد جسی نفس لوامہ کہتے ہین وہ ہی جو طغیان اور عصیان کے وقوع سے شرمندہ ہوکر اپنی تئین ملامت کری اور تمیز خیر و شر ہوکر نورانی

ہدایت پاوی بعضون نے روح الہامی چوتھی قرار دی ہے جسی نفس یا ہمہ کہتے ہین جس سے مختلف ارادے اوسکے وسیلے سے دل مین مرکوز ہوتے ہین یہہ چوتھی روح تینون مین نسبتکا جیسا اندازہ ہوا ویسی موجب ظہور پذیر ہوگی ۔ عرض نو ہین ۔ اول کیف ہے باعتبار اپنی ذات کے تقسیم اور عدم تقسیم کے مقتضی نہین ہے ۔ باتباع اپنی محل کے قسمت اور عدم قسمت کو قبول کرتا ہی جیسی سفیدی یا سیاہی یا حرارت یا برودت وغیرہ یہہ جسم کے ساتھہ منقسم ہوسکتا ہی ورنہ تقسیم ہونا غیر ممکن ہے یہہ کیف دو طرح پر ہے ایک جسمانی جیسا کہا گیا دوسرے نفسانی جو نفس ناطقہ کے ساتھہ عارض ہے جیسا علم جہل رنج و راحت جود و بخل وغیرہ دوسرے کم اسکا

تعلق علحدہ نہین ہے اسکی ذات کے ساتھہ اسکی تقسیم کا
اعتبار ہے یہہ دو طرح ہے ایک منفصل جس مین وہ اجزا
جنکے وجود مین تمیز ہو بالفعل اوس مین موجود ہووین۔
جیسے عدد جس مین احاد جدا جدا موجود ہین دوسرے متصل
جو قابل تقسیم ہو لیکن اوس مین بالفعل ایسے اجزا موجود نہون
جنکی تمیز ہوسکے جیسے ایک چیز کے کئی گزون کی لنبائی یا اونچائی
تیسری این اوس کا نام ہی جو جسم کے کسی مکان مین ہونے
سے اوسپر عارض ہو۔ چہارم متی وہ ہیئت ہی جو زمانہ مین
ہونیکے سبب اوسپر عارض ہووی۔ پانچوین مضاف اوس
لگاؤ سے عبارت ہے جو درمیان دو چیزون کے نسبت رکہی
چہٹی وضع اوس ہیئت کو کہتے ہین کہ امور داخلیہ یا خارجیہ

اوسکی طرف نسبت کرنیسے اوس مین حاصل ہووین جیسے کہ کہڑا ہونا یا بیٹہنا یا چت لیٹنا نسبت ایک شخص کے پایا جاوے ساتوین فعل اوس ہیئت کا نام ہے جسکے فاعل مین اوس فعل کا قرار نہو اور نئی طرح سے منفعل مین تاثیر اوسکی حاصل ہووے جیسے لکڑہاری مین لکڑی کاٹنا یا کہاتی کا آرہ سے لکڑی چیرنا وغیرہ - آٹہوین انفعال وہ صورت غیر قرار ہے جو منفعل مین نئی طور سے فاعل کی تاثیر کے سبب حاصل ہو جیسی آرہ کشی مین اثر آرہ کو قبول کرنیکے سبب سے ہووی - نوین ملک اسی جدہ بہ کسر جیم و فتح دال مہملہ مخففہ بہی کہتے ہین وہ صورت ہے جو ایک جسم مین بہ سبب احاطہ امور خارجیہ کے حاصل ہوئے اور اوس جسم کے

انتقال مکانی سے وہ انتقال کری خواہ اوسکا احاطہ تمام اجزای جسم پر ہو یا بعض جسم پر جیسی آدمی کو پگڑی باندہنی یا چوغہ یا انگرکہہ پہننی سے جو صورت حاصل ہوئی وہی ملک ہے عالم صفات خصال اور نشان اور افعال اور قوائی موجودات کو کہتے ہین جن کا شمار تحدید بشری سے باہر ہی ہر ایک شی بہت سے خصلت اور قوت یا فعل یا علامت سے موصوف ہی وفی کل شیئ له آیه + تدل علی انه واحد + اشیا بیحد و بے حساب اور ہر ایک شی کی صفات بہی شمار اور بے تعداد ہین ؎ تری قدرت سی ہر ایک شی کی سو سو ہون صفات اظہر + پہر اون صفتون سے ہر اک

مین ہون سو سو جلوہ دلبر ۔ ہر ایک جلوہ سے عارف
کے ہون سو سو حالتین پیدا + ہر ایک حالت پہ سو سو
طرح سے حیرت ہو پھر دلبر ۔

فصل دوم

متاخرین کہتے ہین کہ عوالم لا متناہی ہین تمام گرہ زمین مین سے ایک ذرہ ریت کو دیکھکر کوئی یہ کہی کہ مینے تمام زمین دیکھہ لی تو ایسا کہنا اوسکا کسیقدر ممکن ہی کسلیئے کہ وہ ریت کا ذرہ جس وسیع گرہ کا ہی آخر وہ محدود اور منتہی ہے یعنے اوسکا محیط تقریبًا ۲۵ ہزار اور قطر ۸ ۔ ہزار میل ہونے سے اوسکی سطح ۲۰ کرور میل مربع ہے اور جو کہ وہ کرہ مجوف نہین مصمت ہے

تو باعتبار عمق کے دہ دو کہرب باسٹھہ ارب ۸۶ کرور میل مکعب ہوگا جسکا وہ ایک ذرہ ہی لیکن عالم کی تو کچھہ حد اور انتہا نہین کل عالم کے نزدیک کرہ زمین تو درکنار یہہ تمام کائنات نظام شمسی اوس ایک ذرہ کی برابر بہی نہین ہے یہہ عرصہ ہستی کا اس قدر فراخ اور وسیع الابعاد نامتناہی سی ہے جسکا اندازہ تحدید بشری سے باہر ہی ایک اسی نظام شمسی کو بغور دیکہین تو کیسی حیرت ہوتی ہے یعنے آفتاب کے گرد جو زمین سے ۱۴ لاکہہ چند بڑا ہی اس زمین کے مانند سیکڑون بلکہ ہزارون سیاری ظلماتی پہرتے ہین جن سے بعضون کی جسامت سیکڑون ہزارون چند زمین سے

زمین سے بڑی ہے آفتاب کے گرد تین طرح کے سیارے پہرتے ہین - اول سیارات اولی جنکی حرکت دوری کا مرکز آفتاب ہی اسطرح کے سیارے پہلے سوای قمر زمین کے چہہ معلوم ہوئے تہے لیکن اب بہت سے پائی گئی ہین - دوم اقمار جنکو سیارات ثانوی بہی کہتے ہین - جو سیارات اولی کے گرد پہرتے ہوی آفتاب کے گرد گہومتی ہین - پہلے ایک قمر معلوم تہا اوسیطرح کے اب ۲۵ پائی گئے ہین - تیسری دمدار ستاری جو نہایت طویل بیضئی مدارون مین آفتاب کے گرد پہرتے ہین جب افتاب کے نزدیک آتی ہین تب زمین والون کو دکہائی دیتی ہین انکا عدد ابتک معلوم نہین لیکن اتنی ہین جتنی سمندر مین

پہلیان اون کے قطر کی لنبائی ہزارون کروڑ میل کی ہی ان کے مدارات کی وسعت کتنی پدم میل مدار سیارات اولی سے باہر ہی سب سیارون سے سیارہ نیپچون آفتاب سے دور ہی جسکی مدار کا محیط ۱۸- ارب میل ہے لیکن اس سے آگی اور بہی سیارات ہین جو نظر نہین آتے ہیں یہہ تمام کائنات نظام شمسی کہلاتا ہی[لہ] یہہ حیرت افزا بات سنیئے کہ یہ تمام نظام شمسی ایک ادنی ذرہ کی برابر اون لاتعد و لاتحصی ممالک سمی ہی جنکا عدد بیشمار اور بے انتہا ہونیکے سبب معلوم نہین لیجئے جسقدر ثوابت دکھائی دیتی ہین اونمین ایک ایک ثابتہ آفتاب سے

[لہ] مصنف رسالہ ہذا نے علم ہیئت مین کتاب نظارہ عالم تصنیف کی ہی اوس سے بسیط درجہ نظام شمسی کی حقیقت واضح ہو سکتی ہے

اور اوسکی گرد بہی تینون طرح کے سیّاری ظلمانی پہرتے ہون گے اور جس طرح تمام سیارات آفتاب کے گرد پہرتے ہین اسیطرح تمام ثوابت مع اپنی اپنی متعلقین کے ایک عظیم ثابتہ کے گرد جیسی ثابت الثوابت یا شمس الشموس کہنا چاہیئے کرورون اربون برس مین اپنا اپنا دورہ گردش سے پورا کرتے ہین چنانچہ یہہ نظام شمسی شکل شمالی الجاثی[لہ] علی رکبتہ کی طرف بڑہتا چلا جاتا ہی اور ایسی ثابتہ الثوابت یا شمس الشموس بہی بہت سے ہون جو اپنی سے بڑی نہایت عظیم الشان ثابتہ کی قوت سی وابستہ ہون اور ہر ایک ثابتہ اپنی

[لہ] شمالی ۲۱ شکلو نمبر الجاثی علی رکبتہ ایک شکل ہی یعنی یہہ شکل اس صورت پر ہے کہ ایک آدمی دو زانو جہکا ہوا بیٹہا ہی۔

ساتھہ ایک وسیع مملکت نامتناہی ابعاد ثوابت کے رکھتا ہو ثوابت کا دور ہونا اور اونکا عدد لامتناہی ہونا اسی بات سے ظاہر ہو سکتا ہی کہ زمین کے مدار کا قطر قریب ۲۰ کروڑ میل کے ہے - سو ہم چھہ مہینے مین ۲۰ کروڑ میل ثوابت کے نزدیک - اور پہر چھہ مہینے مین ۲۰ کروڑ میل ثوابت سے دور ہو جاتے ہین تاہم ہماری نظرونمین اون ثوابت کی قرب مین کچھہ تفاوت معلوم نہین ہوتا گویا یہہ فاصلہ ۲۰ کروڑ میل کا اون کی دوری کی نسبت مثل ایک نقطہ کے ہی آفتاب زمین سے ۹½ کروڑ میل دور ہی سو آفتاب کی روشنی ۸ دقیقہ مین زمین تک آتی ہے اس سرعت رفتار نور ظاہر ہے سو ہر ایک

ثابتہ جو دوسری ثوابت سے نزدیک تر زمین کے ہیں کم سے
کم اونکی روشنی تین برس کے عرصہ مین زمین تک آتی ہے
اور جو زیادہ دور ہین اون کے زیادہ عرصہ مین یہان تک
کہ بہت سے ثوابت کی روشنی باوجود اسقدر تیز رفتاری
اور ہزارون لاکہون بلکہ کرورون برس گذرنے کے تا
حال زمین تک بُعد کے سبب نہ آئی اور پہر ہزارون بلکہ
لاکہون کرورون برس تک نہ آئے گی اور بہتون کی روشنی اونکی
ابتدائی پیدایش سے اب تک نہ آئی اور لاتعداد عرصہ تک
نہ آویگی یہہ تمام ثوابت وسیارات بسیط کائنات کے
بے حساب اجزا مین سے ایک جزو اقل ہین جیسا وہ ایک ذرہ
اس تمام کرہ زمین کے ساتہہ نسبت رکہتا ہی یعنے اوس ذرہ کے

برابر تمام کرہ زمین کے اجزا بنائی جاوین تو جو
نسبت ایک ذرہ کی اون بیشمار ذرون سے ہوگی وہی
نسبت عالم کے اس نظام شمسی کے ساتھہ سمجھنا چاہیئے یہہ بات
غور کی ہے کہ پانی کی قطرہ مین ۳۶ ہزار جانور اور ریت کی
ایک دانہ کے پہلو مین بہت سے جانور اور کائی کے ایک ذرہ مین
سبزی اور جانور خوردبین کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہین
جنکے سب اعضا مونہہ آنکھہ پیر پاؤن صورت شکل مختلف
رنگ اور وضع کے چلتے پہرتے اوڑتے خوراک تلاش کرتے
انڈے بچے دیتے ان مین کے بڑے چہوٹون کو پکڑ کے کہا جاتے
نظر آتے ہین گویا وہ قطرہ آب اون کے نزدیک دریا اور وہ
بالو ریت کا دانہ پہاڑ اور وہ کائی کا ذرہ سبزہ زار جنگل ہے تو کب

ممکن ہے کہ ثوابت اور سیارات غیر آباد ہون جبکہ قدرت نے مثل زمین کے اون مین رعایتین رات دن ہونے موسم بدلنے بارش ہونے پہاڑون غارون دریاؤن کے رکہے ہون یہہ سب رعایتین عبث ہون پس نہ عالم کی حد اور انتہا ہے اور نہ خلقت کی منجملہ موجودات عالم کے مادہ ہی جس سے اجسام بنتی ہین اجسام کی خاصیت ذاتہ مین سے اول امتناع تداخل ہے یعنے مادہ کی دو اجزا ایک جگہہ پر ایک وقت مین نہین رہ سکتے اس خاصیت سے عالم کی پائداری کی تدبیر قدرتی پائی جاتی ہی - دوم ابعاد ثلاثہ یہہ خاصیت خلا تین طرح کی ہی ایک فقط طول دوسری طول و عرض - تیسرے طول و عرض و عمق یہہ تیسرے

علم طبعیات کا مضمون ہے۔ سوم شکل دونون عالمون نامی اور غیر نامی مین شکل کا ہونا حسن صورت اور تناسب کے لیئے ضرور ہے۔ چہارم قابلیت انقسام یا مسامیت ہے یعنے اجسام کے بے انتہا جز ہو سکتی ہین پانی کی بوند مین ۳۶ ہزار کے قریب جو جانور دکہائی دیتی ہین اون مین سے چہوٹے جانور کی جہلّی کا ایک گیہون کے ۶ $\frac{1}{2}$ کرورین حصہ کی برابر ہے پہر اوس جانور کے اعضا ہین اور اونکی اعضا کی تقسیم ہماری اعضا کے تقسیم کے مانند سمجہنا چاہیئے سنہ اٹہارہ سو اونسٹہہ عیسوی مین بمقام اسپین ملک میواڑ ایک پادری صاحب آلہ خوردبین سے مکہی کی ۸ ہزار آنکہین دکہارہی تہے جب مجہکو دیکہنے کے لیئے کہا

تو مینے بہت سی آنکہین دیکہین منجملہ اون کے ایک آنکہہ مین جانور سرخ بیر بہوٹی کے مانند جسکے سب اعضا تہے دیکہا جو تتلی پر چڑہنا چاہتا تہا اور پہسلکر گر پڑتا تہا مینے پادری صاحب کو دکہایا اونہون نے بغور دیکہکر کہا کہ مکہی کا سر کسقدر چہوٹا ہے اوس مین منجملہ دیگر اعضا کے ۸ ہزار آنکہین ہین اون مین ہر ایک آنکہہ کسقدر چہوٹی ہوگی اور ایک آنکہہ کی نسبت یہہ جانور کسقدر چہوٹا ہی جسکے سب اعضا موجود ہین اور صاف دکہائی دیتی ہین ممکن ہے کہ جیسے مکہی کے ایک جز اقل مین جانور نظر آیا اوس جانور مین اور جانور بہی ہون جو سب اعضا رکہتے ہون یہہ خوردبین ہر جسم کو آٹہہ سو چند زیادہ

دکہاتی ہی اگر اس سے زیادہ قوت نظر بڑہانی والی ہو توپہر
بہت سے عجائبات خلقت کے دیکہے جاوین۔ عالم
نامی مین ظہور تجزی کا حیرت بخش مسئلہ ہی۔ افریقیہ کے
دشت صحرا کی ریت بحر روم پر ہوکر تیرہ سو میل تک جا
پہونچتی ہے۔ خوردبین سے ایک کیڑا ایسا چہوٹا دریافت
ہوا ہی کہ ریگ کے ایک ذرہ سے ویسے تین لاکہہ دب
سکتے ہین۔ تین لاکہہ آدمیون کے دبانیکواسطے پہاڑ کتنا
بڑا چاہئی وہ ریگ کا ذرہ اونہی کیڑے دبانیکواسطے اوسیقدر
پہاڑ کی نسبت رکہے گا جو ہماری نظرون مین ایک ذرہ ہی
اور ہر جسم کا حصہ جسم ہو گا چاہئی جہانتک تقسیم کرین جبتک
کہ آخر حد نہ آوی خوشبویونکا پہیلنا اور عرصہ تک قایم رہنا

یا کہلی بوتل سے کافور کا اوڑجانا یہہ اجزا کی تقسیم ہی - پانچوین
قسم یہہ وہ مزاحمت ہی جو اجسام اپنی حالت حرکت اور
سکون کے بدلنے کیوقت کرتے ہین - چاند کا گرد زمین کے
پہرنا اور ستارونکا سورج کے گرد حرکت مین قایم رہنا
اسی سے ہی - چہٹی جاذب وہ طاقت ہی جو کہ مادہ کے اجزا
کو طرف ایک دوسرے کے کہینچنے کی رکہتی ہی یہہ کئی
طرح کی ہین ایک جاذب زمین جس سے سب اجسام یہان
تک کہ ہوا بہی زمین کی طرف گرنے اور مایل وقایم ہونیکا
میلان رکہتی ہے زمین اور ستاری گرد آفتاب کے اور چاند گرد
زمین کے جو گردش کرتے ہین قوائی جاذب المرکز اور اوسکے
خلاف قوای متنفر المرکز اور مرکز قوای متوازیہ کا وجود ظاہر

کرتے ہین قوای منتفر المرکز اون اجسام مین نہین ہے جو
حالت سکون مین ہین اور نہ اون جسمون مین جو متحرک
تو ہین مگر حرکت دوری گرد مرکز کے نہین رکھتے - دوسرے
جذب اتصال اس سے جسم کے اجزا متصل ہوتے پائے
جاتے ہین زندگی کے قیام کے لیے یہہ ضروری ہے -
تیسرے جذب انابیب شعری ہی جس سے باریک سوراخ والی
نلیون مین مایعات چڑہ جاتے ہین اس سے نباتات مین
پانی اور رس کا چڑہنا اور حیوانات کی رگون اور شرائین
مین خون کا دوران کرنا منحصر ہے - چوتہی جذب مقناطیسی
اصلی ہو خواہ مصنوعی قایم ہو یا غیر قایم وہ اثر ہی جو اجسام
لوہے کو اپنی طرف کہینچنی کی رکہتے ہین ایسی ہی جذب کہربائی

جو رگڑنے یا چھونیسی پیدا ہوتی ہے جسی کہربائی بالدلک یا کہربائی باللمس کہتے ہین یہہ قوت تمام عالم موجودات مین ہی کوئی اس سے خالی نہین بجلی اور قوت مقناطیسی متحد ہی روشنی بہی اثر کہربائی کی مطیع ہی جیسا کہربائی کا اثر جسمون کے وزن کو نہین بڑہاتا اسیطرح حرارت بہی وزنکو نہین بڑہاتی یعنے دو جسم متساوی الوزن ہون اون دونون مین سے ایک مین حرارت یا اثر کہربائی بڑہاوین تو غایت درجہ بڑہانے پر بہی ہموزن رہیگی سرعت سریان کہربائی کی برابر سرعت روشنی کی ہے ایک ثانیہ مین ۱۹۲۰۰۰ میل جاتی ہے جو بہ نسبت سرعت آواز کے دس لاکھہ حصہ زیادہ ہی توضیح روشنی کی خاصیت کی بابت

دو مذہب ہین ایک مذہب طلوع دوسرا مذہب تموج اس دوسرے مذہب کے لیے ایک سیال الطف تمام جہان مین پھیلی ہوئی مانی جاوی گی جو شعاع روشنی کی ایک سلسلہ موجون سے جو کسی جسم منورہ بالذات سے پیدا ہو کر آنکھہ آتی ہے بنی ہوئی سمجھے جاتی ہی جسکی تہرتہراہٹ ایک ثانیہ مین ایک پدم ہی اوس سی کم مین اختلاف رنگون کا محسوس ہوتا ہی اور مطابق مذہب اول ایک شعاع روشنی کی ایک خط سمجھی جاتی ہی جو اجزاء صغیرہ سے بنی ہوی ہے جو جسم منورہ بالذات سی نکلکر آنکھہ تک آتی ہی اور اجزای صغیرہ کے کوچکی حیرت انگیز ہے ایک حساب دان نے معلوم کیا ہے کہ جو جانور خوردبین سے دیکھے جاتے ہین اون جانورون کے

اجزای خون اوس گول دانہ سی جسکا قطر ایک انچہ کا دسوان حصہ ہی اسقدر چھوٹے ہین جیساوہ گول دانہ ساری کرہ زمین سے جو دو کھرب باسٹھہ ارب چھیاسی کرور میل مکعب ہی چھوٹا ہی اور با این ہمہ کوچکی یہہ اجزای خون بہ نسبت اجزای نور کے ایسی بڑی ہین جیسی پہاڑ مقابلہ مین ایک ذرہ کی تفسیر اول کی مطابق اخیر کو روشنی معدوم ہوجائیگی اور تاریکی عام پہیل جاویگی اور توضیح آخری کے موافق تاثیر دائمی ہوتے رہینگی اصلی تجربون کے محاصل اور علم ریاضی کے قواعد سے مطابق قدرت مذہب تموج صحیح ہے روشنی جس انداز پر کہ مربع فاصلہ کا جسم روشن بالذات سے بڑہتا جاتا ہی اوسی انداز پر تیزی

روشنی کی کم ہوتی جاتی ہے موجودات مین رنگ بے انتہا اقسام کے ہین جو صرف روشنی مین ہی دکھائی دیتی ہین در اصل یہہ مختلف رنگ کسی مادہ چیزون کی جوہر ذاتی نہین ہے شیشہ مثلثی سے اوسکا ثبوت اسطرح ہی کہ اول سرے وہ شعاعین ہوتی ہین جن مین حرارت زیادہ ہی پہر اوسکی بعد مختلف رنگون کی شعاعین ہوتی ہین جسکی تاثیر سے اشیا مین تغیر کیمیائی پیدا ہوتا ہی جیسی عکسی تصویرونمین اگرچہ ہم اون کو نہین دیکہہ سکتے مگر اونکے اثر سے اونکا موجود ہونا اچہی طرح ثابت ہی - سرخ - زرد - اسمانی - اصلی رنگ ہین - نارنجی سبز - نیلا - ارغوانی - مرکب اصلی رنگ کسی رنگ کی بنانی سے نہین بنتی اور مرکب اصلی

رنگ کے بدلنے سے بنتی ہین سفید رنگ سرخ زرد آسمانی کے ملانی سے بنتا ہی جسمون مین خود بخود حرکت کرنیکی طاقت نہین قدرتی قوتون سے متاثر ہین۔ کل عالم کا انتظام اسی پر منحصر ہے اگر سیالات ہوائیہ اور مایعہ کے اجزا اندرونی دائم الحرکت نہ رہین تو حیوانات کے زندگی بے ثبات ہوجاوی۔ اجسام[1] تین طرح کے ہین ایک منجمدہ مثل زمین پتہر لکڑی وغیرہ کے دوسری مایعہ مثل پانی تیل رس وغیرہ کے۔ تیسری ہوائیہ مثل ہوا کے یہہ تینون کا ظہور حرارت کی کمی و بیشی پر ہے یعنے اول کا وجود عدم حرارت درمیان اجزای مادیہ کے ہی دوسریکا

---

[1] مصنف رسالہ ہذانے طبعی فلسفہ مین رسالہ جسکا نام اسرار قدرت ہی اوسمین تین طرح کے اجسام کی بحث تشریح سے کی ہے تصنیف کیا ہے۔

وجود کم طاقت کی حرارت سی اور تیسری کا وجود اتنی حرارت
سے کہ وہ طاقت دافع الاجزا کی رکھتی ہون - یا اس طرح
سمجھئی کہ سردی کے مقام انجماد سی اجسام منجمدہ اور گرمی کے
مقام جوش سی اجسام ہوایہ اور مابین سردی اور گرمی
کی مقام مایعہ سی اجسام سیال ہین عنصر ۷۲ دریافت
ہوی ہین شاید اور بہی ہون - خاک - آب - ہوا - آگ
خلا - ان مین کوئی عنصر نہین - خاک - آب - ہوا مرکب ہین
مفرد نہین علم کمسٹری کا عالم پانی کو جو دو عنصر ہوایہ سے
مرکب ہی علیحدہ علیحدہ کر لیتا ہے تب وہ پانی کی شکل نہین رہتی
ہوایہ شکل ہوجاتی ہے جب اون دونون عنصرون کو
ملاناہی پہر پانی ہوجاتا ہی اسیطرح ہوا تین عنصرون سے

مرکب ہی اونکو بہی الگ الگ کر لیتا ہی زمین کا گندرک
چاندی - سونا - شیشہ - تانبا - قلعی - پارہ -
لوہا وغیرہ بہت سے عنصرون سے مرکب ہونا ظاہر ہے
آگ عنصر نہین ہے نہ وہ آپ سے آپ کوئی شئی ہی
بلکہ صورت کے دقیق ریزون کی سے گئے تبدیلیون کا
حاصل ہے اور خلا کچھہ نہین ہے وہ فضا ہے
جس مین سیارات اور ثوابت ہین منجملہ اون کے
زمین بہی ہے اس صورت مین اجسام دو طور پر منقسم
ہین - یا مفرد یا مرکب - مفرد کا نام عنصر ہے [illegible]
اب تک معلوم ہوی ہین - مفرد اسلئے کہ کمسٹری کے
آزمایشون سے ایک ہی صفت اور ایک ہی شئی [illegible]

ظاہر ہوا کرتے ہین اور خود نہین بدلتے اور جس مین کمسٹری کی آزمایش سے دو یا زیادہ پائی جاوین اوسے مرکب کہتے ہین جیسی پانی دو عنصر ہوا یہ اکسوجن اور ہندروجن سے بنتا ہے یا شنگرف جو گندک اور پارہ سی بنتا ہی۔ یا نیلہ تہوتہ جو تانبا اور گندک اور اکسوجن سے بنتا ہی اور پیتل جو تانبا اور جست سے بنتا ہی ان سب مین نہ وہ صرف رنگ مین بدلتے ہین بلکہ اصل عنصرون کی صفت بہی چہوڑکے نئی صفت اختیار کر لیتی ہین مگر اصلیت عنصر کی نہین بدلتی کس لیے کہ جب شنگرف سے گندک نکالتے ہین تو پارہ رہجاتا ہے اور نیلہ تہوتہ سے جب اکسیجن اور گندک نکال لیجاوے

تو تانبا باقی رہ جاتا ہی اصل عنصر بدلتا ہی نہین۔
المختصر عوالم نامتناہی اگر ذاتی ہین تو بڑی ہونی مین یہان تک
ہین کہ زمین سے ۱۴ لاکھہ چند تک کی بڑائی بمقابلہ اوس سے
بڑون سے کوہ کی برابر ایک ریشہ کاہ کی بھی نہین اور جو
چھوٹے ہین تو جزو لایتجزی کو بھی اون کی کوچکی سے بڑے
ہونے پر ہمچو ما دیگری نیست کا دعوی ہے اور جو تعداد
کے حساب سے خیال کیا جاوی تو اعداد کے صفرون
کی ترقی اونیس ۱۹ درجہ تک مین سے ایک عدد لیکر
اوسکے اوسیقدر کسور اعشاریہ کے جزو قرار دین پھر
اون جزون مین سے ایک جزو سمجھنا چاہی بابت عوالم
نامتناہی کے جنکا ہمکو علم ہے یہہ حالت تو عالم ذاتی کی سے

عالم صفاتی کا بیان اون بے شمار قوتون اور حرکتون اور شعبدون اور طلسمون وغیرہ سے بھرا ہوا ہی کہ تمام معلومات طبعی کی وہ نسبت بھی جو ایک ذرہ بخارات کو محیط سے ہو نہین رکھتی اور اوسکی پیدایش کی عرصہ ابعاد نا متناہی کی وسعت مین رفتار نور جو ایک ثانیہ مین دو لاکھہ میل کے قریب جاتا ہی وہ اربون کھربون برس سے اس سرعت رفتار سے چل رہا ہے اوسکی بعید ہونے کے سبب بمنزلہ سست پا کے یا ساکن کے ہے۔

تمت

نویسندہ را نیست فردا امید	نوشتہ بماند سیہ بر سفید

خاتمہ از مصنف رسالہ ہذا

ایسے آدمی بہت تہوڑے ہین جو اون اسرار کو جنمین بہت سے شعبدات فلکی اور ظہوریات سماوی پوشیدہ ہین بخوبی سمجہتے ہون بلکہ قدرت الہی جو تینون قسم کے اجسام منجمدہ - مایعہ - ہوائیہ مین سے خاصکر زمین کے بنانے مین ظاہر کی گئی ہے اور جن اصولونسے طلسمات زمین کا انتظام ہوتا ہی اور وہ قوتین جنکے سبب سے طلسمات مذکورہ ظہور پذیر ہوتے ہین انپر بہی کچہہ خیال نہین لہذا اختتام پر میری استدعا یہہ ہی کہ ضرور طالب علمون کو ان درسونکا

علم حاصل کر دوسرون کو سکہانا اور سنانا چاہیئے
تاکہ ان کے زور سے توہمات اور مغالطات جنمین
وہ غرق ہین ازالہ کر سکین۔

تقریظ

سرخروئی قلم اوس شہنشاہ کائنات کی نگارش حمد سے ہے
جسنے تاجداران ہفت اقلیم کو بلند و برتر تخلیق فرما کے
جلوہ جبہ گرامی و تقدس اور صفات صوری اور
معنوی سے برگزیدہ کر کے تعقل و متانت سے سرفراز کیا
اور رنگینی رقم اوس جہان پناہ باعث لولاک لما
خلقت الافلاک کے جلوہ ثنا سے ہے جسکے سبب

دشت نشینان کائنات کو کشور فراست اور حکمت بین دست تصرف دیا اور تمام عالم کو علوم شریفہ اور فنون لطیفہ سے منور و معمور بنا دیا ○

انانکہ طریق معرفت می پویند   پیوستہ گل از حکمت و علم می بویند
ہرگہ سخن از کمال علمش گذرد   سبحانک لا علم لنا می گوید

اما بعد خاک نشین بادیہ گمنامی خوشہ چین ارباب بلند نامی خاکپای خطاطان روزگار پیرو راہبران ذی اعتبار خادم خدام بارگاہ سلطان خافقین اعنی **محمد حسین** عفی عنہ وقایع نگار اخبار دبدبہ سکندری رامپور ابقاہ اللہ علی دین النبی وحفظ عن ذنب الخفی والجلی خدمت مین اصحاب باصفا و ارباب اتقیا مفخر علم و کمال مفتخر صاحبان فضل و

نوال کے گذارش پرداز ہے کہ ان آوان بہجت اقتران
مین کہ زمانہ بر سر شادمانی و کامرانی ہی - مخدوم مکرم
مطاع معظم مردمک چشم حمیت و مروت غواص بحر
حکمت و فتوت رافع اعلام فراست ناصب رایات کیاست
تقدس مآب کرم انتساب حاوی علوم عقلیہ و نقلیہ ہادی
سبل شرعیہ فضلیہ مجمع علوم معقول و منقول مستنبط
فروع و اصول علامہ عصر فہامہ دہر جناب مولانا
مولوی **محمد عبد الرحمن خان صاحب**
کلیانی سپرنٹنڈنٹ پولس و جج عدالت اودیپور ملک
میواڑ نے بنظر مفاد عام و استفادہ انام کتاب مستطاب
مسمی **جلوہ کائنات** تصنیف فرما کر

واسطے اشاعت والطباع کے مطبع دبدبہ سکندری مین بہیجی - مدعا یہہ ہی کہ خاص و عام اسکے مطالعہ سے مستفید ہون اور سرحضور فیض گنجور عالیجناب معلی القاب آسمان جاہ خورشید کلاہ مشتری خدم انجم حشم زیب اورنگ ریاست مفخر مسند عدالت جوہر آئینہ فطرت گوہر خزینہ مروت زبدہ ارباب دانش و فرہنگ عمدہ دانشوران چین و فرنگ موصوف باوصاف حمیدہ ممدوح بصفات پسندیدہ سری سری ۱۰۰ سری جی حضور مہارانا **فتح سنگہ جی صاحب بہادر** والی ملک میواڑ ادام اللہ اقبالہم وملکہم کی عہد مبارک عہد کی یادگار رہے اور بہبود خواہ خلایق

دوست شفیق دلی سر بخیہ ور یعنے جناب مستطاب کرنیل سر
والٹر صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان
کا مبارک زمانہ ملک میواڑ مین قدر و منزلت سے دیکہا جاوی
کہ صاحب موصوف کے عہد رزیڈنٹی مین بے نہایت شایستگی
اور ترقی اس ملک حاصل ہوئی ہے جو عیان ہی

بلبل کلک آن بگلشن راز — کرد ورد ہر چمن سخن آغاز
فیض روح القدس مدد فرمود — زان سبب ہر کہ نغمہ اش بشنود
شد بہ نقد روان خریدارش — گشتہ از دل محب گفتارش

بارک اللہ وہ لوگ کیا نیک خصال ہین اور اونکی کیا حمیدہ
افعال ہین جو اپنی ولی نعمت کے حق نمک کو اس اسلوبی سے
ادا کر رہے ہین۔ سبحان اللہ وہ کیا خوش اقبال رئیس ہین

جنکی سرکار مین ایسی منت شناس ملازم ہین اگر انصاف ہاتھہ سے نہ دیا جاوے تو صاف صاف یہی کہا جا سکتا ہی کہ جیسی خوش اقبال سرکار حضور مہارانا فتح سنگہ جی ہین ویسی حمیدہ خصال مولوی عبد الرحمن خان ہین۔ یہ سری حضور کی علم دوستی اور قدر دانی ہے جو اون کے مبارک عہد مین اس مشکل فن کی کتابین تصنیف ہو کر شایع ہوئین

اشعار مدحیہ

حروف اسم مبارک کے گر ہون تفصیل
ہر ایک مصرع مرصع ہو بینظیر و عدیل
یقین ہی کہ کہینگے وہی پسند عقیل
مگر یہ شعر ہو ملحق میان بنا جلیل

بلند شان ہین بیمثل و لاجواب یہہ ہین
سپہر حشمت و عظمت کے افتاب یہہ ہین

ہی حرف ف مین سراسر یہہ مدعا خفا
ہمیشہ فرق پہ سایہ فگن ہی بال ہما
ہما کو فرق مبارک سے بلکہ فخر ہوا
بجا ہی ذات مبارک کو یہہ صفت یہہ ثنا

بلند شان ہین بےمثل و لاجواب یہہ ہین
سپہر حشمت و عظمت کے آفتاب یہہ ہین

بجا ہی اسم مبارک مین حرف ق کا شمول
کہ تیغ قہر سی ہر دم دل عدو ہی ملول
تمام روی زمین کو ہی انسی فیض حصول
قلوب خلق مین یہہ ہیبت ہے میری مقبول

بلند شان ہین بےمثل و لاجواب یہہ ہین
سپہر حشمت و عظمت کے آفتاب یہہ ہین

صفت مین ح کے قلم اسطرح ہے درفشان
کہ ہین یہہ حامی پیر و جوان ہر انسان
روان ہے بحر کرم انکا مثل ابر روان
بجا ہی رکھتی ہین اس نظم کو جو ورد زبان

بلند شان ہین بےمثل و لاجواب یہہ ہین
سپہر حشمت و عظمت کے افتاب یہہ ہین

صفت مین س کے ہرگز نہین ہے عقل کا دخل
سخاوت اونکی روان ہے جہان مین ابر کی شکل
سخی ہین حسب صفا عالی وقار ہین ذی عقل
ہر ایک بند مین اس نظم کا نہو کیون دخل

بلند شان ہین بیمثل و لاجواب یہہ ہین
سپہر حشمت و عظمت کے آفتاب یہہ ہین

ہی حرف ان سے توضیح بہر دانشمند
خدا نے آپ کو بخشا ہی پائگاہ بلند
نگاہ لطف ہو جسپر سدا ہو وہ خورسند
ہر ایک بند ہین اس شعر سے حسن دو چند

بلند شان ہین بیمثل و لاجواب یہہ ہین
سپہر حشمت و عظمت کے آفتاب یہہ ہین

عیاں ہے گہ جو اس نام مین تو یہہ ہی کمال
ہی فیض وہ کہ کیا رد نہین کسیکا سوال
کہ ہین یہہ گوہر دریای افتخار اجلال
مثال مہر منور ہے میرا صدق مقال

بلند شان ہین بیمثل و لاجواب یہہ ہین
سپہر حشمت و عظمت کے آفتاب یہہ ہین

عیاں وہ سے کہ لاریب ہین یہہ عالی ہمم
شعاع فیض سے آگی ہی مہر ذرہ سی کم
مثال حاتم طائی ہے انکا فیض و کرم
مثال چاند منور ہے اب زبان خام

بلند شان ہین بیمثل و لاجواب یہہ ہین
سپہر حشمت و عظمت کے آفتاب یہہ ہین

فزون ہی جم سے سوا قدر خادمان حضور
چمن مین مرغ چمن بہی ہے مدح خوان حضور

بلند کوہ سے ہی لاریب ہے مکان حضور
لکہا ہے اپنی جو اس نظم مین ہے شان حضور

غرضکہ ہی یہہ حکومت کا آجکل جو رنگ
نہین کسی مین تنازع نہ کچہہ عناد نہ جنگ

پسند کرتے ہین دانا و صاحب فرہنگ
لکہینگے اپنی رپورٹ مین اسکو اہل فرنگ

عجب زمانہ ہے یہہ آجکل طرب افزا
گلون کو خطرۂ گلچین نہ جور باد صبا

کہ یاد آتی ہی سب کو عدالت کسرے
صدائے قمری سے پیدا ہے صبدم یہہ صدا

بلند شان ہین بے مثل و لاجواب یہہ ہین
سپہر حشمت و عظمت کی آفتاب یہہ ہین

خوشی مین دوست تو دشمن سدا عذاب مین ہو
بہار حسن چمن آپکے خطاب مین ہو

ہلال چرخ برین حلقۂ رکاب مین ہو
پڑہین جو مدح تو یہہ شعر انتخاب مین ہو

بلند شان ہین بے مثل و لاجواب یہہ ہین
سپہر حشمت و عظمت کے آفتاب یہہ ہین

الحق یہہ کتاب لاجواب ہی مسائل حکمت مین انتخاب ہی جب اسکی باریکیون اور نازک نیایون پر نظر ڈالی جاتی ہی تو بیساختہ یہی زبان سے نکلتا ہی

کہ یہ رسالہ اس فن خاص مین بیعدیل ہے اگرچہ اس فن مین بہت سے کتابین مبسوط دیکھی گئین مگر باہمہ طول و بسط ایسا مختصر رسالہ عام فہم و بدیع البیان نظر سے نہین گذرا حق تو یہہ ہی کہ دریا کو کوزہ مین بہرا ہے اور سمندر کو مٹھی مین لیا ہے اسکا درس طلبا کیواسطے صیقل فہم و ادراک ہے اسکا مطالعہ محققون کیواسطے آئینہ معلومات ہے شائقین اسکو عزیز رکہینگے مشتاقین دل مین جگہہ دینگے جویندہ و نکو اکسیر ہے یابندہ و نکو مسرت بخش ہی افادہ صوری و معنوی اسکے مطالعہ مین بحساب ہے اور سیر مین صفات اسکی حد و شمار سے افزون ہین دانا جانینگے بینا دیکہینگے واقف پہچانینگے ماہر سمجہینگے کہ اسکا جاننا پہچاننا سمجہنا کار سراسری نہین ہے فہم من فہم کا معاملہ ہی ۵ علم دریا ست بیحد و کنار۔ طالب علم است غواص بحار۔ الغرض بکمال ذکاوت اور دقیقہ سنجی مصنف رسالہ کی ہے

جسنی یہہ اشکال اور نادر مضامین لکھکر اس مین جمع کیئے ۵

اوس مصنف کی کیجیئے تعریف
جسنی ایسی کتاب کی تصنیف

علم اور فضل مین وہ ہی یکتا
حق نے بخشا ہی مرتبہ کیا کیا

عقل کو ناز سر بسر اوس سے
فضل مسرور خوش ہنر اوس سے

کیا طبیعت خدا نی بخشی ہے
دانش و فہم وہ عطا کی ہے

اشرف الناس افضل العالم
احسن الخلق اکمل العالم

چشمۂ جود معدن اعطاف
منبع فیض و مجمع اوصاف

طرز تحریر سے ہویدا ہے
کہ ہر ایک علم مین سلیقہ ہے

بات مین اسقدر متانت ہے
گویا ہر بات عین حکمت ہے

فلسفہ مین یہہ درک حاصل ہے
لارڈ بیکن کا قول کامل ہے

لٹریچر مین بہی وہ مہارت ہی
شکسپیر کی کیا حقیقت ہی

کم ہین اشخاص اس لیاقت کے
ہوتا ملٹن تو سیکہتا ان سے
تیز رو اونکی عقل کا توسن
جسکو پہونچی نہ اشہب نیوٹن
ہین یہہ منطق کے سلسلے سے خبر
بحث مین چلتی ہی زبان فرفر
طبع عالی ہے اسقدر چالاک
ہے ابہی یان ابہی سوے افلاک
راست گوئی سے یہہ محبت ہے
کہ صداقت کو ان سے الفت ہے
اسطرح کی ہی علم کی تحصیل
جسمین یکہو ادہی ہین تکمیل
یہ حساب کہ ریگ دریا کا
ایک منٹ مین حساب کر ڈالا
ہے طبیعت مین اسقدر جودت
خاک مین برق کی ملی حدت
ہندسے مین ہین شہرہ آفاق
علم تکسیر مین بہی ہین مشاق
ہے یہ معلوم علم اصطرلاب
کہ ارسطو کو بہی ہو استعجاب
عجز اتنا ہی اس لیاقت مین
خاکساری بہری ہے طینت مین

یعنی اس علم اس لیاقت کا   آدمی ابتلک نہین دیکھا
جس بشر مین یہ علم و حکمت ہو   کیون نہ اوسکی جہان مین شہرت ہو

مولانا موصوف مصنف رسالہ نے سرکار حضور کے عہد ہمایون مہد کی یادگار کو کچھ اسی رسالہ کے لکھنے پر ختم نہین کیا ہی بلکہ ہر علم و فن کے جدا جدا عام فہم اردو زبان مین رسالے لکھے ہین اگر رسالہ موصوف کی پوری پوری تعریف بیان کیجاوے تو احاطہ امکان سے باہر ہے ہو نہین سکتی کہ مصنف نے بیشان خالق کائنات کی عجائب و غرائب صنعتون کا بیان نہایت اسلوبی کے ساتھ دکھا دیا ہے پس اوسکی عجیب و غریب صنایع کا سمجھنا فہم انسان ضعیف بنیان سے محال ہے تو اوسکے صنایع عجیبہ و بدایع غریبہ کی اجمالی یا تفصیلی تعریف کرنا چھوٹا مونہہ بڑی بات ہی بقول سعدی ؎ نتوان در بلاغت بہ سحبان رسید + نہ در کنہ بیچون سبحان رسید۔

جو لوگ مصنف رسالہ کے فضل و کمال اور علم سے واقف ہین اونکا قول ہی کہ مصنف رسالہ جلوہ کائنات اپنی وقت کا ثانی علامہ زمخشری و طوسی ہے ملک میواڑ کو جیسا انکی ذات سے فیض پہونچا ہی ایسا فیض

کسیوقت مین کسی دوسریسے نصیب نہوا ہوگا۔ علاوہ اس فضل و کمال کے داد رسانی و انصاف گستری و بے لاگ عدالت کرنا اسی روشن دماغ شیر دل کا حصہ ہے باوجود اس علم و کمال کے اس شخص نے اپنا راحت و آرام ملک کی خدمت مین اور بہبود و تہذیب خلایق مین صرف کر دیا ہے یہہ اوسیکا نتیجہ ہے کہ ہر کہ و مہ کے یقین کامل کے ساتھہ ذہن نشین ہے کہ ہر ایک کا انصاف مولوی صاحب کے محکمہ سے ہوتا ہی۔ مولانا موصوف نے باب عدالت مین کبہی کسی یگانے نہ بیگانے متعارف یا غیر متعارف کا پاس مروت یا لحاظ کرکے حق اور انصاف کو ہاتھہ سے ندیا اسیوجہہ سے نادان کم فہم بیمروت مشہور کرتے ہین۔ سوا اسکی کبہی کوئی بات خلاف زبان سے نہین نکالتے نہ رئیس وقت کے حضور دربار کے روبرو کبہی کلمات توڑ جوڑ ادا کیے۔ یہی وجہہ ہے کہ انکی صداقت اور راستی کے سبب تین پشت سے ہر ایک رئیس نے ایک سے زیادہ عزیز رکہا اور روز افزون عزت و توقیر بڑہائی اللہم زد فزد طبیعت کا شوق کہتا ہی کہ اس رسالہ کی تعریف میری حوصلہ کیموافق تحریر کر جو کچہہ لکہا ہی بہت ہی کم ہے۔ غلبہ ارادت متقاضی ہے

مدلل

کہ سرکحضور دام اقبالہم کی مدایح ہین اور کچھہ رقم کرکہ شایان عقیدت ہے
جوکہ رسالہ مختصر ہے اس سبب تقریظ کو مختصر الفاظ مین ختم کیا جاتا ہے
الٰہی جبتک باغ عالم مین بہار بہار مین گل گل مین خوشبو خوشبو مین
فرحت فرحت مین راحت راحت مین مسرت مسرت مین کامرانی
ہے گلشن اقبال سرکحضور سرسبز و شاداب ثمر مرادسی بارور رہی

آمین آمین آمین

تمت بالخیر

اللہ صاحب کی فضل و کرم سے یہہ رسالہ عجیبہ مسمی بہ جلوۂ کائنات
تصنیف جناب مولوی عبد الرحمن خانصاحب افضال کلیانی سپرنٹنڈنٹ اپیلس جج عدالت اودیپور
پنچ عہد عدالت عہد سرکحضور مہارانا فتح سنگہ جی صاحب بہادر والی ملک
میواڑ کے واقع دار الریاست مصطفی آباد عرف رامپور مین ۲۹ - ماہ صفر
سنہ ۱۳۰۷ کو اہتمام سے بندہ ناچیز محمد حسین ابن مولوی محمد حسن خان
کے چھپکر شایع و مشتہر ہوا

286

286

संग्रह

पुस्तक का नाम कुद्दत

लेखक मौ० मो०

प्रकाशन वर्ष......

आगत संख्या......28

کہ سرحضور دام اقبالہم کی مدایح مین اور کچھہ رقم کر کہ شایان عقیدت ہے
جو کہ رسالہ مختصر ہے اس سبب تقریظ کو مختصر الفاظ مین ختم کیا جاتا ہے
الہی جبتک باغ عالم مین بہار بہار مین گل گل مین خوشبو خوشبو
فرحت فرحت مین راحت راحت مین مسرت مسرت
ہے گلشن اقبال سرحضور سرسبز

اعلا

ثمنت

اللہ صاحب کی فضل و کرم

کلام یعنی مباحثہ مذہبی

واقعات مصنف

ادق مسائل الہیات و جرحیت ادنیہ

الی

لفایح

بدعت

اسانید

۹ تلخیص احمد

۱۰ کتب الاخلاق لاہل الآفاق اخلاق

286

286

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम कुदरत इलाही

लेखक मौ० मो० अब्दुल रहमान साहिब

प्रकाशन वर्ष 1890

आगत संख्या 286

من تالیفات مولوی محمد عبد الرحمن خانصاحب کلیانی سپرنٹنڈنٹ
پولیس و جج عدالت مطالبۂ خفیفہ ریاست اودیپور ملک میواڑ

سنہ ۱۸۹۰ع

مطبع دبدبۂ سکندری رامپور مین چھپا

لیس کمثلہ شیء

رہنما حکمتہاے اسرار الہی اور دقائق رموز طبعی کا لب لباب اردو زبان مین طالبعلمونکے
بزبان احسن اوردی علمونکے لیے بروز ۱۷ رمضان موسوم بہ
سنہ ۱۳۰۷ھ

سدا ہے فکر ترقی بلند بینون کو
صلائے عام ہے خرمن کے خوشہ چینون کو
بھرے ہین اس مین مضامین نوکے لیس انبار
جو آسمان سے لائی ہین ان زمینون کو

قدرت الہی

من تصنیفات فاضل اجل مولوی محمد عبد الرحمن خان صاحب کلیانی سابق حاکم
محکمہ اپیل صدر عدالت دیوانی و صدر نظامت فوجداری حال سپرنٹنڈنٹ پولیس و جج عدالت
اودیپور ملک میواڑ سنہ ۱۸۹۰ع مطبع سکندری مین طبع ہوا

سبب تالیف

بعد تالیف رسالہای مثل [illegible] عالم ہیئت مین اور اسرار قدرت طبیعیات مین اور جلوہ کائنات الٰہیات مین اور شگوفہ بستان مذاہب مذہبی بحث مین اور سوانح عمری تاریخ مین اور سرگو بابعثت نصائح مین اور خلق عظیم اخلاق مین۔ اس رسالہ موسوم قدرت الٰہی کو تصنیف کیا اس مین وہ مسائل بیان کیے گئے ہین جنکا ایک ایک مسئلہ خدای تعالی جل شانہ کی عجیب و غریب قدرتون کا حیرتون سے ایسا دریا ناپیداکنار ہی جسمین تمام انسانون کی عقل و درایت اور فہم و فراست کا صندوق غرق ہو رہا ہے جس کا

کہین نشان اور پتہ نہین ملتا پہر لامحالہ اسکے بیان مین غلطیونکا رہنا ممکنات سے ہی نہین ہے بلکہ واجبات سے ہے خاصکر اوس حالت مین جبکہ مصنف کو کسی علم مین پوری واقفیت نہو اور انگریزی کا تو حرف بہی نجانتا ہو کس طرح غلطی سے محفوظ رہ سکے۔ اس علم کی کوئی کتاب عربی اور فارسی اور اردو مین نہ ملی انگریزی مین ہوگی لیکن مصنف اوس علم سے بالکل بے نصیب ہے اس حالت مین کوئی خیال کرے کہ ایسی کم علمی کی حالت مین کتاب بنانا کیا ضرور تہا لیکن اوسکی اصلاح اس مقولہ مشہور سے ہوتی ہے کہ ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔ لہذا جو باتین ذہن مین تہین اردو زبان مین جمع

کی گئین کسی ذیعلم نے اگر اس سے عمدہ تالیف کیا ہو
اوسکے ذریعہ سے غلطی کی اصلاح کیجاوی آیندہ کو
ترقی سے اس علم مین اردو کتابین ملنے کی امید ہے۔
خداوند تعالی اہل استعداد کو علم پہلانے سے
عام فائدہ رسانی کی توفیق دیوے ۔

راقم

عبدالرحمن کلیانی

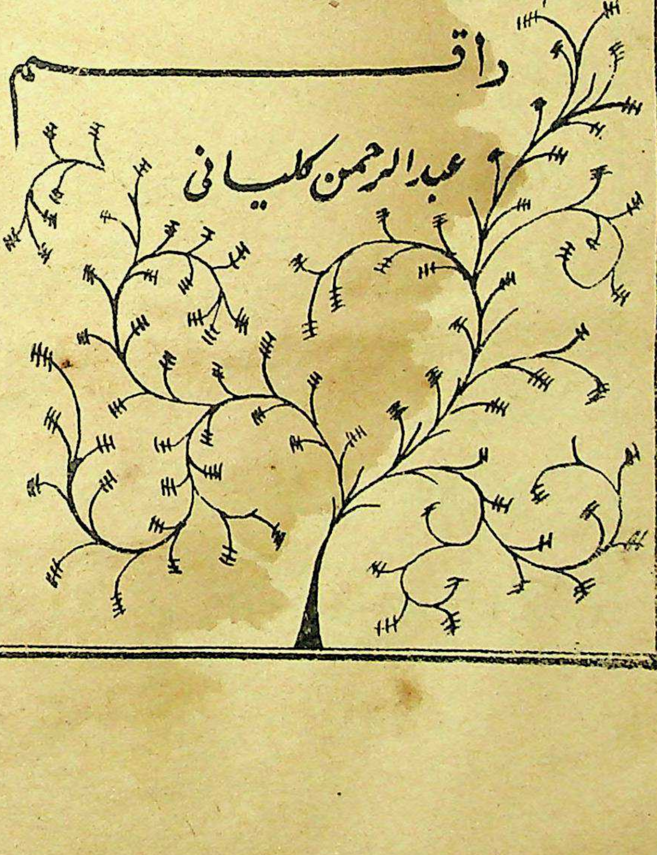

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائی بسیط ہستی لامحدود اقطار و لامتناہی الابعاد مین عوالم کی تعداد حد امکان بشری سے باہر ہے اونمین سے ایک عالم کے وسیع عرصہ کے حدود کا بہی مطلق تعین کسی حالت مین نہین ہوسکتا منجملہ اون بیحد و حساب عوالم کے ایک یہہ عالم نظام شمسی ہے

جسمین سیارات شمس کے گرد فیض پانے کے لیے گردش کرتے ہین وہ بھی نہایت زیادہ ہین چنانچہ سیارات اندرونی وبیرونی ۱۱۷ علاوہ ۲۲ اقمار کے جو انمین سے بعض بعض سیارے کے گرد ایک یا کئی پھرتے ہین اب تک دریافت ہوی ہین باقی معلوم نہین کسقدر ہین اور دمدار ستارونکی تعداد اس قدر ہے جسقدر سمندر مین مچھلیان منجملہ ان سیارون کے کرہ زمین ہے ممکنات ہستی کے بیان مین زمین کا بیان ایسا ہے جیسی موجود کے بیان مین زمانہ کا ذکر یعنے موجود کی تعمیم کے بعد تخصیص سے جوہر اور جوہر سے مادہ اور مادہ سے اجسام اور اجسام سے نباتات اور نباتات سے حیوان اور حیوان سے انسان اور انسان سے زید حاصل ہوتا ہی

اسیطرح بیحد فضای بسیط ہستی مین عوالم اور عوالم مین ثوابت اور ثوابت مین آفتاب اور آفتاب کے متعلق عرصہ وسیع لامحدود ابعاد (جسمین سیال الطف جسمی اتھر کہتے ہین پہلا ہوا ہے جو تمام جہان مین موجود ہے) مین سیارات اور سیارات (تین طرحکی ہین سیارات اولی اندرونی و بیرونی اور سیارات ثانوی یعنی اقمار اور بیحد ستارہای دنبالہ دار) مین زمین ہے غرض اوسکی مخلوقات مین ہستی اور موجود سے عام تر اجمال اور زمین اور زیادہ سے خاص تر تفصیل نہین اگر کوئی سوال کرے کہ زمین مین کئے اجناس ایسی ہین کہ جداگانہ ہر ایک عالم خیال کیے جا سکتے ہین پہر خاص تر کی تفصیل

کہان رہی اوسکا جواب یہہ ہی کہ زید مین بہی جزویات بے
شمار ہین جیسے اوسکے اعضاے اندرونی اور بیرونی پہر اونکے
بیحد اجزا جنسے وہ مرکب ہین ایسی ہی زمین کے جزویات نامحدود
ہین مثل اجسام ہوایہہ اور سیالات اور جمادات اور
نباتات اور حیوانات کے جنکو اجناس گردانکر اونکی بیشمار
نوعین قرار دی ہین جنکے افراد کی انتہا نہین **مصرع**
بیرون نزاز خیال و قیاس و گمان و وہم — یہان تعمیم کے بعد
تخصیص یا اجمال کے بعد تفصیل کی حد آخری مجازی ہے
حقیقی نہین ورنہ بال کی بہی کچہہ حقیقت ہے مگر اوسکا پولا
ہونا اوسکا اجزا صغار سے بنا اور کئی رنگ کا ہونا اور حلق سببے
اوسکا بدن کے حصون مین جس انداز پر جہان ہی اوسی مطابق

ہو کر رہنا زیادہ نہ بڑھنا اور چپٹے حلق شدہ کا مجموعہ اصل سے
لمبا ہونا اوس کا مرکب ہونا خون دانہ دار کا اوس مین دورہ
کرنا سیاہ سے سفید ہونا اوسکا جڑہ اور دم اور نوکدار اور گاؤ
دم ہونا اوسکے بیرونی جرم کا ایک انچہ کے ۰۰۴۴ وین حصہ
باریک ہونا اوسکے بیچ کا گودا اوسکی جڑہ کی گرہ اوس کا
ایستادہ رہنا اوسکا جسم پر کہین ہونا کہین نہونا اوس کی
تبدیلات اور علت غائی اور بہت سے دقایق فیصلہ
چاہتے ہین اب جاننا چاہئی کہ آفتاب کے شعاعین فضائے
عالم مین پہیلتی ہین جسی روشنی کہتے ہین وہ دانہ دار ہے
اسکے دانون کی کوچکی پر خیال کرنا چاہئی جو نہایت درجہ حیرت
افزا ہی وہ چہوٹے جانورون کے اجزای خون جو فقط عمدہ

قوت معظمہ خوردبین سے دیکھے جاتے ہین اوس گول دانہ سے
جسکا قطر ایک انچہ کا دسوان حصہ ہو اسقدر چھوٹے ہین جیسا
وہ گول دانہ ساری زمین سے چھوٹا ہے مثلاً مونگ کے دانون مین
سب سے چھوٹا دانہ جو نسبت تمام کرہ زمین کے ساتھہ (جسکا سطح
بیس کرور میل مربع پر مشتمل ہے) رکھتا ہے وہی نسبت خورد
بین کے ذریعہ سے جو جانور نظر آتے ہین اون کے خون کے
دانہ کے ساتھہ ہے گویا اوس خون کے دانہ کے مقابلہ مین
مونگ کا چھوٹا دانہ ایسا ہے جیسا اوسکے سامنی تمام کرہ
زمین کا بڑا ہے اور باین ہمہ کہ جنکی اجزای خون بہ نسبت اجزای
نور کے ایسے بڑے ہین جیسے نہایت چھوٹے ذرہ کے مواجہہ مین
بڑا پہاڑ ہے اجزای نور نظام شمسی کے مدار (اسکا بیان مختصر

آگے آویگا) کی کیفیت سے کسی فضا مین اجتماعی حالت سے یا بقعہ اشعہ خارج شدہ آفتاب مسمی جو بحالت سیال الطف نہایت وسعت سے پہیلے ہوی تہے (یہہ اون اسباب نا معلوم سے جنکے بدولت عجائب مشعبدات آسمانی اور غرائب طلسمات فلکی جلوہ نما ہین) بیرونی سطح کی حرارت خلا مین مخفی ہونیسے بجانب مرکز سے سکڑ کے فضائے مرطوب کے بخارون سے محیط ہونی پر طبقات تہ بتہ یکے بعد دیگر ایسے (گرم دہات کی پٹری پر پانی کا قطرہ ڈالین وہان نشان ہوجائیگا اور متواتر قطرے ڈالنے پر جہلی سا طبقہ ظاہر ہوگا) مثل غلاف کے محصور ہو کر گرہ بنگئی اور وہ گرہ ہر وقت نہایت مضطرب اور متبدل اور متغیر حالت مین تہا اور خاک سے بالکل پاک تہا اب یہہ جاننا چاہئی کہ موجود

جوہر کہلاتا ہے خواہ مادیات سے ہو مثل اجسام کے جو خاصیت ذاتیہ امتناع تداخل - ابعاد ثلاثہ - شکل قابلیت انقسام یا مسامیت قسمر تجاذب سے بری نہو یا مجردات سے ہو مثل ارواح اور عقول اور صفات کی منجملہ خاصیت ذاتیہ اجسام کے قسمر دہ حالت ہے کہ جو جسم ساکن ہے وہ ہمیشہ ساکن رہیگا کبھی حرکت نہین کریگا اور جو متحرک ہوا وہ ہمیشہ حرکت مین رہیگا کبھی ساکن نہ ہوگا کرہ زمین پر حرکت دائمی کی مثال نہین پائی جاتی وجہہ یہہ ہے کہ جو جسم حرکت مین لایا جاویگا وہ اول تو ہوا مین گذرنیکے مزاحمت سے رکیگا اور کشش زمین اوسکی رفتار کے روکنی کے لیے دوسری مزاحمت ہے اگر یہہ دونون مزاحمتین عایق نہوتین تو وہ جسم جو حرکت مین لایا گیا بخط مستقیم فضای وسیع نامحدود مین

ہمیشہ روان رہنا۔ آسمان مین گیند پھینکا ہوا۔ پتھر منجنیق سے
گولہ توپ سے چلایا ہوا واپس زمین پر نہ آتا سیدہا خلا مین
چلا جاتا۔ زمین دو حرکتون سے متحرک ہے ایک حرکت
محوری جسسے رات دن ہونیکے سبب گردش روزانہ کہتے
ہین اور دوسری حرکت دوری جسکو اپنے مدار پر سورج کے
گرد پھرنے سے گردش سالانہ بولتے ہین یہان یہ اعتراض
پیدا ہوتا ہی کہ جب کرہ زمین بنا تو وہ حرکت قسری کے تابع کیونکر
ہوا جسکا دفعیہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ عرصہ وسیع نظام
شمسی سیارات کی کشش سے متاثر ہے جس سے کوئی
جسم اوسمین بحالت سکون وقرار نہین رہ سکتا ضرور متحرک
رہیگا اگرچہ سیال الطف ایتھر ہے جو تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہے

اوسکی حرکت مین خفیف تر مزاحمت ہو لیکن ایسی خفیف مزاحمت سے
اوسکی حرکت مین چندان فرق نہین آئیگا) اور اسی کشاکشی کے
سبب کرہ زمین کو حرکت دوری اور محوری سے متاثر ہونا
پڑا (کسی گیند کے لٹوکانکی حالت مین دونون صورتین
ظاہر ہوتی ہین) نظام شمسی مین آفتاب سے بڑا کوئی
جسم نہین ہے وہ کرہ زمین سے ۰۰۱۰۱۲۷۱ چند بڑا ہے
کائنات مین تمام اشیار قوت جاذبہ سے اثر پذیر ہے قوت
جاذبہ کئی قسم پر ہے منجملہ اون کے ایک وہ جذب ہی جو
بڑی چیز چھوٹی چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے اسی قاعدہ سے
سورج زمین کو جاذب کرتا ہے لیکن زمین حرکت دوری کے
سبب قوت مدافعت پیدا ہونے سے اثر جاذب کو قبول نہین کرتے

کیلیے کہ حرکت دوری قوت منفر المرکز پیدا کرتی ہے چنانچہ جذب اور دفع مین معاولت واقع ہونے سے نہ زمین کو سورج جاذب کرتا ہی اور نہ زمین گردش کے سبب اوس سے آگے تنفر کے سبب جا سکتی ہے جو کہ جذب کی تاثیر فاصلہ سے باندازہ مجذور گہٹتی ہے اسلیئے جو جسم سورج کے پاس ہوگا اوسپر اثر جاذب کا زیادہ ہوگا لہذا اوسکی حرکت دوری اوسکے دفع کے لیے سریع تر ہوگی اور جو دور ہوگا اوسپر جاذب کم ہوگا اسلئے اوسکی حرکت دوری کم جذب کے سبب سست تر ہوگی تاکہ قوت مدافعت جذب کے مساوی رہے اور یہی قاعدہ نظام شمسی کے سیّارو مین ہے اب غور کرنا چاہیئے کہ فراخ کرہ شعاعی جسکے جوف مین نہایت

سخت حرارت جسکا اندازہ نہین ہو سکتا ہے اوسکے گرد قطرات سے طبقات کی صورت پر حجارہ اور فلزات کی ترکیب سے تہ بتہ بالای سطح کی حرارت کے سبب ہوائیہ سے سیال پہر اوس سے انجماد کی حالت مین بدفعات ہوتی گئی یہانتک کہ جمادات کی صورت سے وہ کرہ پر محتوی ہوے اوس پر مٹی اور پانی اور ہوا اور اجسام نامیہ کے پیدا ہونیکا موہوم قیاس یہہ ہے کہ اوسی سے اول طبقات فلزات و حجارہ پہر ہوا اور پانی اور نباتات اور نباتات کے گلنے سڑنے سے مٹی پہر حیوانات اسی ترتیب سے یا کسیکی تقدیم اور تاخیر سے بہت سی تبدیلیون کے بعد پیدا ہوا اور یہہ سب علاوہ حرارت اور خلا کے بہتر عنصرون سے

جواب تک دریافت ہوی مرکب ہین لیکن عنصرونکا بہتر ہی پر حصر نہین ہے زیادہ ہونگی جیسے علم اور تجربے کو ترقی ہوتی جاتی ہے ویسی ہے تحقیقات سے اور معلوم ہوتے جاتے ہین لیکن حرارت شمس ہی ان سب کی موجد ہے قدما نے حرارت کو عنصر (تتو یا مفرد) منجملہ پانچ عناصر کے سمجہا اور طبقات انسان سے بعض نے آگ کو مظہر کل جانکر معبود قرار دیا مگر حال کے حکما ان پانچون (خلا - آگ - ہوا - پانی - مٹی) کو عنصر نہین جانتی اور یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ خلا کچہہ نہین ہے اور اسیطرح آگ بہی کچہہ نہین کئے تبدیلیونکا حاصل ہے اور ہوا پانی مٹی تینون مرکب ہین تہوڑی سی آزمایش سے جن مفردات سے یہہ مرکب ہین وہ کئی علیحدہ

معلوم ہوسکتے ہین پس ان پانچون مین کوئی بہی عنصر نہین ہے
اس دلیل مین یہہ بات غور طلب ہے کہ خلا (آسمان یا اکاس)
اگرچہ کچھہ نہین ہے مگر اوس مین سب عوالم موجود ہین اور یہہ
نظام شمسی بہی اوسی مین ہے اسیطرح حرارت بہی
اجسام نامیہ اور غیر نامیہ اور سب جگہہ اور سب شئی مین
موجود ہی ایسی صورت مین اگر خلا کو عدم کے سبب عنصر
نہین سمجھتے ہین تو حرارت کو موجود ہونے کے سبب عناصر
بے وزن ہے مین شمار کرنا چاہئی باقی تین یعنے - ہوا -
پانی - مٹی - بیشک عنصر (بسیط یا مفرد) نہین ہین یہان
یہہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ جب حرارت سے کرہ ہونیکے بعد
ہوا پانی نباتات مٹی حیوانات ظاہر ہوے سو اب بہی حرارت

ویسی ہی موجود ہے ہر زمانہ مین اس کرہ کو مثل ابتدائی حالت کے مادہ زیادہ ہونے سے ہمیشہ بڑھتی رہنا لازم تھا برخلاف اوسکے موجودہ حالت کرہ پانی نباتات مٹی حیوانات کی مطلق تزاید اور ترقی پذیر نہین ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ تمام چیزون کی حالتین تین طرح پر ہین اول تزاید یا ترقی دوم انتہا یا اوج سوم انحطاط یا تنزل بعض اشیاء اور اکثر نباتات مین انکونیا - پورا - پرانا - اور حیوانات خاصکر انسان مین طفولیت اور پیری اور شباب - کہتے ہین اگر تزاید کے بعد انتہائی حد نہوتی تو لازم آتا کہ اجسام نامیہ جنکا نمو محسوس ہوتا ہے بڑھتی چلے جاوین بمنزلہ اوس منجنیق کے پتھر چلائی ہوئی کے جو بشرط نہونے مزاحمت ہوا اور

کشش زمین سے یہ ہا بے روک خلا مین چلا جاتا یعنے اوسی
طرح تمام اشیا تزاید کی حالت مین ترقی پاتے رہتے جسکی
کہین حد نہوتی لیکن جبکہ مزاحمت ہوا اور کشش زمین
اوس منجنیق کے چلای ہوی پتہر کو روکتی ہے ویسی ہی اجسام
کی انتہای حد تزاید سے مانع ہے اور اس عام قانون سے
کل اجسام کرہ زمین ہوایہ - مایعہ - منجمدہ - نامیہ - منضبط ہین
اور انہین تغیرات ضروریسی عالم حادث اور ممکن اور خلاق
عالم قدیم اور واجب سمجھا جاتا ہے یہان اون لوگون کو
جو مثل خدای تعالی کے ارواح اور مادہ کو قدیم جانتے ہین —
خیال کرنا چاہیی کہ جب فقط حرارت سے کرہ زمین بنکر
عالم نامیہ اور غیر نامیہ سے آباد ہوا تو کیا ممکن نہین ہے کہ اوس

9483
92-V-2249
286
0.6/

ایک ذات پاک تعالی شانہ کی قدرت سے تمام عالم نے ظہور پکڑا ہو کرہ زمین کی سطح پانی سے اکثر ڈھکی ہوئی ہے یعنے ایک چوتھائی کے قریب تو خشکی ہے اور تین چوتھائی کے قریب تری گویا ہزار زمین سے ۲۲۶ خشکی ۷۷۴ تری ہے پانی بہ نسبت زمین سب طرف ہونیکے خشکی سے زیادہ نظر آتا ہے لیکن باعتبار حجم کے اوسکی نسبت نہایت ہی کم ہے زیادہ سے زیادہ اوسکا عمق ابتک ۹ میل کا پایا گیا ہی اگرچہ بعض بعض جگہہ کی گہرائی ابتک معلوم نہیں اور زمین کا قطر قریب آٹھہ ہزار میل کے ہے اس کرہ کے محیط ۵۴ میل کے پہلاؤ سے ہوا ہے سطح زمین کے متماس ہوا بہاری ہے اور اوپر درجہ بدرجہ ہلکی ہوتی گئی ہے یہانتک کہ تین میل

بلندی تک کی ہوا ۴۲ میل باقی کی برابر ہے اور اوس سے
اوپر کی ہوا لطیف ہوتی ہوتی اسقدر رقیق ہے کہ پرندے وہین
نہین اوڑ سکتے بلکہ غایت لطافت اور رقت سے آفتاب کا
عکس بھی قبول نہین کرتے اور نہ تنفس مین آسکتی ہے
اس کرہ پر اجسام نامیہ اور غیر نامیہ حرارت آفتاب سے رنگ
برنگ کے بیشمار پائے جاتے ہین مگر آفتاب کی حرارت بہ نسبت
سابق کم ہوگئی ہے اور ہوتی جاتی ہے اور نظام شمسی کے
سیارون مین بھی بباعث اس گھٹاؤ کے تبدیلات اجسام
نامیہ مین ہوتے جاتے ہین ہاتھیون اور گینڈون کی ہڈیان
اور تاڑ کے درخت کے کھڑے جو سرد ملکون مین پائے گئے ہین
اس دلیل کے ثبوت سمجھے جاتے ہین گرم اقلیم کے حیوانات قطب کے

نزدیک کے ملکون مین جب رهتی تهی جو آج کم حرارت سے سرد هونے کے سبب وهان نهین هین اوس وقت خط استوا کے قریب بهت سی خشک زمین زیاده حرارت مین مجتمع تهی۔ جسکی وسیله سے حرارت ضروری اون تک اسقدر پهونچتی تهی جسقدر که آج خط استوا کے گرد هے اور اوسی زیادتی حرارت سے اطراف خط استوا مین اجسام نامیه ناپیدا تهی اور جو هونگی اونکی حالت اوسسے دوسری وضع پر هوگی جسکی کوئی علامت اوسی حرارت کی تبدیلیون نے همارے اثبات کے لیئے اب باقی نه رکهی اور اوسکی بالعکس قطبین کے گرد مناسب حرارت پهونچتی سے وه موجود تهی جو آج کمی حرارت کے سبب زیاده سرد هو جاتی هین

اور اب پہر آیندہ زمانے مین اسی گہٹاؤ حرارت کے سبب
خط استوا یا اوسکے گرد منطقہ حارہ مین قطبین کے مانند سردی
ہو جاویگی جسکا ایک سبب ایسا بیان کیا گیا ہے کہ سورج
مین حرارت کی آمد نہین ہے اور اسکا صرف ہی لامحالہ گہٹاؤ
ہونا چاہیی اسلیے اوسکی حرارت گہٹتی جاتی ہے آخر کو حرارت نہ رہیگی
روشنی معدوم ہو جاویگی اور اجسام نامیہ کا اعدام ہو جاویگا
اجسام نامیہ بغیر حرارت زندہ نہین رہ سکتے جو حرارت
انکی لیے لابد ہے اوسکے کم ہونے سے اونکی فنا کیطرف اونکی
متغیر حالت شاہد ہے مثلاً کوئی گملہ کسی پہول کی روئیدگی کا
کسی تاریک مکان مین رکہین وہ کملانے لگیگا اور کوئی روزن
روشنی کے لیئے اوسی مکان نہین کرین جس سے روشنی اوسمین

آوے اس حالت مین اوس گملہ کے جسقدر پہول ہونگی روشنی کے روزن کی طرف جہک جاوینگے اسیطرح حیوانات کی حالت ہے ان مین سے کوئی تاریک مکان مین ہو اور کسی طرف روشنی کا روزن ہو اوسیطرف اوسکا میلان ہوگا کوئی خیال کرے کہ بہت سے جانور سوراخون مین رہتے ہین اور بہت سے سمندر کی تہ مین اونکو روشنی نہین پہونچتی ہے وہ کیونکر جیتی ہین اسکا دفعیہ اسطرح ہے کہ اجسام سیال روشنی پہونچانیکے لیے بسبب کثافت جو کے انحراف ضو سے عمدہ وسائل ہین تمنے صاف پانی بہتا ہوا یا ٹہرا ہوا ایسا کبئی جگہہ دیکہا ہوگا جسکی تہ کی چیزین کچہہ تغییر کے ساتہہ سب نظر آتی ہین پانی مین پتہر ڈالتی ہین

وہ دور تک اندر پانی کے ڈوبتا ہوا نظر آتا ہے اسکا سبب یہہ ہے
کہ سورج کی کرنین پانی مین اندر جاتی ہین اور روشنی پہونچاتی
ہین جہان سمندر زیادہ گہرا ہوتا ہے وہان روشنی کم
پہونچتی ہے مگر ایسی کوئی جگہہ جہان اجسام نامیہ پائے
جاتے ہین نہین ہے کہ وہان حرارت یعنے روشنی کو عدم
کہہ سکین وہ گہرے سمندر کی تہہ جہان کے جانور روشنی نہ
پہونچنی کے سبب بینائی نہین رکہتے ہین وہان بہی حرارت
موجود ہے جس سے وہان اونکا وجود ہے ورنہ نہین ہوتا
اور ہوا بہ نسبت اوسکے سیال الطف ہے جو روشنی کو
سوراخون مین پہونچاتے ہے جب دن ہوتا ہے مکانونمین
اندر کوٹہریون کے دہوپ نہین آتی مگر روشنی اچہی ہوتی ہے

اوس مین ہم سب کام کرتے ہین یہہ ہوا کا ہی سبب انحراف
ضو سے ہے آفتاب کے قبل طلوع اور بعد غروب کے
روشنی کو صبح صادق اور شفق کہتے ہین اور جو ہوا مین انحنا
شعاع سے ہوتی ہے اگر ہوا نہ ہوتی تو بعد غروب اور
قبل طلوع یا دن کو مکانون مین آدہی رات کے مانند اندہیرا
رہتا آفتاب کی شعاعین بخط مستقیم لا انتہائی ابعاد مین منتشر
ہوتے ہین اگر ہم اون سے حجاب مین ہون یہانتک کہ جب آفتاب
سمت الراس ہوا وسوقت شعاع (دہوپ) سے بچنے کے لیے
ایسا تختہ یا ڈہال سر پر رکہین جسکے حائل ہونیسے شعاع جسم پر
نہ پہونچے اس حالت مین بہی ہم نہایت تاریکی مین آجاوین
لیکن ہوا کے سبب باوجود حجاب ہونے کے ہم روشنی مین

رہتی ہین انحراف ضو اور کثافت جو کے سمجھنے کے لیے - جاننا
چاہئی کہ اجسام سیال مین شعاعین متوالی اور متمایل ہوتی
جاتی ہین اسلیے اوسمین کی اشیا اپنی اصلی صورت پر نظر
نہین آتین مثلاً پانی کی تہ مین اجسام ٹیڑھی اور چپٹی بیڈول
نظر آتے ہین اور آفتاب وقت طلوع اورغروب بڑا اور چپٹا
اور اپنی جگہہ سے ہٹا ہوا دکھائی دیتا ہے اسکا سبب یہی ہے
کہ جب روشنی آفتاب کی فضای جو مین پہونچتی ہے وہ
منحرف ہو جاتی ہے اور جیسے زمین کے سطح سے بلندی
بڑھتی جاتی ہے ویسی کثافت جو کی گھٹتی جاتی ہے یہانتک
کہ سمت الراس مین انحراف نہونیسے مثل افق کے متغیر مرئی
نہین ہوتین اور دوسری وجہہ تنزل حرارت کی یہہ ظاہر کی گئی

کہ وہ فراخ حصہ فضا کا جس مین نظام شمسی اب دورہ کر رہا ہے سابق کی فضا سے زیادہ سرد ہے اور یہہ بات علم ہیئت سے ثابت ہی کہ آفتاب (جسکے گرد سیاری اور دمدار ستارے اور سیارونکی گرد اقمار پہرتے ہین اور اقتباس نور کا کرتے ہین اور اونکی حالتین زمین کے موافق نظر آتی ہین جسسے اونکا آباد ہونا ظاہر ہوتا ہے) منجملہ ثوابت کے ایک ثابتہ ہی اور ہر ایک ثابتہ ثوابت مین سے جو بذاتہ نورانی ہے آفتاب ہے جسکے گرد بہی بہت سے سیاری مانند اوس زمین کے جو مسکن زندگانی اور خوشی کے ہین پہرتے ہونگے اور جسقدر ثوابت ہمکو پاس پاس دکہائی دیتی ہین اون مین سے بے انتہا فاصلہ ہے اور وہ بے شمار دوری پر واقع ہین سب سے متصل

ثابتۂ قدر اول زیادہ نورانی ہمسی آٹھہ لاکھہ دفعہ بعد آفتاب کی نسبت دور ہے اور آفتاب کا بعد ہمسی ۹ کروڑ میل کا ہے اور ثوابت بے عدد وحد ہین روشنی کی رفتار ایک سکنڈ مین قریب ایک لاکھہ کوس کے ہے اس سرعت رفتار پر بہی کم سے کم نزدیک ترین ثابتہ کی روشنی ہم تک تین برس مین آتی ہے اور جو دور ہین اونکی روشنی اس سے زیادہ عرصہ مین اور بہتونکی سیکڑون ہزارون برس مین اور بہتونکی لاکہون برس مین اور بہتونکی کرورون برس مین آتی ہے اور بہت سے ثوابت کی روشنی باوجود کرورون برس گذر جانے کے باین سرعت رفتار کے تا حال ہم تک نہین آئی اور اسقدر عرصہ گذرنے پر بہی نہ آویگی یہہ بے انتہا

دوری ثوابت کی انسان سے محدود نہین ہوسکتی اوران ثوابت کے اوضاع مین بہی نہایت کمی کے ساتہہ کچہہ فرق محسوس ہوتاہے سو یہہ ثوابت کسی ثانیۃ الثوابت یا شمس الشموس کے ساتہہ اوسیطرح سے متعلق ہین جیسی آفتاب کے ساتہہ بہت سے سیارونکا تعلق ہے جو منجملہ اون سیارہ یہہ کرہ زمین کا بہی ہے اور اوسکے گرد ثوابت کروڑون ار اٹہبون برس مین دورہ پورا کرتے ہین چنانچہ یہہ ہمارا آفتاب مع اپنی متعلقین کے جسی نظام شمسی کہتے ہین (آفتاب اور سب اجرام فلکیہ جو اوسکے گرد حرکت کرتے ہین اونکی تمام انتظام کو نظام شمسی کہتے ہین) شمالی عرصہ لا انتہا ہی ابعاد مین چلا جارہا ہی اور ممکن ہے کہ ایسی ثابتۃ الثوابت بہی کئی ہون اور

وسیع اپنی کائنات کے اپنے سے بہت ہی بڑی ثابتہ اعظم سے متعلق ہون پس اس اعتبار سے یہہ تمام نظام شمسی اوس قادر مطلق کی پیدائش مین کرہ زمین کی (جو تقریبا پونے تین کھرب میل مکعب پر مشتمل ہے) ایک ذرہ کے مانند بھی کمی مین مناسبت نہین رکھتا پھر زمین کی اوسکی پیدائش مین کچھہ بھی اصل نہین جبکہ نظام شمسی کی یہہ حالت ہی تو سطح زمین کے اجسام نامیہ کے جنس واحد مین پھر اوسکے انواع کے افراد مین سے ایک فرد کی ایک ذرہ کے اربون کھربون حصون سے ایک حصہ تک کی بھی مطلق نسبت نہین ہو سکتی لہذا تبدیلی فضا کی باعتبار گرمی اور سردی کے ہزارون لاکھون برسون مین ممکن الوقوع ہے پس آفتاب کی حرارت تفسیر اول کے مطابق آخر نہ رہی گی

خالق کائنات اجسام نامیہ کے قایم رکھنے کو اپنی قدرت سے اوسکو از سر نو پیدا کریگا یا کوئی ایسی طاقت بناویگا کہ جسکے وسیلہ سے وہ پھر پیدا ہو جاوی اور تفسیر ثانی کے مطابق ہر فضا کی حرارت کی موجب اس نظام شمسی کے اوس مین دورہ کرنیکے اعتبار سے کم و بیشی حرارت برودت رطوبت یبوست کی تبدیلی کی حالت مین رہیگی حرارت کے توضیحات تین ہین اول فضا کی حرارت جس مین نظام شمسی دورہ کر رہا ہے لیکن یہ توضیح جیسا چاہئے ویسا ثبوت کامل نہین پہونچاتی دوسرے آفتاب کی حرارت اور تیسرے اندرونی حصہ زمین کی حرارت آفتاب زمین کے سطح پر حرارت پیدا کرتا ہے جو اجسام نامیہ کے پیدا ہونے اور اون کے زندہ رہنے کے لیئے ضروری ہے اور اندرونی

حصہ زمین کی حرارت سے آتش فشان پہاڑ اور زلزلہ اور تبدیلات پیدا
ہوتی ہین جس سے سطح زمین گاہی سکون اور گاہی اضطراب کے
حالت مین رہتا ہی گرمی اور سردی کی الفاظ نسبتی ہین حقیقی
نہین ہین ہم انتہا حرارت اور برودت کو پیدا نہین کر سکتے
اور حرارت اور حرکت دونون ایک قوت کی نوعین ہین کسی
جسم مین حرارت کو مجتمع کرین تو جسم کے وزن مین کچھہ فرق نہوگا
سب اجسام حرارت سے پہیلتے ہین اور زیادہ حرارت سے دہک کر سفید
ہو جاتے ہین سیاہ رنگ بہ نسبت سب رنگون کے حرارت کو
زیادہ جذب کرتا ہے اور سفید سب مین کم سب رنگ کے کپڑے
برف پر رکہے جاوین کالا سب سے پہلے برف کو گلاویگا
اور سفید سے کچھہ بہی اثر نہوگا حالت انجماد سے مایعہ بنتی وقت

اجسام بہت سی حرارت مخفی کر لیتی ہین اگر سیر بہر پانی ۱۷۲
درجہ گرم ایک سیر برف مین جسکی حرارت ۳۲ درجہ کی ہے ملایا
جاوی تو حاصل اسکا دو سیر پانی ہوگا لیکن اوسکی حرارت
صرف ۳۲ درجہ کی ہوگی اس حالت مین ۱۴۰ درجہ حرارت
برف کے گہلنے مین مخفی ہو جاویگی جب اجسام ہوائیہ سے مایعہ
اور مایعہ سے انجماد کو گذرتے ہین تو بہت سے حرارت خلاص کر دیتی
ہین دو جسم مختلف حرارت کے ملا کر رکہے جاوین زیادہ گرم
جسم دوسری کو اپنی حرارت دیگا یہانتک کہ دونون کی گرمی
برابر ہو جاوی گی بعض جسم جب تہوڑی حرارت والے جسمونکے
پاس رکہے جاتے ہین بہ نسبت اورون کے اپنی حرارت
جلد دیتی ہین اور جسکی کثافت زیادہ ہے ایصال حرارت کی

اون اجسام سے جنکی کثافت کم ہے بہتر کرتے ہین معدنیات مین سونا خوب تر مٹی اور پشمینہ بدتر موصل حرارت کے ہین اجسام نباتات حرارت کے سخت تبدیلیون سے مٹی کی کم قوت ایصال حرارت کے سبب محفوظ ہین اور سرد ملک کے حیوانات بڑی پشمینہ اور پر کے سبب ہمیشہ کی سردی مین زندگی بسر کرتے ہین اور اسی باعث برف خانہ سے برف خشک کملون مین لائی جاتے ہے اور ناج پر بہوسی قدرت نے اسی مقصد کے لیے بنائی ہے کرہ زمین کے اندر گرمی اوسکے مرکز کیطرف بڑہتی جاتی ہے زمین کے اندر گرمی ہونیکا ثبوت دنیا کے ہر ایک حصہ مین موجود ہے زمین کے تہوڑی ہی دور نیچے پر ہر ایک موسم مین گرمی یکسان رہتی ہے اکیس ۲۱ میل کے

نیچے قریب ۳۱۱ ہزار درجہ کے گرمی ہوگی جسمیں لوہا اور پتھر کی چٹانیں گل سکتی ہین آتش فشان پہاڑون سے گلی ہوئی چیزین یا نکلکر پانی کی طرح جو بہتی ہین اوسکا ثبوت دی رہی ہین قریب ساٹھہ ہزار تین سو فٹ نیچے اوبلے ہوی پانی کے مانند گرمی ہوگی غرضکہ وہ گرمی جسمین سب سے سخت دہات گل سکتی ہے اوس سے سو میل نیچے کی گرمی کی نسبت مثل برف کے سمجھنا چاہیئے جبکہ اکتیس ۳۱ میل کے نیچے اسقدر سخت حرارت ہے تو اوس سے زیادہ نیچے پانسو میل یا ہزار میل پر کسقدر زیادہ سے زیادہ ہوگی جو مطلق سمجھہ مین نہین آتی الحاصل جوف زمین مین دریای آتشین جسکے مدارج حرارت ہماری قیاس سے باہر ہین موجزن ہے جس سے سطح زمین سکون سے کبھی بحالت اضطراب

متحرک ہوتا رہتا ہے اسکو زلزلہ یا بہونچال بہی کہتے ہین
اور کہین پہٹ جانے پر کوہ آتشین کے خروج کا سبب ہوتا ہے
انہین سببون سے پہاڑونکا بلند ہونا اور کفدست میدانونکا
دہسکر عمیق غارونکا بنجانا ہوتا رہا ہے اور آئندہ کو اب
جہان غار یا وادی ہین وہ بلند ہوجاوینگے اور جو پہاڑ
ہین دہس کر وادی یا غار یا آتش فشان پہاڑ بن جاوینگے
اور سطح زمین اسیطرح ناہموار کہین اونچا کہین نیچا ہوتا رہیگا
جیسے آفتاب کی حرارت گہٹاؤ پر ہے اسیطرح زمین کی اندرونی
حرارت بہی انحطاط پر ہے زمین کی حرارت ابتدا مین تزاید کی
حالت سے انتہا مین آئی اور اب تنزل مین ہے کسی زمانہ
مین ضعیف ہوکر مثل کرہ قمر کے مردہ ہوجاویگی زمین کے

اضطراب سے جو ناہمواریان تبدیلات سے ہوتی ہین وہ زمین
کے کرہ ہونے مین خلل انداز نہین ہوتین جب اسکے محیط پر خیال
کرین جو ۲۴ ہزار میل کے قریب ہے اوس صورت مین ان غارون
اور پہاڑون کی وہی مناسبت رہیگی جیسا نارنگی پر کھردراپن سے
نشیب و فراز کی نسبت ہے اسلیے کرہ زمین کی گولائی کی
تشبیہہ نارنگی سے دیتی ہین اسکے علاوہ محوری گردش سے
قطبین پر کچھہ زمین دبی ہوئی ہے اور خط استوا سے اوسیقدر
اوٹھی ہوئی ہے کرہ قمر کرہ زمین سے بہت چھوٹا ہی یعنے قطر
چاند کا قریب ۲۲ سو میل کے اور قطر زمین کا قریب آٹھہ ہزار میل کے ہے
جنکے باہین نسبت ایسی ہے جیسے ۲ کی نسبت ۲۳ کیطرف ہو
سو باوجود اسقدر چھوٹے ہونیکے بہ نسبت زمین کے زیادہ

ناہموار ہے چاند کے پہاڑون کی بلندی اور غارون کی
پستی زمین کے پہاڑون اور غارون سے بڑہ کر ہے
اسی مغاک اور نشیبستان سے انعکاس نور بخوبی نہین
ہوتا اسلیے اوسکے سطح پر داغ دکہائی دیتے ہین سو وہ باوجود
اسقدر ناہموار ہونے کی بہی ہمکو گول نظر آتا ہے اگرچہ ہم اوسکے
دوسرے طرف کو نہین دیکہہ سکتے ہین اور نہ دیکہنے کا یہ سبب ہے
کہ چاند اپنی محور پر اوسی زمانہ مین ایک دورہ کرتا ہی جس
عرصہ مین اپنی مدار پر زمین کے گرد یکبار پہرتا ہی زمین کا
سطح جو زیادہ پانی اور کم خشکی سے نمایان ہے مختلف
حرارت یکسال مین سورج کی پاتا ہے ایکسان حرارت
اوسکو نہین ملتی اسکی وجہہ یہہ کہ زمین کا محور زمین کے

مدار کے سطح پر ترچھا واقع ہے کیلیے کہ اگر وہ ہم سطح ہوتا تو نصف کرہ زمین پر گرمیوں میں کئی ہفتہ تک رات نہوا کرتی اور جاڑوں میں کئی ہفتہ تک دن نہوتا اور جو محور کی سطح مدار پر عمود ہوتا تو موسم کا اختلاف اور دن رات کی کمی بیشی نہوا کرتی جو کہ یہہ دونوں صورتیں واقع نہیں ہوتیں اسلیے وہ ترچھا واقع ہے اور ترچھے ہونیکے سبب پانچ منطقوں پر کمی و بیشی کیوجہہ سے گرمی سردی کا اثر یکسان نہیں ہے بدلتا رہتا ہے چنانچہ اول منطقہ حارہ ہے جو زمین کا وسطی حصہ خط استوا کے شمال و جنوب ۲۳ درجہ یعنی کلی راس السرطان اور راس الجدی کے مابین ۳۲ سو میل کے فاصلہ میں ہے اور دوسرے دو منطقے باردہ ہیں جہانکا سمندر ہی

سردیکی سبب برف کا سطح بن رہا ہے جو ہر ایک قطبین سے
۱۴۰۰ میل تک پھیلا ہوا ہے اور دو منطقے معتدلہ ہین جنمین
ایک ایک کا فاصلہ تین تین ہزار میل ما بین راس السرطان
اور دائرہ قطب شمالی اور اسیقدر راس الجدی اور
دائرہ قطب جنوبی کے واقع ہے یہ پانچون منطقے کمی و بیشی
حرارت سے اپنی حدود مین اجسام نامیہ کے عجیب و غریب
کیفیتون کے منظر ہین اور کچھہ یہی وجہہ اختلاف حرارت
نہین ہے جو خط استوا کے قریب ہو وہی گرم ہوا
اور جو اس سے بعید ہو وہ سرد بلکہ حرارت کی کمی و بیشی قانون
کی بلندی او پستی پر منحصر ہے یعنے جو سطح سمندر سے زیادہ
بلند ہین وہ بہ نسبت اونکی جو کم بلند ہین زیادہ سرد ہین اسلیئے

کہ آفتاب کی شعاعین جو ہوا مین ہو کر گذرتی ہین اون سے
کچھہ ہوا ہی گرم ہو جاتی ہے اور سطح زمین سے جو گرمی
منعکس ہوتی ہے وہ زیادہ گرمی ہوا کا باعث ہوتی ہے
اور جسقدر بلندی ہوگی ہوا کے لطیف ہونے سے حرارت
اوسمین مخلوط نہوگی چنانچہ خط استوا پر جو پہاڑ تین میل
بلند ہین وہ ہمیشہ برف سے ڈہکے رہینگی اور جو کہ خط استوا پر
گرمی زیادہ ہوتی ہے وہان بخارات سمندر سے زیادہ اوٹہتی
ہین اسلئے وہان کا پانی بہ نسبت سرد ملکون کے سمندر کے
جہان کم اوٹہتی ہین زیادہ بہاری ہوگا اس صورت مین
سمندر کے پانی کے دو مختلف حصے ہوگئے ایک ہلکا دوسرا
بہاری لہذا دونین آپسکے ملنے سے حرکت پیدا ہوکر کل

پانی کو آپسمین ملادیگی یعنے بہاری اور گرم پانی سرد ملکون کی طرف جاویگا اور ہلکا اور سرد پانی خط استواکی گرم ملکونکی طرف چلا آویگا اسیطرح ہوا کی رفتار اور سمندر کا جزیرہ وغیرہ اور ابر کا ہونا یا نہونا اور میدانونکا سبزہ زار یا چٹیل ہونا بہی گرمی سردی پہچاننی کا باعث ہی قدرت نے کیا کیا طریقے گرمی سردی کے پہچاننی کے رکہے ہین اجسام نامیہ مین نباتات اور حیوانات ہین ان مین سے نباتات خط استوا مین جو بڑے بڑے پائے جاتے ہین وہ معتدلہ مین کم اور چہوٹے اور قطبین پر رفتہ رفتہ نہایت کم اور چہوٹے ہوتے ہوی بالکل نہین ہین یہی حالت بلند پہاڑونکی روئیدگی کی ہے جنکی چوٹیان برف سے ڈہکی رہتی ہین گویا پائین کوہ بمنزلہ

خطِ استوا اور کمرِ کوہ مثل منطقہ معتدلہ اور سرِ کوہ مانند منطقہ
باردہ کے ہے اگر کسی بلند پہاڑ پر چڑہین تو بہی نباتات مین
اسی قسم کا تفاوت پایا جاتا ہے چنانچہ کوہ ہمالیہ کے دامن
مین اضلاع حارہ کے درخت پائے جاتے ہین اور درجہ
بدرجہ زیادہ بلندی پر اضلاع معتدلہ و باردہ کے سے پودے
دیکہنے مین آتے ہین یہان تک کہ نہایت بلندی پر ایسے ٹیلے
دکہائی دیتی ہین جو برف سے ہمیشہ پوشیدہ رہتے ہین
اور وہان کسی قسم کی روئیدگی نہین ہوتی گرم ملکون مین جو
خطِ استوا کے قریب ہین طرح طرح کے خوشرنگ اور بڑے
بڑے درخت ہوتے ہین لیکن جسقدر ہم اضلاع قطبیہ کیطرف
جاتے ہین اوسیقدر درخت اور پودے کم اور چہوٹے نظر

آتے ہین وہی پودی جنکا قد منطقہ معتدلہ مین چھوٹا ہوتا ہے منطقہ حارہ مین خاصے بڑی درخت پای جاتے ہین اور جو پودے منطقہ معتدلہ مین بڑے درخت ہین قطب کے قریب چھوٹے ہوتے ہین منطقہ حارہ مین پہولون کے درخت قد آدم سے زیادہ ہوتے ہین اور منطقہ معتدلہ مین قد آدم اور قطب کے قریب زمین سے کچھہ ہی اونچے ہوتے ہین — حاصل کلام یہہ ہے کہ منطقہ حارہ مین درخت کثرت سے اوگتی اور سرعت سے بڑھتی ہین اور وہان سے قطبون کیطرف درختون کی قسمین بتدریج کم اور قد چھوٹے ہوتے جاتے ہین خط استوا سے قطبون تک نباتات کے لحاظ سے آٹھہ منطقے ہین چنانچہ نصف کرہ شمالی کی تقسیم بیان آیندہ سے

ظاہر ہے اول منطقہ منتصلہ خط استوا اسمین کھجور تاڑ کیلے لونگ الائچی وغیرہ مصالحہ کے درخت اور بن اور اسی قسم کی چیزین ہوتی ہین - دوم وہ منطقہ جو خط سرطان کے قریب واقع ہے اسمین انجیر نیشکر چانول باجرہ جوار روئی وغیرہ پیدا ہوتی ہے - سوم منطقہ منتصلہ خط سرطان اسمین زیتون چائے چانول - جوار باجرہ روئی وغیرہ ہوتی ہے - چہارم وہ منطقہ جو خط سرطان سے شمالی کیطرف منطقہ معتدلہ کے گرم حصہ مین واقع ہے اسمین وہ درخت ہوتے ہین جو ہمیشہ سرسبز رہتی ہین اور اونکی علاوہ گندم انگور - مکئی بادام اخروٹ وغیرہ ہوتے ہین پنجم منطقہ معتدلہ کا سرد حصہ اسمین وہ اناج اور درخت

ہوتے ہین جو سرد ملکون مین کثرت سے پائی جاتے ہین ششم
منطقہ متصلہ دائرہ قطبی اسمین صنوبر اور بید اور کچھہ
جو بھی پیدا ہوتے ہین - ہفتم وہ منطقہ جو قطب کے قریب
واقع ہے اسمین کئی قسم کے پہاڑی پھول اور نرم خوشنما
گھانس پیدا ہوتی ہے ہشتم منطقہ قطبیہ جہان درخت کا
نام بھی نہین ہے - اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ نباتات کی
پیدائش حرارت کی کمی زیادتی پر منحصر ہے مگر حرارت بھی
مختلف مقامات مین موسم کے تغیر و تبدل کے سبب سے متفاوت
ہوتی ہے بعض ملکون مین گرمیون مین گرمی بہت ہوتی ہے
اور جاڑون مین جاڑہ شدت سے پڑتا ہے اور بعض ملکونمین نہ گرمی
مین زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ جاڑہ مین زیادہ سردی بعض درخت

زیادہ سردیکے متحمل نہین ہوتے اور بعض زیادہ سردیکی برداشت کرسکتی ہین اور گرمی مین بہی اونکے واسطے زیادہ گرمی چاہئی رطوبت کے تفاوت سے بہی درختون پر بہی اثر ہوتا ہے جو گرمی کے اختلاف سے ہوتا ہی بہت سے درخت مرطوب ملک مین نہین ہوتے اور بہت سے خشک ملک مین نہین پائے جاتے درخت زمین مین قایم ہین اور غذا کچھہ تو زمین سے حاصل کرتے ہین اور اکثر ہوا سے اور زیادہ تر ایک قسم زہریلی ہوا سے تمام جاندارون کے دم لینے سے جو دم (سانس) کی زہریلی ہوا نکلکر عام ہوا مین ملجاتی ہے اگر یہہ زہریلی ہوا عام سطح جہان کی ہوا مین جمع ہوتی جاتی تو تمام حیوانات مرجاتے لیکن حکیم مطلق نے اپنی قدرت

کاملہ سے ایسا انتظام کیا ہی کہ یہہ شے حیوانات کو ضرر پہونچانا تو کیا بلکہ ایک طرح سے انکی زندگانی کا سبب ہوتے ہین کیونکہ تمام نباتات اس سے غذا پاتی ہے اسکا اثر اس طرح معائنہ کیا جاتا ہے کہ پانی مین چونہ گھولین اور اس پانی کو نتھار کر ایک آبخورہ مین رکھکر نلی سے اوسمین دم چھوڑین تو وہ پانی زہر کے اثر سے دودہ یا چھاچھہ کے مانند ہونے سے اس زہریلی ہوا کا اثر ظاہر کریگا اگر کسی آدمی کو تازہ ہوا بجز اس زہریلی ہوا کے نہ ملی تو غالبًا چند منٹ مین وہ آدمی مرجاوے مثلاً دو آدمی ایک نلی سے ایک کا دم دوسرا لے یعنے جسکا دم باہر آوے اوسے دوسرا اندر لے اسیطرح سے اسکا برآمدہ دم اوسکا فرو رفتہ ہو بجز اس دم کی ہوا کے دوسری ہوا اونکی استعمال

ہین نہ آوی تو وہ دونون گھٹ کر تھوڑی دیر مین مر جاوینگے
یہہ زہریلی ہوا شہرون اور بستیون سے جہان جاندارونکی
سانس لینے اور ہر قسم کی چیزون کے جلنے سڑنے سے بنتی
بکثرت پیدا ہوتی ہے ہوا کے ساتہہ ملکر دور دور تک جنگلون
مین پہونچ جاتے ہی اور وہان درختون کے پتی اسکو جذب کر کے
غذا پاتے ہین اور پتی پہول پہل اور تنہ اسی سے بنتی ہین
یہہ زہریلی ہوا نہوتے تو درخت پیدا نہوتے اور درخت پیدا
نہوتے تو جاندار کیا کہا کر جیتے پتہر کے کوئلے بہی جو اب جلانیکے
کام مین آتے ہین زمانہ سابق مین پودی تہے جو اسی زہریلی
ہوا سے ہی تہے اور آئندہ پہر ایسی ہی زہریلی ہوا بنکر پودون
کے اجزا ہو جاوینگے اور یہی دور جاری رہیگا جو نباتات

انسان کے واسطے فائدہ مند ہین وہ تین قسم کے ہین اول جو
کہانیکے کام آتے ہین دوم جنسے کپڑا بنتا ہے سوم بن کے درخت
قسم اول تین طرح ہین اول اناج دوسری میوہ سوم جڑین
اور بہت سے نباتات صحت بخش دوائین ہین اور بہت سے زہر اور
بہتون سے عطر بنتا ہے اور کئی پودون سے طرح بہ طرح رنگ
حاصل ہوتے ہین نباتات مذکر مونث ہوتے ہین جنسے دوسرے
نباتات کی پیدائش ہوتی ہے جو کہ وہ نقل مکانی نہین کرتے
اسلیے مذکر کا مادہ منی جو پہولون مین ہوتا ہے مونث مین پہونچانیکے لیے
قدرت نے کئی طریق رکہے ہین اونمین سے ایک ہوا ہے جو مادہ
مذکر کا مونث مین پہونچاتی ہے دوسری مذکر روئیدگی کے پہولون
پہلونپر جو جانور بیٹہتے ہین وہ اپنی پرون کے ساتہ اجزائی مادہ

منی کو مونث درخت مین پہونچاتے ہین تیسرے ایک کا دوسرے
پر جہکاؤ یا اتصال سبب پہونچنے مادہ کا ہوتا ہے جس سے پیدایش
نباتات کی ہوتی ہے اکثر دیکہا جاتا ہے کہ بہت سے نباتات سے
پیدایش نہین ہوتی اس صورت مین ایسی نباتات کو مخنث
سمجہنا چاہیئے پس نباتات بہی مثل حیوانات کی تین طرح پر
ہین مذکر اور مونث اور مخنث جسطرح حیوانات عجیب الخلقت
پیدا ہوتے ہین اسیطرح نباتات بہی پیدا ہوتے ہین اور ایسی
صنعتون سے نباتات مین نئے نئے رنگ کے پہول انکی اصول کے
واقفیت سے پیدا کیے جاتے ہین گلاب وغیرہ ہزارون قسم کے موجود
ہین جو کرہ زمین پر اکثر فطرتی اور بعض بعض مصنوعی طریقون سے
دلربا بہار دکہا رہی ہین حیوانات کی غذا نباتات سے ہے یا وہ

حیوانات جو نباتات سے پلتے ہین اسلیے دنیا کے گرم اضلاع ہین جہان نباتات بہت سے قسم کے ہوتے ہے حیوانات کی بہی قسمین زیادہ پائی جاتی ہین اگرچہ نباتات کی نسبت حیوانات کو انتقال مکانی کی قدرت زیادہ ہے تو بہی ہر جانور ایک خاص ملک مین پایا جاتا ہے یہہ بہی مشاہدہ ہوا ہے کہ ہر جانور کی ایک خاص خوراک ہوتی ہے اور ہر قسم کے جانور کو اُسکی پیدایش اور پوشاک کیوجہہ سے ایک خاص ولایت کی آب و ہوا موافق ہوتی ہے مثلاً شمالی ہرن کو جو منطقہ باردہ مین پیدا ہوتا ہے گرمی بالکل موافق نہین اور اونٹ کو جو ریگستان مین ہوتا ہے سردی اور تری کی برداشت نہین جن جانورونکی غذا کیڑی اور پہل اور پتے ہین وہ یا تو

ایسے مقامات مین پیدا ہوتے ہین جہان ان چیزون کی بارہ جیسے کثرت رہتی ہے یا ابابیل کیطرح نقل مکانی کرتے ہین — یعنے جاڑون مین ایک ملک مین اور گرمیون مین دوسرے ملک مین رہتے ہین یا چمگادڑ کی طرح موسم سرما مین سویا ہی کرتے ہین اکثر اوقات دریا اور بحیرے اور بحر اور سلسلہ کوہ اور بن اور صحرا وغیرہ بھی جانورون کو ایک ملک سے دوسرے مین جانیکے مانع یا باعث ہوتے ہین مثلاً کوہ ہمالیہ و صحراے ایران و عرب و افریقہ ہاتھی کے لیے حد شمالی ہے یعنے شمال کیطرف ہاتھی آگے نہین بڑھ سکتا اللہ تعالی نے اپنی حکمت بالغہ سے ایسا انتظام کیا ہی کہ اہلی جانور بہت سے ملکون مین ہوتے ہین اور ہر قسم کی آب و ہوا مین اپنا گذارہ کر

کر لیتے ہین مثلاً - کتنا - گہوڑا - گاے - بہیڑ - کبوتر - مرغی
بطخ - وغیرہ سب ملکون مین خواہ گرم ہو یا سرد پاے جاتے
ہین پہاڑون پر جسقدر بلندی تک آدمی پہونچتا ہے اور
سطح زمین پر جتنی دور قطب کی طرف جاتا ہے جانور اس سے
پرے تک پاے گئے ہین ایسے مقامات پر جانورون کی
کمی ہین تو شک نہین مگر کوئی انسان یہہ نہین کہہ سکتا کہ مین
ایسی جگہہ گیا ہون جسکے پرے جانور نہ تہے بحر شمالی مین
پرند بحری اور سانپ دریائی اور ویل مچہلے اور قطبی ریچہہ ایسے
مقام پر دیکہے گئے ہین جہان انسان ہرگز نہین پہونچ سکتا
جیسے نباتات کی شاخین اور تنہ کاٹ ڈالنی سے وہ پہر نمو
پاتے ہین یہی حالت اکثر حیوانات کی بہی ہے کہ بعض اعضا کے

توڑ ڈالنی یا کاٹ ڈالنی کی حالت مین پہر بآہستگی اعضا
پیدا ہو جاتے ہین انسان عضو ماؤف کی تکلیف سے سخت
متالم ہوتا ہے دوسرے حیوانات اس بیچینی سے محفوظ ہین
اور بعض حیوانات کو ایسے صدمون کا خیال تک نہین
اقسام چہپکلی گرگٹ بامنی کی دم چلتے ہوی ٹوٹ جاتی ہے
وہ اصلی چال چلے جاتے ہین گویا کچہہ تکلیف ہی نہین ہوتی
اور چند روز مین دم آجاتی ہے آدمی کانٹا لگنے سے گہبرا
جاتا ہے بعضے کیڑون کے دو ٹکڑے کردیتی ہین پہر وہ
اصلی صورت چند روز مین پالیتے ہین ٹٹو۔ گای بہینس
وغیرہ کا پاؤن ٹوٹ جاوی اوسیوقت وہ تین پاؤن سے
چارہ چرتے رہینگے انسان کو ایسے صدمون سے غشی طاری ہوتی ہے

ہوش آنے پر ایک جگہہ پڑی ہوی کراہتی ہین انسان کو
جو درد و الم زخم پہونچنے یا عضو ٹوٹنی یا کاٹنی مین ہوتا ہے
ویسا حیوانات کو نہ ہونے کا سبب انسانی عقل اور سمجہہ ہے
جسکی وجہہ سے وہ ایسے صدمون مین دردناک ہے تاہم اگر
آدمی کو اچانک زخم پہونچے تو چندان درد نہین معلوم ہوتا
جب زخم پر خیال ہوگا تب درد محسوس ہوگا انسانون مین
بہ نسبت دیگر حیوانات کے نہایت زیادہ سمجہہ ہے اسلیے وہ ایسے
حادثون سے برخلاف حیوانون کے اقسام رنج سے مکلف
ہین یہان سمجہہ سے خاص انسانون کی دانشمندی یا بعض
جانورونکی زیرکی مراد نہین بلکہ اس سے وہ مراد ہی جو سوا افراد انسان
کے اور کسی مخلوقات کو نہین دی گئی حیوانات اور نباتات دونون ۔

جاندار ہین ان دونون مین فرق یہہ ہے کہ حیوانات کے معدہ ہوتا ہے نباتات کے نہین ہوتا نہ یہ نقل مکانی کرتے ہین مگر مثل حیوانات کے دم لیتی ہین جیسے حیوانات کا دم حیوانات کے واسطے مضر ہے ویسی نباتات کا دم نباتات کے لیے مضر ہے اسی باعث بڑی درخت کے نیچے اکثر چھوٹے درخت مرجہائے رہتے ہین کیسلئے کہ تازہ ہوا انکو میسر نہین آتی ہے اسیطرح گنجان آبادیون مین حیوانات کی حالت ہے حیوانات کے دم کی زہریلی ہوا جیسے نباتات کو جو بذریعہ پتون کے جاذب ہوتی ہے مفید خوراک ہے اسیطرح نباتات کی سانس حیوانات کو بذریعہ تنفس اعتدال کی حالت مین مفید ہے قبل تخلیق بنی آدم اون لاکہون نباتات اور حیوانات سے کرہ زمین آباد تہا جو اب تبدیلات سے ویسی نہین

پائے جاتے اونمین (مشتے نمونہ از خروارے) سے بعض کے
ڈھانچے جو غارون اور پہاڑون مین آج ملتے ہین اونسے اونکی
شکل و صورت و طرز معیشت کچھہ کچھہ دریافت کی گئی ہے ابتداے
زمانہ پیدایش حیوانات کی تقدیم اور تاخیر اور تبدیل کے
سلسلہ مین انسان کی دریافت کا عقدہ مالاینحل ہے مذہبی
قول اسبارہ مین جو ہر ایک مذہب والے نے تسلیم کر رکھے ہین یا
منقولی ہین یا مدلل و معقولی نہین جیسے بالعوض دلیل لانے کے
ایسا کہتے ہین بیت   پائے استدلالیان چوبین بود پائے
چوبین سخت بے تمکین بود اگرچہ وہی اسمین بوجہ مختلف روایتون کے
اختلاف بھی کرتے ہین چنانچہ پارسیون کی ایک روایت کے
بموجب آفرینش انسان قریب ایک لاکھہ ۵ ہزار برس کے

ہے اور اہل ہنود کے نزدیک چار جگ یعنی
ست جگ تریتا دواپر کل جگ کے عرصہ کا دورہ
۴۳ لاکھ بیس ہزار برس کا قرار پایا ہے اور ایسے دورہ
۲۷ ہو چکے ہیں جنکی میعاد ۱۹۵۵۸۸۴۹۷۶ برس کی گذر
گئی ہے اب اٹھائیسواں دورہ کل جگ ختم ہونے پر تمام
ہوگا پھر انتیسویں دورہ کا آغاز ست جگ سے ہوگا جینی والے
کہتے ہیں کہ ۲۴ تیرتھنکر زمانہ ماضی میں ۲۴ زمانہ حال میں اور
۲۴ استقبال میں وقتاً فوقتاً ہوتے اور ہونگے منجملہ ان کے
ایک رکھبدیو ہیں جنکی عمر ۵۹۲۷۰۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ برس
کی بیان کی گئی ہے تقریباً اسی انداز پر اوروں کی عمر تصدیق
کرنا چاہئے اور ان ۲۴ میں ہر ایک کے بعد دوسرے کا زمانہ

نہین ہوا بلکہ ایک تہنتکر کی رحلت کرنے پر بہت ہی زیادہ سے
زیادہ عرصہ مین دوسرا پیدا ہوا اور ان تہنتکرون کے زمانہ
پہلے اسقدر قد کے ہم شکل آدمیون کی ایک مخلوق تہی جنکو جگلیہ کہتے
ہین اس صورت مین ابتدائے زمانہ انسان کے دریافت کے
لئے ایسا حوض کہودین جو چالیس میل طول اور اسیقدر عرض اور
عمق مین ہوا اور پہر اوسی باریک اون یعنی پشم کے جو بالا تیجری
کے برابر ذرات کاٹکر دبا دبا کر بہرین جب وہ بالکل بہرجاوے
تب اونکا شمار اوس مدت دراز کو بتائیگا جو انسانون کے زمانہ
ابتدائی کی ہے اسیطرح بودہ کے فروعات متقدین کی
روایتین ہین چنانچہ برہما وادون کا قول ہے کہ ہمارے اگلے
بزرگون کی عمرین بہت دراز ہوتی تہین اونمین سے ایک ایک کی

عمر کے برس اسقدر ہوتے تھے جسقدر تین برس مین آسمان سے
بارش کی بوندین تمام زمین پر گرتی ہین یہودیون اور نصرانیون
اور مسلمانون مین اصح روایت سے آدم علیہ السلام سے انسانی
نسل کا ہونا لکہا ہے جسکو عرصہ تقریباً سوا سات ہزار برس کا
ہوتا ہے مگر فلاسفہ حیوان مطلق مین سے حیوان ناطق کی ابتدا کی
کوئی تاریخ صحیح قرار نہین دیتے اون کے نزدیک ایسا تسلیم کیا
گیا ہے کہ انسان کی نسل اوصاف جسمانی کی بناوٹ مین سب سے
بڑے دودہ پینے والے جانورون مین سے ہے جسکی پشت کی
ہڈی اور ہر یک بناوٹ کی کیفیت مین بہت ہی قریب تر ہے
جانورون سے کم فرق کے ساتھہ تعلق ظاہر ہوتا ہے اسکی
خوراک اور اوسکا ہضم ہونا اوسکا خون اوسکا دوران اور

اوسکا سانس لینا اور نقشۂ اعصاب اور ہیجان طبیعت اوس کے بڑہنیکا طریقہ ویسا ہی ہے جیسے کہ اون جانورونکا جو اپنی بناوٹ مین بڑے ہین جیسے نباتات مین سے حیوانات ہوئے اسیطرح حیوانات مین سے انسان ہوا حیوانون کی مختلف نوع کی جفتی سے بندر اور بندرون سے وہ بہیم بندر جیسے بن مانس ہوتے ہین جو انسان سے زیادہ مشابہ ہے پیدا ہوا اور اونہون سے انسان کا ظہور ہوا ابتدا مین انسان مثل حیوانون کے تہا لیکن اوسکی مدنی الطبع ہونے سے تعقل نے تجربون کے ذریعہ سے رفتہ رفتہ اس موجودہ حالت کو پہونچا یا مادیات مین ذی حیات کی کثرت سے پیدایش اور اونکا تغیر اور تبدل مختلف ازمنہ اور امکنہ مین تعجب انگیز ہے تمام قسم کی جنسین

اور عام اجسام نامیہ کے گلنے اور سڑنے اور بسنے سے تہوڑے
عرصہ مین کثرت سے اون مین کیڑے پیدا ہو جاتے ہین اور
باعتبار وقت اور جگہہ کے اونکی صورتین بدلتی رہتی ہین عرق
مدنی جسمی نارو کہتے ہین جو نہایت چہوٹا کیڑہ ہی جسم انسان
مین کسیطرح چلتے چلتے پہر دراز رشتہ کے مانند ہو جاتا ہے
اور اوسکے اندر بیشمار کیڑے خوردبین سے نظر آتے ہین
مکہی کے انڈے مختلف جگہون مین مختلف شکل کے بچے نکالتے ہین
اگر مکہی زخم مین انڈے دی تو کیڑے پیدا ہو جاتے ہین جنکو
مکہی سے کچہہ مناسبت نہین اور جو درختون کے پتون پر انڈے
ہون اوس سے لٹ اور الّیان پیدا ہو کر کچہہ عرصہ مین رنگ برنگ
کی تتلیان بن جاتی ہین جنکے ایک پر کے اوپر لاکہہ لاکہہ

ذرہ بولیان بذریعہ خوردبین کے نظر آتی ہین جو وہ مکھیون کسی
صورت مین ہم شکل اور ہم اعضا نہین ہوتین اور بعض جگہہ
اون سے وہی مکھیان پیدا ہوتی ہین پھر ان حالتون پر ہی منحصر
نہین بلکہ عجیب وغریب شکلین اور صورتین وقتاً فوقتاً اپنی
بدلتی رہتی ہین اس قسم کے کیڑے مکڑی کی ذاتی اور صفاتی
تبدیلیان نہایت درجہ حیرت بخش ہین یعنی ایک کیڑا ایک
انچہ لنبا شہتوت کے پتے کے نیچے چولائی کے پتے سے اوٹھا کر
امتحاناً شہتوت کے پتے پر لاکر ٹین کی ڈبی مین ڈالدیا کچھ
عرصہ مین جسکی میعاد ٹھیک طور سے یاد نہین رہی اوسی دیکھا اوسکے دونون
بازو جکڑے ہوئے دیکھے پھر کچھ عرصہ بعد کہولنے پر وہ خوبصورت
تیتلی بن گیا تھا جو اوڑ گیا اوسکے پکڑنیکے لیے تعاقب کیا

مگر پہاڑون مین چلے جانے سے کامیابی نہ ہوئی جو
وہان اور بہی تیتلیان اوڑتی ہوئی نظر آتی تہین ایک مکان مین
مکین کی شناسائی سے جانا ہوا طاق مین انڈا رکہا دیکہا
اوسنے وہان رکہنے کا سبب دریافت کیا زیادہ تر اسلیے کہ
وہ حیوانات نہ کہا تہا اوسنے اوّلا حال ظاہر کرنیسے انکار
کیا لیکن سابق کی بے تکلفی اور اس یقین سے کہ میرا
نام ظاہر نہوگا بیان کیا کہ ایک عورت سے مجہکو نہایت انس ہے
اور اوسکو بالکل رغبت نہین فلان بزرگ نے تجویز بتائی
کہ اگر آپ پشت انڈی مین سفیدی نکالکر مع تعویذ داخل
کرکے اوپر چہلکا رکہکر چکنی مٹی سے بند کرکے محفوظ جگہ مین
رکہا جاوے زان بعد اوسمین سے کچہ نکلے بطرح محبوب کو کہلا دو سے

وہ مطیع و منقاد ہو جاویگا پس کل بہ دن ہو چکے ہین ۔
استعمال باقی ہے مینی کہا یہہ بالکل لغو ہے اس سے کچھہ نہین
ہوتا علاوہ تمہاری مذہب سے مخالف ہونیکے ایسی باتین
خلاف تہذیب اور انسانیت سے بعید ہین آیندہ کبھی نکرین
اوسنی صحن مکانمین اوسی ڈالدیا وہ ٹوٹ گیا مینے قریب جاکر
اوسی دیکہا اوسمین گہن کی شکل کے بہت سے چہوٹے جانور
مردہ نظر آئے اور چند کیڑے مردہ نئی شکل کے اور تہے جو اونسے
نہ ملتے تہے آپ پشت انسان کے ہر قطرہ مین ہزارون کیڑے
مار جیسے کیچڑ مین ہوتے ہین موجود ہین جو بذریعہ خوردبین کے
نظر آتے ہین جماع کیحالت مین کوئی کیڑا رہ جاتا ہے اور نہانی
[illegible] اوکی غذا حاصل کرکے اس انسانی شکل مین تبدیل

پاتا ہے خچر ہمشکل اسپ و خر کے نہین ہے اگرچہ اونہی سے
پیدا ہوا ہی بعض حالت مین حیوانات سے عجیب الخلقت کا
ہونا عیان ہے لیکن وہ عمر طبعی نہین پاتے اور کئی سببون سے
وے جلد مرجاتے ہین اگر اون سببون مین کسی اصلاح کی تبدیلی واقع
ہو تو ایک انوکھی قسم کے حیوان کا وجود پہر ظہور پکڑے اور حیوانات
مین بعضے حیوان مخنث ہین جنکی نسل نہین چلتی پس نباتات
اور حیوانات کا مذکر اور مونث کے علاوہ مخنث ہونا ہی منجملہ
تخلیق عجیب الخلقت کے ایک قسم ہے حیوانات اور نباتات کے
اقسام جو کثرت سے ہین وہ اسیطرح زمین پر پیدا ہو کر
موجود ہوے ہین اور پہر نہ معلوم آیندہ زمانے مین کیا کیا تبدیلات
اور تغیرات سے کیسی کیسی مخلوق ہونگی ایک پانی کے

قطرہ مین جو خوردبین سے دیکہا جاوی بیشمار جانور معلوم
ہوتے ہین ایک محاسب نے ۱۰۲۳ ہزار جانور کا تخمینہ ایک قطرہ
پانی مین کیا یہہ جانور ایک قسم کے نہین ہین مختلف اقسام کے
ہین اسیطرح ریت چہوٹے ذرہ کا حال ہے اور اگر کائی کے
نہایت چہوٹے ریزہ کو دیکہا جاوے تو اوسمین صدہا قسم کی
مختلف روئیدگی نظر آتی ہے جو ایک دوسری سے مغایر ہے
پہر وہ روئیدگی جانورون سے بہری ہوئی ہے جو آپس مین وہ
جانور شکل صورت مین نہین ملتے گویا وہ قطرہ بمنزلہ سمندر کے
اور وہ ریت کا ذرہ بمنزلہ پہاڑ کے اور وہ کائی کا چہوٹا ریزہ
بمنزلہ ایک سبزہ زار جنگل کے ہے جسمین ہزارہا قسم کے اجسام
اسمین ہین یہہ حالت کرہ زمین کی ذرہ سے لیکر پہاڑ تک اور

قطرہ سے لیکر بحر محیط تک اور کائی کے ریزہ سے لیکر وسیع
میدان سبزہ زار تک کی ہے پہر اسی پر خیال کرنا چاہیئے
کہ خالق کائنات نے زمین کے مانند یا اوس سے ہزارون
بلکہ لاکہون کرورون درجہ بڑے بڑے اجسام اس خلاء
لا منتہاہی البعاد مین بے حد و عدد پیدا کیے ہین اون مین کیا کیا
کچہہ عجائب و غرائب خلق کیے ہونگے اجسام نامیہ کے بیشمار
اجناس مین سے جنس واحد کے بہت سے انواع ہین اور
انواع مین سے ایک نوع کے بیشمار اصناف ہین اور اصناف
مین سے ایک صنف کے بیحد افراد ہین جن مین سے ہر یک
فرد مین بہی داخلاً و خارجاً اجسام نامیہ موجود ہین وہ
فرد اون اجسام کے لیے بمنزلہ کرہ زمین کے ہے بلکہ کرہ

زمین سے زیادہ کسلیے کہ کرہ زمین کا بالای سطح ہی اجسام
نامیہ سے آباد ہے اوسکے اندر آبادی اجسام نامیہ کے نہین
پائی جاتے بخلاف اس فرد کے جو بیرونی اور اندرونی اجناس
نامیہ بیشمار سے پُر ہے اور بڑی حیرت اوسوقت ہوتی ہے
جب ان اندرونی اور بیرونی اجناس کے فرو ترین افراد
مین سے ایک فرد مین ہی بے تعداد اندرونی و بیرونی حیوانات
موجود پائی جاتے ہین اسکی بدیہی مثال مانند عرق مدنی
کے یہہ ہے کہ آدمی وغیرہ بڑی قسم کے جانورونکی پیٹ مین کیڑے
پڑ جاتے ہین وہ کئی قسم کے ہوتے ہین ان مین جو لمبی ہوتے ہین
جنہین حیات کہتے ہین اونکی اندر بے شمار کیڑے بہری ہوتی ہے
ہین بنابر موجودات کے مقابلہ مین نظام شمسی کی کائنات کے

بساط نہایت اقل درجہ مین ہے اور نظام شمسی کی زمین کی نسبت یہی حالت ہے اور زمین کی بہ نسبت اجسام کے اور اجسام کی بہ نسبت نباتات کے اور نباتات کی بہ نسبت حیوانات کے اور حیوانات کی بہ نسبت انسان کے اور انسان کی بہ نسبت (اوسکے افراد مین سے) زید کی اور زید کی بہ نسبت (اوسکے پیٹ کے کیڑون مین سے) ایک کیڑی کی اور کیڑی کی بہ نسبت (اوسکے اندر کے کیڑون مین سے) ایک چھوٹے کیڑی کی کچھہ بہی اصل اور وقعت نہین مگر باعتبار حقیقت اور ماہیت کے خدا تعالی جلشانہ کی پیدائش مین داخل ہے ان اقسام کے اجسام نامیہ مین سے نباتات کو کائی اور حیوانات کو کرم کہتے ہین نباتات کی جڑون پیڑون ٹہنیون ڈالیون پتون

پہولون پہلون کو دیکہتے ہین کہ جانور اون مین پیدا
ہوتے ہین اور اونکو کہا جاتے ہین پہر اپنی انڈے اور بچون
کی کثرت سے کہانیکے سوا بگاڑ دیتی ہین جس سے وہ درخت
مر جاتا ہے اور بعضے کرم کسی جانور مین پیدا ہوتے ہین
اور کسی دوسرے جانور مین جا کر بڑہتی ہین گنج (سعفہ) کائی کا
یا کرم کا چہتا ہے جس مین بہت سے نباتات اور حیوانات ہین
زخمون مین بہت سے کیڑے ہو جاتے ہین یہہ چہوٹے کیڑے
جنکو مقروبی کہنا چاہئی ہر شئی مین اندر اور باہر موجود
ہین علاوہ انسانون کے حیوانات مین بہی بہت سے ہین
جانورون کے دماغ مین پیدا ہو جاتے ہین جلد کے اندر
بکثرت ہوتے ہین اون مین بعض بڑہ کر بڑے ہو جاتے ہین

کاتک کے مہینے مین مین ایک دوست کے اصرار سے اوسکے شکار مین ساتہہ تہا تین ہرن شکار ہوی اونکی جلد نکالی زیر جلد بہت سے بڑے بڑے کیڑے ظاہر ہوے کہیتون کو کیڑے برباد کردیتے ہین یہانتک کہ شہتیر اور تہر کو کہا جاتے ہین مقروبی قد مین نہایت چہوٹے ہوتے ہین یعنے چہوٹی چیونٹی کے قد مین ایک لاکہہ سے سوا سما جاتے ہین اور باوجود اس کوچکے کے اپنے تمام اعضا رکہتے ہین اونکی رگون مین خون کا دوران مثل عام حیوانات کے ہوتا ہے غور کرنا چاہیے کہ جن اجزای صغار سے اونکی اعضا مرکب ہین وہ کس حد تک چہوٹے ہونگے اجسام نامیہ کا گلنا سڑنا بسنا انہین مقروبون کی کثرت سے ہوتا ہے

اور اونکا توالد تناسل ایسی حالت مین اس زیادتی سے ہوتا ہے
کہ ایک ساعت مین لاکھون کرورون پیدا ہو جاتے ہین مقروبی
کائنات مین علاوہ اجسام نامیہ کے کثرت کے ساتھہ - پانی - زمین
ہوا - گرد و غبار - سب جگہہ اور سب چیزون مین موجود ہین
تنفس یا ماکولات مشروبات کے سات یا مسامات کی
راہ سے حیوانات کے جسم کے اندر چلے جاتے ہین حیوانات مین
جلد کے باہر جو کیڑے محسوس ہوتے ہین منجملہ اون کے
جوئین بہی ہین اور جوئین حیوانات کے مختلف ہین چنانچہ
بہینس گای اونٹ مرغون اون کی بکریون اور دیگر حیوانات
کی طرح بطرح کی شکل اور رنگ اور وضع کی کثرت سے ہوتی ہین
ایک پارسی نے ایک جگہہ گنتی کا جو مجموعہ نسل بتا دیا وہ جوان

ہونے پر کسی عارضہ سے بیمار ہوا اوس حالت مین اوسکے بدن کی جوئین اس کثرت سے تمام مکان مین پہیلین کہ گویا صحن اور دالان اور کوٹہریان اور درنجانہ کی دیوارین اون سے لیپ دی گئی ہون یہہ دیکہنا چاہئے کہ ہر لحظہ کسقدر زیادہ پیدا ہوتی گئین جس سے اسقدر بہتات ہوئی جسکا کچہہ ٹہکانا نہین سب گہروالے مجبور ہو گئے اوسکو پہکوا دیا اور سب مکان قلعے سے لپوایا اسی قسم مین سے پسو جو چیچڑی - کلیلہ وغیرہ بہت سے اقسام ہین - ایک چیڑیکا بچہ کہونسلہ مین سے اوڑکر میرے زانو پر آبیٹہا تہوڑی دیر مین میرے بدن اور کپڑون پر نہایت چہوٹے چہوٹے جانور کثرت سے دکہائی دیئے جنکی گنتی نہین ہوسکتی تہی چاہ

جسم پر پھیل جانے سے نہانا پڑا۔ ایک چڑیا سبز اور سرخ رنگ انار کے درخت کے نیچے پڑی ہوئی کو لڑکے خوشنما ہونے کے سبب مجھے دکھانے لائی ہین ہاتھہ مین لیکر اوسے دیکھا اوسمین نہایت زیادہ جانور سرخ پسو کیطرح جو پرون مین سے نہایت سرعت کے ساتھہ جسم پر دوڑتے تھے دکھائی دیئے اور میرے ہاتھہ پر بہت سے چڑھ گئی۔ ایک پنجری مین لال کئی نوع کے تھے انکو ایک اونمین سے مرگیا صبح دیکھا تو اوسمین بہت سے چھوٹے کیڑے تھے غالبًا انکی کثرت سے مرا ہو۔ دیرخانہ مین ایک طاق تھا جسکے کھڑکی لگی تھی اوسمین مرغی انڈے دینیکو بٹھائی گئی بچے نکلنے کے بعد اوسمین جو جوئین نہایت چھوٹی جو بغیر دیکھنے سے نظر آتی تھین ان گنت پیدا ہو گئین اور

پہیلنے لگین فوراً گہاس کے پودے چلانے سے رفع کی گئین
ان اقسام کے کیڑون مین ہمارے ہی ہوتے ہین جیسے اندرونی
کیسٹر نگرے اور بیرونی بگ وغیرہ حیوانات مین دیکھے گئے
ہین ایسی ہی اندرونی گونر کے اور بیرونی عام نباتات سے
مشاہدہ مین آئے - ایک پادریصاحب جنکو خوردبین سے
مکہی کی آٹھہ ہزار آنکہین دکہا رہے تھے منجملہ ان بہت سے
آنکہون کے ایک آنکہہ کی پتلی مین بیربہوٹی (غروسک) کے مانند
ایک جانور نظر آیا جو پتلی پر چڑہنا چاہتا تہا اور پہسلکر
گر پڑہتا تہا پادریصاحب کو دکہایا اونہون نے کہا کہ
مکہی کا سر کتنا چہوٹا ہے اس سے کم محدود جگہہ مین آٹھہ ہزار
آنکہین ہین ہر ایک آنکہہ کتنی چہوٹی ہے اگرچہ خوردبین سے

بڑی نظر آتی ہین یہہ جانور اُس آنکھہ کی نسبت کتنا چھوٹا ہے
اور اوسکے سب اعضا موجود ہین صاف نظر آتے ہین ممکن ہے
کہ اس جانور مین بھی اور جانور ہون جیسی مکھی کی آنکھہ مین
یہہ خود ہی اجسام نامیہ کے اقسام بہت سے ہین حیوانات کے
قریب ۲۵ ہزار اور نباتات کے تین لاکھہ کی قسمین ابتک
دریافت ہوئی ہین لیکن اسی تعداد پر حصر نہین ہین ابھی
بہت سے دونون قسم کے عالم نباتات اور عالم حیوانات ہین
جنکی خبر نہین اور ہمیشہ تحقیقات سے دریافت ہوتے جاتے ہین
نباتات اور حیوانات کے انواع مین سے ایک نوع کے افراد کا
شمار و احصا کسی حالت مین ممکن نہین جس مکان مین مین
رہتا تہا اوسکے باڑے کے اندرون مین بنگلہ تہا اوسی مین

کچہری کا کام انجام دیا جاتا تہا وقت اجلاس پچوسن کے دونون
مین ایک مہاجن مستغیث نے ایک لوٹا جس مین دیمک کچہہ
مری تہی اور کچہہ زندہ تہی پیش کر کے کہا کہ یہہ سپاہی اپنی تیتر کے
لیے یہہ دیمک مار کر لیے جاتا تہا اسکو سزا ملنا چاہیی اسنی
پچوسن کا کچہہ خیال نکیا بہین کہا بہت سے تیتر بٹیر وغیرہ جانور
کثرت سے کیڑے مکوڑے دیمک کہا کر اپنا پیٹ بہرتے ہین
اگر یہہ تیتر اس سپاہی کی قید سے آزاد ہوتا یہہ بہی دیمک
وغیرہ کہاتا اس سپاہی نے دیمک جسقدر ماری تونی اوس سے
دونی ہلاک کی یعنے اس لوٹہ کی دیمک جو تونی چہین لی یہہ
مرجائیگی سپاہی دوسری جا کر لائیگا وہ بہی مرے گی
انار کی ایک شاخ توڑ کر اوسی دکہائی جسکے پتے نہین تہا

جانور رہتے تھے جو ایک دن پہلے مجھکو نظر آئی تھے اور کہا
گیا کہ ایکدن مین تو اس پتے کے جانور نہین گن سکتا اسقدر
زیادہ ہین ان درختون کے بہت سے پتے گر کر پائمال
ہوتے ہین اور بچے لڑکے جو تمام دن پتے شاخین توڑ کر
کہیلتے رہتی ہین وہ کتنے ہلاک کرتے ہونگی ہم سے اونکی حفاظت
غیر ممکن ہے کسلیے کہ جو حفاظت محفوظ باڑ انارون کے گرد
لگا کے کیجاوی جسکے سبب کوئی اندر نہ جا سکے تاہم تبدیلی
موسم سے کاتک مین سب مرجاوینگے - باڑے کے احاطہ
باہر کی چوکی کے متصل ایک گڈہا پانی سے بہرا ہوا ہی تو
جاکر دیکہ (ایک کانسٹبل ساتھہ ویکر دکہا دیا) کسقدر
بیشمار جانور اوسمین ہین اور سطح پانی کے بالائی جانور

علاوه ازان کسقدر چهوٹے چهوٹے بیحد اوڑتے پهرتے
هین یهه پانی دو چار دن مین خشک هو جاویگا سب مرجاوینگے
انکی حفاظت هم کیونکر کر سکین پهر یهه جانور بے انتها همکو
آنکهون سے بلا وسیله خوردبین نظر آتے هین وه نهین هین جو
بوسیله خوردبین دیکهے جاتے هین اور دنیا مین بیشمار جانور
ایک دوسری کو کهاکر جیتے هین اونکی دوسری غذا هی نهین هے
اور تمهاری مذهب سے بهی چهوٹے جانور جو آنکهون سے نهین
نظر آتے وه پانی هوا کل اشیا مین بهت سے موجود هین مینے
تمهاری هی جتی (پنیاس) سے سنا هی که هریک دانه اُڑد کی
سفیدی دراصل جانورونکا هجوم هے اگر کچهه ترکی برابر
هوجاوین تو تمام زمین پر نه سماوین تم بهت سے اُڑد کهاتی هو

ابہی بگ نیواس (محل بچہولا تالاب مین ہے) مین روشنی
ہوئی تہی ہر ایک لمپ اور فانوس کے نیچے جو ہزارون روشن
تہین اس کثرت سے پتنگے اور بہنگے اور کہدوا ایک ایک لمپ کے
نیچے مرپڑے تہے جن مین سے ایک لمپ کے نیچے کے مرے ہوے
پتنگونکا شمار شاید تمام اودیپور کے رہاجین نہ کر سکین اور
کل لمپ اور فانوس کے نیچے کے مرے ہوی پتنگونکا
اندازغیر ممکن ہے صبح دربار سے رخصت ملنے پر
مین دودہ تلائی سے بڑی پال ہوکر مکانپر آیا سو دودہ
تلائی سے بڑی پال اور راجن کمرہ تک جسقدر پتنگے مرے
ہوے دیکہے اون کی نسبت تمام لمپ اور فانوس کے نیچے
مرے ہوؤن کا شمار ایسا ہے جیسے کاہ کے مقابل مین کوہ کا

یا قطرہ کے مقابل دریا کا ہو دی اگرچہ ہمنے پچوسن کے
دنون مین جانور نہ مارنیکی قدیم کے طریقہ موجب شہر مین
منادی کرادی اوس منادی سے فقط کہٹیکونکا بکرونکو
مارنا مد نظر ہے نہ یہہ کہ فطرتی طریقہ سے موت
اور زندگی مین عبث کارروائی کرین مستغیث نے یہہ
سنکر لوٹ سپاہی کو دیدیا اور دونون راضی ہو کر چلے
گئے دربار مین یہہ خبر پہونچی فرمایا تمنے عمدہ تقریر سے
تکرار رفع کی اجسام نامیہ کی توضیح سے انکا تین قسم مین
ہونا سمجہا جاتا ہے اول نباتات دوم مقروبات سوم حیوانات
گویا مقروبات کو نباتات اور حیوانات مین واسطہ سمجہنا
چاہئی قسم سویم مین سے انسان ہی نہی مختلف روایتین

ہین سے پچھلے یہودیون اور نصرانیون اور مسلمانون کے
روایت پیدایش آدم سے سوا سات ہزار برس کو
موافق قول حضرت علی رضی اللہ عنہ اس طرح تصور کرتے
ہین کہ نسل انسان کی پہلے اس عرصے سے تھی حالانکہ
طوفان سے بچی ہوؤن کی اوضاع اور اطوار مخبر تھے کہ وہ
بلاشبہہ قبل آدم بالکل سب جنگلی اور وحشی پنے سے
مثل جانورون کے کسی جانور کو مار کر یا کسی وحشی جانور سے
لڑ بھڑ اوس سے شکار چھینکر اوسکا گوشت یا پھل پھول
کہا کر جنگلی کیحالت مین رہتے تھے (انسان نباتات اور گوشت
دونون کہاتا ہے اسکے دانت مثل مویشیون کے غلہ کہانے اور مثل
سباع کے گوشت کہانیکے دونون طرح سے قدرت نے

بناتے ہین) انکو گہر بنانا نہین آتا جنگلون درختون مین رہتی تہے کسی قسم کی حرفت و صنعت نہ جانتی تہے نہ آیندہ کیواسطے کسی چیز کا ذخیرہ کرتے تہے اور نہ دشمنون کے دفع کرنے اور شکار مارنے کے اوزار بنانے آتے تہے جیسی کہ ابتک بعض جزیرون کے جنگل مین اس قسم کے جنگلی آدمی دکہائی دیتی ہین سو برس سے پہلے جسقدر اون کی کثرت تہی اب اوسی تعداد سے اونکی قلت ہے قبل طوفان عہد آدم سے عقلی آزمایش جذب منفعت اور دفع مضرت نے ایسی حالت پر انکو پہونچایا کہ شرمگاہ کو چہالون اور پتون سے چہپایا اور گرمی اور بارش اور سردی سے بچاؤ کے لیئے چہپر بنانے دشمنون یا شکار کے لیئے لمبے سیدہی لکڑیون کے برچہے تیار کرنے بعض حیوانون سے

کام لینے کے کچھہ کچھہ ڈہب سمجھنے لگے پہر ضرورت اور تجربہ ترقی دینی لگا جو بعد طوفان کے یہہ امور پہلے کسیقدر اُنسے واقف ہونیکے خبر دیتی ہین جانورون کو انسان نے اہلی کب کیا اور اون مین پہلے کونسا بس مین ہوا اور اوسکے بعد کو دوسرا پہر تیسرا دہشت سے مانوس ہوتا گیا اسکی دریافت نہین ہوئی چند روایتین اس بارہ مین بیان ہوئی ہین جنکی تحقیق طلب امور باقی ہین کتا سب سے اول شمار ہوا ہوگا شاید اسی بغرض حفاظت اور شکار کے مطیع کیا ہو جسکی نقلیں اب تک کیجاتی ہے اگرچہ بہت اشخاص نمود کے لیے اسی پالتے ہین عرصہ قریب پانچہزار برس کے گذرتا ہے جبکہ ایشیا وغیرہ جزائر سمندر کے پانی سے ڈوب گئی تہے اسکا وہی سبب تہا جو

جوف زمین کے اندر حرارت دریائی آتشین کے موج زنی
سے ہوتا ہے اس سے سطح مرتفع اشیا اور کچھہ جزائر
پست ہو گئے یہانتک کہ بلند سے بلند پہاڑ ڈوب گئے تھے
جب پھر سطح مرتفع ہونے سے پانی اوتر گیا اور پہاڑون کے
غارون مین کسیقدر رہ گیا اور اوسمین آبی جانور بہی رہ گئے
جنکی ہڈیان اس طوفان کی خبر دیتے ہین پہاڑ وغیرہ
سردی کے سبب محفوظ رہنے سے انہین ہڈیون سے
زمانہ طوفان کے عرصہ کا انداز کیا گیا ہے گرمی مین ہر
شی بہ نسبت سردی کے جلد بگڑ جاتی ہے بہت سی
اشیا گرمی مین گلتی سڑتی ہوئی اور سردی مین اوسکے
بہ نسبت زیادہ عرصہ تک اصلی حالت پر رہتی ہوئی دیکھی گئی

ہین گلنے اور بسنی مین گرمی بہ نسبت سردی کے زیادہ موثر ہے سردی گرمی کے کم ہونیکو کہتے ہین یعنے جس قدر حرارت کم ہے اوسیقدر وہ چیز سرد ہے یہان تک کہ جب کسی سیال چیز مین خصوصًا پانی مین ۳۲ درجہ کی حرارت رہتی ہے وہ حالت سیال سے انجماد مین آجاتا ہے اور ۳۲ درجہ سے زیادہ حرارت مین وہ پگھلکر پانی ہوجاتا ہے اور جب حرارت ۲۱۲ درجے دیجاوی تو ابخرہ ہوایہ ہوجاویگا غرضکہ اجسام کا ہوایہ ہونا زیادہ حرارت سے اور سیال ہونا کمی حرارت سے اور منجمد ہونا نہایت کمی حرارت سے خیال کرنا چاہئی اور پانی کے انجماد کی حالت کو برف بھی کہتے ہین سو برف مین بھی ۳۲ درجہ کی حرارت موجود ہے

شمالی ملک مین ہرنونکا دودہ جب وہان کے لوگ بلوتے ہین
وہ سردی سے جم جاتا ہے وہ جما ہوا دودہ مثل پتہرون کے
ٹکڑون کے انجماد کی حالت مین رکہا رہتا ہے اور ضرورت
کیوقت اوسی چاک کیاجاتے ہین برف مین ۳۲ درجہ کی
حرارت سے آگ کی چنگاریان مرئی ہوتی ہین ایسا کوئی
جسم نہین معلوم ہوتا ہے جس مین بالکل حرارت نہو
ہم تہوڑی فکر سے اوس سردی اور گرمی کو معلوم کرسکتے
ہین کہ کوئی شئی اوس مین اس عرصہ تک گلنے سڑنے سے
محفوظ رہیگی اور ایشیا اور جزائر کے غرق ہونیکو طوفان
نوح کہتے ہین اس سے پہلے کی کوئی تاریخ نہین ہے نہ کسی
بات کا پتہ صحیح طور سے مہر ہمن مل سکتا ہی اس سے پیچہے کے

چار ہزار برس تک کی تاریخ علاوہ ہندوستان
کے اور ملکون کے ملتی ہے اور ہندوستان کی تاریخ
تو مسلمانون کے حملہ سے پہلے کی بہی نہین ملتی ہے
بعد طوفان نوح کے دریای جیحون کے سبزہ زار کنارون
پر جو آبادی تہی اوس کے متفرق ہونیسی یورپ اور
ایشیا اور سب طرف زمین کے آبادی ہوئی وہ خاص
نشانیان جو کہ جسمانی طور سے آدمی کو دوسرے بڑے
جانورون سے جدا کرتی ہین اوسکا سیدہی قد سے دونون
قدمونپر چلنے بڑا مغز باقاعدہ کہلا ہوا چہرہ ہونے
ارادہ سے ہنسنی اور بولنی کی ممتاز مدارج ہین وہ اپنی اخلاقی
خیالات اور تیز طبیعت سے بہ نسبت اونکی بہت

بڑہا ہوا ہی ان تمام امور مین سے کلمہ اور کلام نہایت
درجہ ممیز اور مفید نتیجہ آور ہے جسکے ذریعہ سے آغاز
اور انجام کامون کا منصوبہ کر سکتا ہی ایک نسل کے
اون تجربون سے جو بہت مشکلون سے حاصل ہوئے ہین
دوسرے نسل کے آدمیون کو میراث پہونچتی ہے
شایستہ آدمیون نے اس علم اور تجربہ کے ارث سے
نہایت ترقی کی ہے جسکا جنگلون کو تا حال خیال
تک بھی نہین ہے اور جسنے کہ شایستہ آدمی کو ناشایستہ
یعنے جنگلی سے بہت کچھہ ممیز کر دیا جسمانی بناوٹ مین آدمیونکے
تمام قومین یکسان ہین تمام خاص ہڈیان اور ذاتی عضو اور
نسین بیشک یکسان ہے صرف قد مین فرق ہے اور بہت ہی

کم فرق چہرہ مین ہے اور مختلف قومون مین ایک ہی
بیماری ہے اور ایک ہی طرح کے زہر اونپر
اثر کرتے ہین خاص فرق ظاہرا مقابلہ مین خفیف ہے
اور جو بنظر تعمق دیکھا جاوی تو کوئی چیز دوسری سے نہین
ملتی کل اشیا مین مغایرت اور فرق اور امتیاز ضرور ہے
اجسام نامیہ دنیا پر کیونکر پھیل گئے یہہ وقت طلب سوال ہے
بہت سے اقسام نباتات ایک جنس کے سب جگہہ پای جاتے
ہین اسیطرح انسان سب جگہہ ملتے ہین اسکا سبب غالبًا
یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی اور ہوا کی رفتار نے نباتات کو
ایک جگہہ سے دوسری جگہہ پہونچایا اور انسانون کو آپس کی
مخالفت نے متفرق کیا اور ایک قوم نے دوسری قوم کو دباتے

ہوی انتہائی خشکی پر لیگئے وہان سمندر مین سلامتی جان
کے لیے لٹھون پر بیٹھکر جزائر مین پہونچے اور آباد ہوے
یا تینون قسم والے اپنی اپنی جگہہ اوسیطرح پیدا ہوی ہون
جسکی کیفیت پہلے لکہی گئے اور امریکا کی آبادی جاپان
کمسکٹکا کی طرف چلے جانے یا اوسیطرح پر ہوئی ہوگی اور
کم و زیادہ کی آبادی کی وجہہ خوراک جانور پہاڑ دریا کی کمی
بیشی پر منحصر ہے بنظر وضاحت خیال کرنا چاہیئے کہ
حیوان ایک جنس ہے اور جنس کے انواع مین سے انسان
ایکنوع ہے اور کالے پیلے سفید اوسکے اصناف ہین اور
زید عمر بکر اوسکے افراد پس نوع انسان کے اصناف مین
جتنی اوسکے افراد ہین ایکدوسری سے نہین ملتے کچھہ کچھہ

وضع بول چال طرز طور انداز ادا خط و خال کا فرق ضرور رکھتے ہین یہ حالت کچھ انسان ہی کی نہین ہے بلکہ حیوان کی اور اوسکے ماتحت عام انواع کی ہے کسی نوع کے افراد مین سے کسی فرد کو بغور دیکھو گے تو کچھ نہ کچھ فرق پاؤ گے یہہ مسئلہ ایسا بسیط ہے کہ حیوانات کے سوا کل نباتات مین اوسکے انواع اور اصناف مین سے ہر فرد مین فرق موجود ہے اور یہی حالت جمادات کی ہے دور کی بات کیون خیال کیجیے اپنی گھر کے آدمیون اور جانورون اور بدن کے لباس اور تمام گھر کے استعمال کی چیزون ہی کو دیکھین جبکہ دوسرے گھر کے آدمیون اور جانورون اور تمام گھر کی چیزون سے نہین ملتے نہ اونکی آپس مین اتحاد ہی خواہ حقیقی بھائی ہی

کیون نہون یا ایک سانچہ سے کیون نہ کوئی چیز نکلی ہو اس
بیان پر ایک ذی علم اسطرح معترض ہوا کہ ایک سانچے کی
ڈھلی ہوئی گولیان بالکل مطابق بلا امتیاز ہوتی ہین اسپر
منشی بذریعہ خوردبین فرق بتادیا جو ایک ذرہ کی برابر
اون گولیونکا نہایت ہی مغایرت اور فرق آپسمین
رکھتا تھا باعتبار خاص زیادہ فرق چمڑہ کا رنگ
بالون کی بناوٹ کھوپری کی وضع اور صورت چہرہ کی
تین قسم کے آدمی ہین کالے - پیلے - سفید - کالون کو
وحشی یا غیر مہذب کہتے ہین جو چار قسم کے ہین اول
جنگلی یا وحشی دوسرے زولو - تیسرے اسٹریلیائی چوتھے
حبشی - پیلون کو منگولی نامزد کرتے ہین اون کے اقسام ہی

چار ہین اولاً ترکی ثانیاً چینی - ثالثاً ملایائی رابعاً
شمالی امریکا والے - سفید قوفاسی مشہور ہین جو پانچ
قسم پر منقسم ہین - یکی فارسی دیگرے البانی سوم قدیم جرمنی
چہارم ہندی پنجم عربی - یہہ تیرہ قسم ہوئین انکی آپس کے
میل سے اور بہت سی نسلین اور قومین نکلتی ہین ان کی
بولیان بہی مختلف کئے اقسام پر ہین بعضی زبانین ایسی ہین
کہ بوجہہ اختلاف ایک دوسرے سے مطلق نہین ملتے اور
بعضے کم وبیش ملتے ہین بعضے بباعث اتحاد زیادہ ملتی ہے
جب بچہ آدمی کا بولنے لگتا ہے پہلے آ آ بم پ پہہ د ٹ
تت تہہ بب گگ چ ھم کم وغیرہ حروف اور الفاظ مونہہ سے
نکالتا ہے پہر اپنے خاندان کی بولی سنکر بولنے لگتا ہے زبانونکی

تعداد ہزارون ہین بعض ایسی ہین جنکے الفاظ مفرد ہین اور بعض زبانین مرکب الفاظ کی ہین جو کمی و بیشی سے مفرد بنگئے ہین اور بعض ایسی ہین جنکے جملون کے الفاظ دوسری زبانونسے ملائی گئے ہین اور بعض ایسی ہین جنہین چند زبانونکا مجموعہ کہتے ہین اور بعضی زبانون مین فقط کوئی لفظ گہٹا بڑہا کر بولنے کا فرق ہے ورنہ اصل مین ایک ہین اور اختلاف اصلی زبانون سے حال کی زبانون کا مختلف فریق انسان ممالک متفرقہ کے میل ملاپ سے زیادہ ہوتا جاتا ہے اگر سو برس مین زبان کی تبدیلی کی ابتدا سمجھی جاوے تو ہزار برس مین انتہا سمجھنا چاہیے بجز انسان کے عموماً کل حیوانات کو اونکی جلد اور پیرون کے اعتبار سے گرمی بارش

سردیکی بچاؤ کے لیئے قدرت سے لباس ملاہی گرم ملک کے حیوانات کو اکثر پر اور ریشم تہوڑے مثل گرمی کی پوشاک کے سفید ہے اور سرد ملک کے حیوانون کو کثرت کے ساتہہ خاکی اور سیاہ عطا ہوئی ہے جو سردی مینہ ہوا اور بارش مین بران کوٹ کا کام دیتی ہے انسان اون سے محروم ہے وجہہ یہی ہے کہ قدرت نے اوسی عقل یعنے سمجہہ عطا کی ہے جس سے یہہ اشرف المخلوقات کہلایا اور سب پر غالب ہوا اور بہوک پیاس محنت گرمی سردی بارش اور ہر قسم کی تکلیفون سے اپنے تئین بچایا البتہ جو کام قدرتی ہین جیسے دن رات سورج کے طلوع یا غروب ہونا یا چاند کا نقص و کمال یا مینہہ کا برسنا وغیرہ اوسمین ناچار ہے تا کہ اوسی سمجہہ کے

ذریعہ سے خود اپنا لباس آپ بناوی جس سے سردی بارش گرمی مین محفوظ رہے حالانکہ انسان ایسی خاصیت سے بنا ہے کہ سب طرح کی تکلیفین سہہ سکتا ہے بلکہ اوسکے موافق آپ بن جاتا ہے اور جہانتک ہوسکتا ہے اوسکی بدولت آرام کی صورتین اوسی حالت مین پیدا کرتا جاتا ہے ضرورت سب چیزون کی مان خیال کیجاتی ہے یہہ اپنی سمجھہ کو اوسکا معلم کرلیتا ہے اگر ایسی سمجھہ اسمین نہوتی تو قدرت اسی بہی مثل دیگر حیوانات کے پشم اور پر عطا کرتی اگرچہ شایستہ آدمیون مین سمجھہ کا فرق ضرور ہے انسان نے رفتہ رفتہ جو لباس ضرورتاً بنایا وہ کئی طرح کے ہین منجملہ اون کے ایک کو فطرتی سمجھنا چاہئی جسکی وجہ سے قابل ستر بدن کو چھپانا اور سردی

اور بارش کی مدافعت کرنا تمیزدارون کے علاوہ غیر مہذب
جنگلی پہاڑی گرمیون مین ستر کے لیے لنگوٹی سردی مین گودڑا
یا کمل یا آگ کی گرمی سے سردی دفع کرتے ہین اکثر وحشی اقوام
بھیل وغیرہ بجز ستر عورت برہنہ رات کو لکڑیان جلا کر
اوسکے گرد گرد ہین پڑے لیٹے سویا کرتے ہین اور دن مین سورج کی
دھوپ یا معمولی کام کے سبب سردی کی کچھ بھی پرواہ نہین کرتے
دوسرا لباس عادت اور رواج کا ہے کہ کسی ملک یا قوم کے لوگ
جیسا لباس استعمال کرتے ہین اون مین سے ہر ایک اوس کا
پابند ہوتا ہے چنانچہ دنیا کے تمام ملکون اور قومون کا
لباس ایک دوسرے سے ممیز ہے فقط کشور ہند کے مختلف اضلاع
کے باشندون کے لباس پر خیال کرو ایک کا دوسرے سے نہین ملتا

آپس مین فرق رکہتا ہے اگرچہ ایک کی نظر مین دوسرے کا لباس کیسا ہی بہنگم اور بہدا معلوم ہو مگر اوسکو اپنی ملک اور قوم کی نظر سے اچہا معلوم ہوگا ایک اوسط درجہ کے رئیس کے یہان مجہکو عرصہ تک قیام کرنیکا اتفاق ہوا اون کے یہان معمول تہا کہ دیوالی کے بعد سردیونکا اور بسنت کے بعد گرمیونکا لباس استعمال ہوتا تہا اوس سال دیوالی کے بعد گرمی تہی مگر وہ سردیون کے لباس سے وقت اوٹہاتے تہے اور بعد بسنت کے اولے پڑے جس سے سردی سخت پڑنے لگی مگر اون کے پاس لباس گرمیونکا تہا اوس سے سردی کی تکلیف پاتے مین کہا دیوالی کے بعد گرمی ہونے پر سردیونکا لباس اور اب سردی مین گرمیونکا لباس آپ زیب تن کرتے ہین۔

اس سے تکلیف ہوتی ہوگی تو جواب دیا کہ ہماری یہان ایسا ہی قاعدہ ہے اور موسم کی حالت بہی عارضی ہے پہر اوس قاعدی کی پابندی جو ہمیشہ سے خاندان مین چلی آتی ہے اوسکے برخلاف کرنا نہایت بُری بات ہی دو چار دن کی تکلیف کسی سال مین کمی بارش سے گرمی کی یا اولہ بڑہنی سے سردی کی کچھہ اصل نہین رکہتی بہ نسبت اسکے کہ ایک قاعدہ کی بات توڑدین۔ تیسرا مذہبی لباس ہے جسسے اوس مذہب کے موافق تقدس اور بزرگی جو سبب نجات کا ہے ظاہر ہو چنانچہ تمام مذہب کے پیشوا مذہبی پیرایہ مین رہتے ہین جو کہ مذہب بہت سے ہین ہر ایک کے لباس کا ڈہنگ نرالا ہے اون مین بعض کی ایسی حالت ہے جیسے دیوانونکی

ہوتی ہے جس حالت کو مذہبی جنون کہنا خلاف واقع نہوگا ایک
سادہو کو مینے دیکہا جسکے سر پر مور کے پرون کے ٹوپی تہی
یعنے نیچے کا حصہ ٹوپی کے حلقہ کے مانند اور اوپر تین تین چار چار
فٹ حلقہ دار پر کہڑے ہوی تہے اوس ٹوپی سے اسکی شکل
تماشے کے لیے ایسی بن جاتی تہے کہ لڑکے اوسکے ساتہہ پہرا
کرتے مینے اوس سے اسطرح کی ٹوپی پہننی کیوجہہ دریافت کی جواب
دیا کہ ایسی ٹوپی سے پرمیشر خوش ہوکر بخشند بنتا ۔ ہے کرشن
اوتار نے ایسی ٹوپی گنہ پہنا پہرا ہوی استعمال کی تہی ۔
جنگم سادہو اپنی سرونپر بہت سے دیوتاؤن اور جانورون کی
مورتین اسی خیال سے باندہی رہتی ہین ایک سادہو اپنی
جسم کو شیر کے رنگ کے مانند ہر روز رنگتا اور ایک مصنوعی چہرہ

شیر کا موںہہ پر باندہ لیتا ہے اوس سے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ نرسنگ اوتار کے روپ سے مکتی ہوتی ہے - ۱۰ محرم کو ایک شخص بندر بنا اور اپنے گلے کی رسی اپنے بیٹے کے ہاتہہ مین دی جو موںہہ خاک آلودہ کیے سبز کفنی پہنے تہا اس تکلیف کی وجہہ یہہ ظاہر کی کہ عاشورہ مین اس سوانگ سے بیڑا پار ہے نوع بنوع مذہبی لباس سطح زمین کے دیکہے جاوین تو عجب تماشہ نظر آوے - چوتہے وضعداری اور نزاکت کا لباس خواہ اوس سے تکلیف ہی ہو مگر نہ استعمال کرنا خلاف وضعداری اور نزاکت کے ہے ایک میرے دوست عمدہ قسم کی تن زیب کا انگرکہا جو نہایت باریک سلا ہوا گرد سوزن کاری کا عمدہ کام تہا پوس کے مہینے مین پہنکر آئے اور کہا باغ کی سیر کو چلو

مینی کہا اسوقت اچہی سردی معلوم ہوتی ہے تم باغ مین
سردی کی تکلیف پاؤگے اور وقت غروب سردی زیادہ
ہونیسے کانپوگے یا ٹہٹہروگے اسلیے یہہ اونی چادر اوڑہ لو
اوسنی کہا باغ مین اور آدمی بہی سیرکنان ہونگی اس
اونی چادر کی انگرکہے کی نسبت کچہہ بہی وقعت نہین اور مجکو
سردی بہی معلوم نہین ہوتی اگرچہ اوسوقت میری
طبیعت جانے کو نہین چاہتی تہی مگر اون کی خوبی لباس سے
اونکی حقیقت دیکہنے کے لیے ساتہہ ہولیا باغ مین جاتی ہی
سردی لگنے لگی لیکن مجہہ سے کہا کہ نہین لگتی ہے
وقت مغرب وہ کانپنی لگے یہانتک کہ اون سے بات بہی نہین کی
جاتی تہی مینی کہا کہ بانات کا چوغہ پہن لو یہہ منظور نکیا ایک آدمی

ساتھہ دیکر اونکو اون کے مکانپر پہونچایا صبح کو سنا کہ وہ تپ مین مبتلا ہین چند روز بعد آرام ہونے پر ملے اور کہنے لگے کہ لرزہ سے تپ آگئی تہی اسلیے سردی لگی سردیکی کپڑے نہ ہونیکا سبب نہ سمجہنا چاہئی۔

کشن پول کیطرف دوب سڑک کے دو رویہ درختون کے نیچے لگائی جاتی تہی اوسکی درستی دیکہنے کے لیے مین بعد عصر کے وہان گیا ہوا کچہہ زیادہ چل رہی تہی دو آدمی بریلی کی طرف کے (جو اپنے تئین منشی اور شاعر ظاہر کرتے تہے) ملے جنکے سرونپر جمے ہوی بال چمکتے تہے شاید گوند کے پانے سے جمائی ہون گے اور چہوٹی ٹوپیان معکوس کشتی نما غالبا تین تین انچہہ عرض اور پانچ پانچ انچہہ طول مین ہونگے

اون کے سرون پر تہین ہوا سے نہ اوڑہنی کے سبب ایک
ہاتہہ سے تہامے ہوے تہے مجہے دیکہکر سر پر سے ہاتہہ
اوٹہا سلام کیا اوسیوقت دونون کی ٹوپیان اوڑ گئین
آگے آگے ٹوپیان سڑک پر لڑکتی ہوئی جاتی تہین اور
پیچہے پیچہے اون کے پکڑنے کو تیز قدم وہ چلے جاتے تہے
اس قسم کے بیہودہ بانکپن اور نزاکت کے لباس کے ایسے
بہت سے مضحکے دیکہے گئے انسان کی بناوٹ پر جب غور کیا
جاتا ہے تو وہ لباس مناسب معلوم ہوتا ہے جو یورپ
والے یا رومی استعمال کرتے ہین انکے سوا دوسرے ملکون
کے لباس مین چندان موزونیت نہین ہے بعضون نے
جسم انسان کو معکوس درخت سمجہا ہے سر جس مین

بال ہین بمنزلہ چہتر اور ریشون کے ہے سینہ سے تا کمر تنہ ہی
اور ہاتہہ پاؤن شاخین ہین لہذا سر پر عمامہ یا پگڑی یا کلاہ
پوری چاہئی باقی لباس ایسا ہو کہ جس سے سینہ شکم اور
ہاتہہ پاؤن مستور رہین نہ ایسا فراخ جو زیادہ کپڑا چارون
طرف لٹکتا رہے یا تنگ اور چپست جو بدن سے چمٹا رہے
اور تنفس اور دوران خون کے روکے نہ ایسا جو کپڑا زیادہ ہو
جسپر بہی جسم کہلا رہے جسپر یہ مثل صادق آوی (۲. ہاتہہ
کی ساڑی آدہی ٹانگ اوگہاری غرارہ دار یا چپست
پائی جامہ اور دہوتی اور تنگ نیچے یا اونچے کرتے اور چوغون
انگرکہون کا گہیرا اور سبک ٹوپیان جو ہوا سے اوڑ جاوین
موزون نہین - مہارانا شنبو سنگہ جی مرحوم جو

فارسی پڑہتی تہے شکارون مین میرا ساتہہ رہنا اسلیے ہوتا تہا کہ اوڑیون (شکارگاہ) مین ہانکا ہونے تک کتابون سے شغل تعلیم رہے چنانچہ ہمیشہ جہاڑیون مین میرے پای جامے اور چوغے اولجہکر پہٹتے رہے جس طرح زبانون مین الفاظ کا اختلاط ہوتا جاتا ہے اوسیطرح لباس کی حالت ہی جسطرح تجربون سے سمجہہ کو ترقی ہے ویسی ہی معیشت کی حالت ہمیشہ درستی اور عمدگی پر آتی جاتی ہے تمام انسان کسی نہ کسی مذہب کے پابند پائے جاتے ہین مذہب دنیا مین بہت سے ہین اور ہر ایک آدمی سب مذہبون مین سے اگرچہ کسی مذہب کی پابندی رکہتا ہو لیکن اپنی مذہب کو سب مذہبون سے افضل اور اعلی اور اپنے تئین ناجی دوسرے مذہب والے کو لاغی سمجہتا ہے **بیت** هر کسی را در خور مقدار خویش × هست

نوغے خوشدلی درکار خویش   مبکن اثبات خویش و نفی غیر
چه امام صومعه چه پیر دیر

تمام مذاہب کی اصل اصول چار مذہب ہین ایک مذہب توحید جسے ڈیواسم کہتے ہین یہہ وہ مذہب ہے جو ایک ہی خالق کو جانتے مانتے ہین وہ یکی دان و یکی بین و یکے گوی یکی خواہ و یکے جوی - پر عمل کرکے اوسی ایک کی عبادت کرتے ہین خالق اور مخلوق مین فرق واجب الوجود اور ممکن الوجود کا سمجھتے ہین لا معبود فی الخلق الا الخالق کے مقر ہین دوسرا ہمہ اوست کا مذہب ہے جسے پنیواسم ہی کہتے ہین یہہ وہ عقیدہ ہے کہ یہہ سب عالم خدا کا بدن ہے خالق اور مخلوق مین کچھہ فرق نہین دیا ہے.

حق جان جہان است و جہان جملہ بدن   اجناس ملائکہ حواس این تن
اجرام عناصر و موالید اعضا   توحید ہمین است دگرہا ہمہ فن

رباعی دیگر

گر در دل تو گل گذرد گل باشی
در بلبل بیقرار بلبل باشی
حق کل بود تو جزو اگر روزی چند
اندیشہ کل پیشہ کنی کل باشی

انکا خیال لاموجود الا ہو کا ہے۔ تیسرا مذہب بت پرستی جبسی بیہودہ لوا سم کہتے ہین اس مذہب مین بہت سے خدا اور خالق ماننا پڑتا ہے جیسی ہندوستان مین رامائن اور مہابہارت اور یونان مین الیاد ہومی تہیدیا ہے قدیم کتاب وید کی ۳۳ - دیوتا انہین پرانون کی بدولت ۳۳ کروڑ ہو گئے علاوہ موہوم دیوتاؤن کے حیوانات نباتات جمادات مین بہی اکثر دیوتا ہین اسیطرح قدیم مصریون کے بہی دیوتا تہے ہندوستان مین ہندو مرد ہو یا عورت لڑکا ہو یا لڑکی بچہ ہو یا بچی کلعم

۱۶ کرور ہین اگر ہر ایک ایک دیوتا جداگانہ کو مانین تو ۱۶
کرور دیوتا بچینگے اور اگر دو دو دیوتا مانین جاوین تا ہم ایک کرور
دیوتا باقی رہینگے صحیح طور سے بلا تکرار تقسیم ہوتے ہین
۱۷ کرور پرستار اور بڑہنا چاہیین تب قسمت پوری
ہوگی چوتہا مذہب دہریہ ہے جسی ناستگ یا چارباگ
کہتے ہین انکا عقیدہ ہے کہ خدای تعالی نہین ہے اور نہ کوئی خالق
عالم ہے بجز عنصرون کے کچہہ وجود نہین انہین عنصرون سے
سب موجود ہوے جو چیزین معلوم ہوتین انکا وجود بیشک ہے
معقولات پر اوسی حالت مین یقین کرتے ہین حسب فہم و
فراست برہان قاطع اور دلیل ساطع سے تصدیق صفت
اچہی طرح سمجہا ہے ورنہ موہوم ہیچ ہے پس انکی نزدیک

بہشت و دوزخ اور بعد مرگ عذاب ثواب کچھہ نہین ثمرہ
زندگی نہ ایذا دہی اور فائدہ رسانی خلایق سے نام آوری و
معیشت بے غمی ہے رباعی زاہد بہ نماز روزہ ضبطے دارد
ساقی بہ می سہ سالہ ربطے دارد   معلوم نشد کہ یار مصروف بکیست
ہر کس بخیال خویش خبطے دارد   اسیطرح حکومت کے اصول بھی
چار ہین اول شخصی جیسے ایشیا کی سلطنتین - دوسرے
آئینی جیسے انگلستان کی سلطنت - تیسرے جمہوری جیسے امریکہ
کی سلطنتین - چوتھے مذہبی جیسے تبت کی سلطنت ہر ایک
آدمی ان اصول کے سلسلون سے مسلسل ہے اور جو ان سے
آزاد ہین یا تو وے نرے وحشی ہین یا دیوانے ہین بعضونکا ایسا
خیال ہے کہ رباعی   در دائرہ این گردش بے پایان

برخورداری دو نوع آدم زادان   یا باخبری از خود از ہر کہ بود
یا بیخبری از خود و از ہر دو جہان   مگر یہ خیال قابل تسلیم نہین

کس لیے کہ حقیقت مین تیسرے مصرع کے موجب علما بدارج سب مین افضل ہین ان بعد بدارج وہ لوگ جو عالم نہین ہین پس ازان چوتہے مصرعہ کے مانند جو ہین وہ کالانعام بل ہم اضل (مثل چارپایون کے بلکہ اون سے بہی زیادہ گمراہ) ہین اگرچہ انسان مکلفین مین سے ضالین اور منکرین کے حق مین یہہ آیت مخصوص ہے مگر تعمیم کے سبب ان پر بہی حاوی ہے کسلیے کہ نامدرسہ اکثر سے بد ضلالت اور انکار خناس سے بہ نسبت اسکے کہ عموماً اپنے سے اور تمام سے مضل (بے راہ) اور متکلم

(پیغمبر) ہون اگر یہہ حالت اختیاری ہو جب تو
بلاشبہہ داخل آیتہ شریفہ ہین اور بے اختیاری سے
ایسی حالت جنگلی اور دیوانگی کہلاتی ہے غرض
ان دونون حالتون مین سے کوئی حالت محمود نہین ہے
بلکہ مذموم ہے اب رہا یہہ سوال کہ انسان ہوکر حیوانونکے
مانند یا اوس سے زیادہ گمراہ کس لیے کہے گئے اس کا
جواب یہہ ہوگا کہ ایک تو اس سبب سے کہ حیوانات
جس طرح پر پیدا ہوی اوسی موجب زندگی کرتے ہین
اور انسان جس روش پر مخلوق ہوا اور جو بلکہ اعلی
مرتبہ پر پہونچنے کا سمجہہ سے اوسکو عطا ہوا اوسپر نہین
بلکہ مثل انعام کے ہے دوسرا سبب یہہ ہے کہ

کہ حیوانون کے طرز معیشت سے بہی اوسکی حالت بہتر
ہے حیوانات اپنے کہانیکی خوراک کو اپنے رہنی کی جگہہ کو
اپنے بچون کی حفاظت اور پرورش کو اپنے دوست کے
تلطف کو اپنے دشمن کے ضرر کو اور کیئی علامتین
پہچانتے ہین اور اپنی فطرتی حالت پر قایم ہین اور انسان
بے راہ بیخبر بدتر از حیوان ہے جو مختار اور مامور ہوکر
انسانیت کے بلند درجون کے بدلے بیخبری اور مدہوشی
سے بداعمال کے سبب چوپایون سے بدتر خواری کے
گہڑے مین گرے ہوے ہین جنکی بُری حالتین ہمیشہ
دیکہنے کے سبب تمثیل سے مستغنی ہین اور جو مجبور
اور معذور ہین اونکا مختصر بیان یہہ ہے کہ اودیپور مین

جو محتاج خانہ ایک محتاج کو کدو کا چھلکا بھوک سے
کہاتا دیکھکر مینے قایم کیا اوس مین کئے دیوانے اقسام
جنون کی حالت مین محصور تہے منجملہ اون کے ایک
برہنگی کی حالت مین ہاتہہ مین پتھر لیکر اوسی دیکھتا
ہوا تمام دن چکر کہاتا رہتا اور ایک روز ناچتا گاتا
رہتا کسیکے سننی دیکھنے سے مطلب نہین رکھتا
ایک بیحس و حرکت خاموش بمصداق مصرعہ   با بیخبری
از خود از ہر دو جہان   بیٹھا رہتا چھپر کے گرنیسے
مر گیا مگر جنبش تک نہ کی ورنہ مثل دوسرے پانچ
پاگلون کے وہ بہی باسانی نکل جاتا۔ اور ایک رات دن
گالیان دیتا رہتا۔ بعضون کو نہایت دقتون سے

کہانا کہلایا جاتا - ایک کو جبتک کہ چہپکلی گرگٹ - گلیہری
چوہا وغیرہ مردہ زندہ یہانتک کہ بول و براز مل جاتا
اونکا فورًا کہا جانا معمولی کہانے پر مقدم تہا کسی دن
سرکار سے شیرینی آجاتی وہ نہ کہاتا اپنی مرغوب
غذا کا منتظر رہتا ورنہ روکہی روٹی کہاتا اور ایک کی
جب ضرورتًا زنجیر کہولتے پاس باوڑی عمیق ہونے سے
تہوڑی غفلت پر موقع پاکر اوس مین فورًا دوڑکر کود پڑتا
ان کے سوا جو اور تہے اونکی اس قسم کی حیرت ناک
حالتین نہایت درجہ رحم اور افسوس دلانے والی تہین
پہر وہ کیونکر برخوردار سمجہے جاوین موجودات مین تمام
چیزین اپنی اپنی ذاتی اور صفاتی اوضاع اور اطوار سے

جیسے کہ چاہئی ویسی ہی ہون تب تو وہ کامل گنے جاوینگی ورنہ ناقص انسان کو جنس حیوانات مین تفوق اور فضیلت عقل سے ہی اور اسی جوہر بے بہا سے عام خیالات تصورات اور تصدیقات کے خواہ بدیہی ہون یا نظری ذہن مین پیدا ہوتے ہین اور اسی نے انسان کو انسانیت سکھائی ہے اور جو اس سے محروم ہین وہ فقط صورت سے انسان نہین ہوسکتے ہین اور جو مراد یا بیخبری از خود و از ہر دو جہان سے ترک ہوای نفسانی اور مالا یعنی یا محویت بذات حق (عاشق آن نیست کو بہ بوی وصال + نقد جان را بہ لستان بخشد عاشق آنست کو بہ ترک مراد + ہرچہ ہست آ رائگان بخشد) ہو تو لاریب وہ عاقل اور برخوردار بلکہ افضل

الناس ہین - رحمت الہی اس فرمان سے داعی ہے ابیات

زسودائے جہان بگذر اگر سودای ما داری
ہوای خویشتن بگذار گر ما را ہوا داری

مشو دابیر عزیز من بیا نزدیک من بنشین
چرا بیگانہ میگردی نشان آشنا داری

خرابات است و ما سرمست و ساقی جام می در دست
ازین مجلس گریزی گر بگو عزم کجا داری

ندیم بزم شیدا شو اگر فردوس میخواہی
فنا شو از وجود خود اگر شوق بقا داری

فدا کن جان اگر خواہی کہ عمر جاودان یابی
حریف اہل عرفان شو اگر نور خدا داری

اس اجابت کی توفیق جنکے رفیق ہے وے اونمین نہین ہین جو دیوانہ یا مکار برہنگی اور مستی مین عوام کے نزدیک مجذوب یا خدا رسیدہ سمجھے جاتے ہین

بیت

جوہر جام جم از طینت کان دیگر است
تو توقع ز گل کوزہ گران میداری

خاتمہ

اس رسالہ کے ناظرین سے مولف کی التماس ہے کہ عقل ہی آدمیت ہے اور علم ہی قوت ہی جس کا دل ماہیت موجودات کی معلومات مین لگتا ہے تو بیشک اوسکو ایسے رفیق مونس مل جاتے ہین جو ہمیشہ اوسکو زندگی مین فرحان اور شادان رکھینگے مطالعہ رسالہ **رموز ہستی** تصنیفات کثرت سے ہین جس مین بیش قیمت ادق مسائل طبعی اور حکمت الہی کے

درج ہین ناظرین کی دلچسپی سے ویسی مرادین حاصل
ہوسکتی ہین —

خاتمہ الطبع

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل و کرم سے یہہ رسالہ قدرت الٰہی جو خلاق دو عالم کی غایت حکمت و قدرت تخلیق عالم کا آئینہ ہے تصنیف ماہر علوم واقف فنون جناب مولانا مولوی محمد عبد الرحمن خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس جج مطالبۂ خفیفہ اودیپور ملک میواڑ مطبع دبدبۂ سکندری مولوی محمد حسن خان خلف الصدق نور محمد خان بن شاہ محمد خان مغفور مین واقع دار الریاست مصطفی آباد عرف رامپور بماہ فروری سنہ ۹۶ء اہتمام سے محمد حسین کے کسوت انطباع پہنکر کحل البصر ارباب دانش ہوا

صحت نامہ رسالہ قدرت الٰہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۶	لوعبین	لوعین	۶۸	۸	آپلشپت	آب پشیت
״	۱۰	حلق ہے	حلق سے	۶۹	۷	ہوا	ہونا
۹	۱	خلق شدہ	حلق شدہ	۷۱	۴	ٹڑے برے	بڑے بڑے
۱۲	۴	دہ حالت	وہ حالت	۷۳	۶	کبٹرے	کیٹرے
۲۲	۱۱	ہیبت	عثبت	۷۴	۱۱	بہڑہ کمر	بڑہ کمر
۲۳	۱۰	پہونجتے	پہونچنے	۷۵	۱	سہے	سے
۲۵	۲	جہلک	جُہک	۷۶	۱	زیادتی	زیادتی
״	۸	سبب	بہ سبب	۸۴	۱	بک نواس	جگ نواس
۳۵	۱۰	جاتے مین	جاتے ہین	״	۱۰	قانوس	فانوس
۴۴	۶	پہچانی	پُہچانی	״	۹	کمرہ	کٹہرہ
۴۶	۲	جازہ	جائزہ	۹۲	۴	جیجون	جیحون
۵۲	۵	طرح طرح رنگ	طرح بہ طرح کے رنگ	۹۸	۹	بوستنے	بولنے
۵۹	۷	ابایون	ابادیون	۱۰۴	۵	پٹرہنی	پٹرنے
۶۰	۷	دے	وے	۱۰۹	۱	اوڑہنی	اوڑنے
۶۱	۴			״	۷	بناوت	بناوٹ
۶۲	۶	ہین ہوا	مین ہو	۱۱۰	۸	اوگہاری	اوگہاڑی
۶۳	۵	فلاسفہ	فلاسفر	۱۱۳	۵	بہودلو	بہودیو
״	۸	برے دودھ	بڑے دودھ	۱۱۷	۶	گمراد	گمراہ
۶۴	۳	برے ہین	بڑے ہین	۱۲۲	۹	لقا	بقا
	۳	انڈہ	انڈا				

(تصنیفات عبدالکریم)

نمبر	نام کتاب	مضامین
۱	رموز ہستی	پیدائش کائنات میں معقول اور مدلل
۲	حلول کائنات	الہیات
۳	اسرار حقیقت	فلسفہ ۔
۴	نظارہ عالم	ہیئت
	شگوفہ لیتان مذاہب	کلام یعنی مباحثہ مذہبی
	سوانح عمری	حالات مصنف
۷	حقیقت الٰہی	ادق مسائل الہیات و جغرافیہ
	سرکوب بدعت	نصائح
	المجتہد احمد	اسانید
۱	کنز الاخلاق کامل الاتفاق	اخلاق

रघुणा हीरल

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय, हरिद्वार

वर्ग संख्या ०·७ / ६ आगत संख्या १५४३

पुस्तक – वितरण की तिथि नीचे अंकित है । इस तिथि सहित २०वें दिन तक यह पुस्तक पुस्तकालय में वापिस आ जानी चाहिए । अन्यथा १० पैसे के हिसाब से विलम्ब - दण्ड लगेगा ।

Entered in Database
Signature with Date

0.७
६

१५४३

गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय
कृपया पुस्तक के ऊपर कोई निशान आदि
न लगायें।

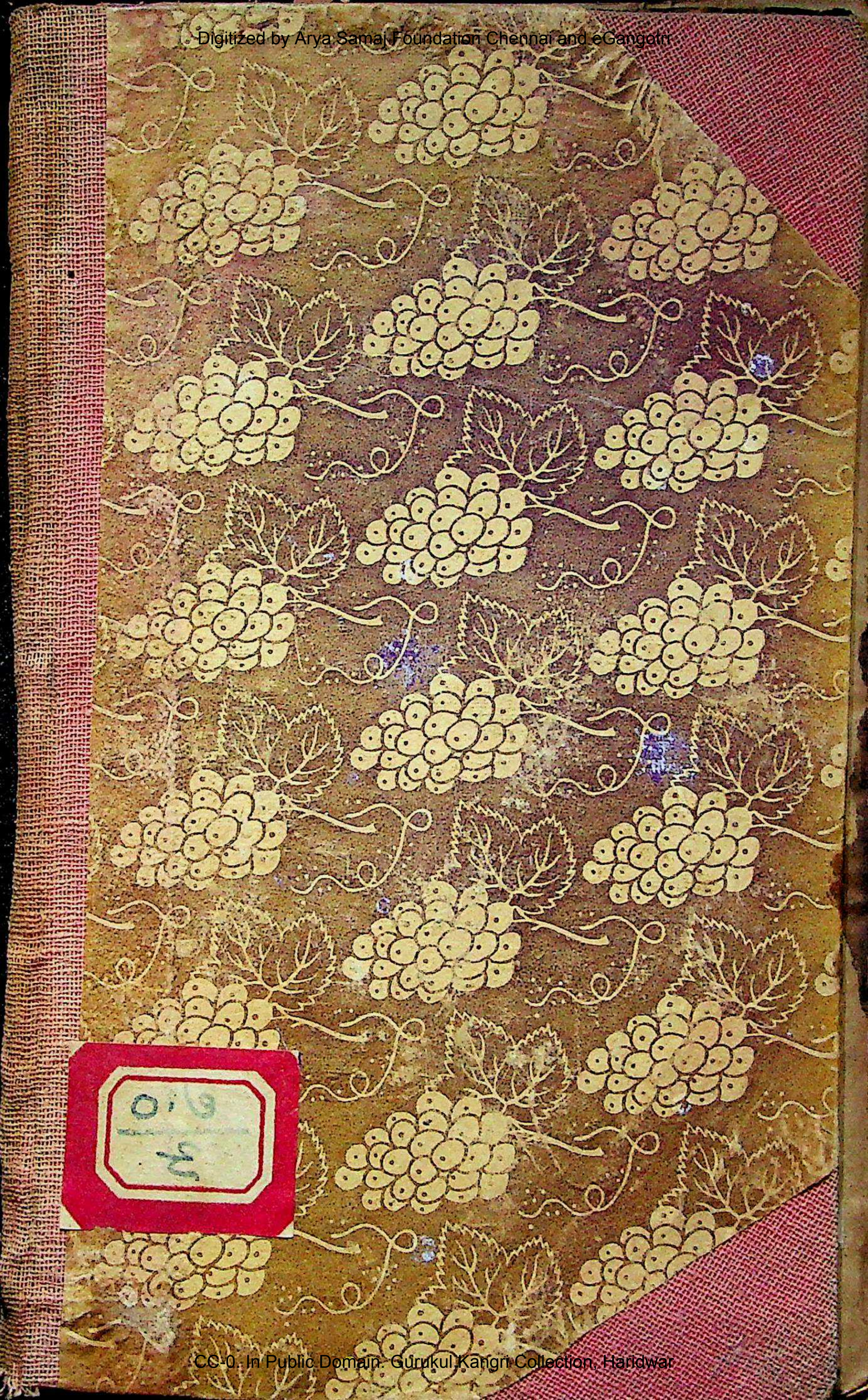

0.9
5